نمبر اوّل
خیال محبوب
شہر ذیقعدہ بسنہ ۱۳۰۸ھ
مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالسلام صاحب المتخلص بہ رشی - باہتمام منشی محمد لطیف خان
دکن واقع حیدرآباد دکن میں چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمداً یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ صلوٰۃ تقضی دینہ وتودی حقہ

الفاظ وعبارات اور طرز بیانات کے مجموع مرکب کو زبان کہتے ہین۔ اور وہ جسکی ہوتی ہے اوسیکی سی کہا کرتی ہی۔ الفاظ وعبارات بھی اوسکی طبیعت کی موافقت کرتی ہین اور بیان کا طرز مضمون کا طور بھی اوسکے مزاج کا تابع ہوتا ہی۔ اور ایشیا رنگین طبیعت ہے۔ اور یورپ رکھائی پسند۔ ان کی رنگینی اور تشکل پسندی دُنیا کے نادر الوقوع معاملات کے درپے ہے۔ اور اونکی رکھائی اور سہل پسندی دایم الوقوع کو ڈھونڈھتی رہتی ہی۔ تو ظاہر ہے کہ اردو الفاظ مین انگریزی طرز یا انگریزی لفظونمین اردو رنگ ان دونون مین سے کسیکو بھی محظوظ نہ کرے گا۔ اور کسیکی طبیعت کے موافق نہ ہوگا۔ اور مین تضییع اوقات کی معافی مانگ کر اور چند سطرون مین اس مضمون کو لکھتا ہون۔

انسانی خیالات یا متعلق بدایم الوقوع ہون گے یا نادر الوقوع یا ممتنع الوقوع یا مفروض الوقوع اور میری اصطلاح مین (۱) دایم الوقوع وہ کثیر الوقوع اور روزمرہ ہونے والے عادتی معاملات ہین جسمین تعجب کی کوئی بات نہین ہوتی (۲) نادر الوقوع وہ قلیل الوقوع اتفاقات ہین جو کبھی کبھی ہوجاتے ہین اور اچنبے سمجھے جاتے ہین (۳) ممتنع الوقوع چند ایسے خارق فوق العادت ہین جو بطور مخصوص کے سوا ہو نہین سکتے (۴) مفروض الوقوع یہ ایسے مستحیل الوقوع ہین جنکے

وقوع کا خیال ہی افتراے محض ہے اردو مین ان
چارو نکے چار نام رکھتا ہون (۱) واقعات
(۲) اتفاقات (۳) ممتنعات (۴) مفروضات
اگلے دونون ممکنات ہین - اور پچھلے دو محالات
اور ابتداے آفرینش عالم سے اب تک یون تو
ہر طرح کے خیالات ہوا کیئے - اور ہر شخص ہر طور کو
پسند کرتا رہا - مگر اکثر یہ واقعات و اتفاقات
ہی پر خیالات کا مدار تھا - یورپ واقعات
کیطرف مایل ہوا - اور ایشیا اتفاقات مین
مشغول ہوگیا ؎

دندان تو جملہ در دہانند
چشمان تو زیر ابروانند

سے یورپین شاد ہوتے ہین مگر ایشیائی
ملول ہوجاتے ہین - اس مین کوئی شک نہین
کہ یورپین بھی واقعات مین اتفاقات کو
شامل کیئے بغیر لطف کو پیدا نہین کرسکتے یورپ
خشک سے خشک طبیعت والکو بھی جب تک
اتفاقی پیرایہ سے کچھ عرصے تک حیران نہین
کر لیتے واقعاتی مزون سے محظوظ نہین کرسکتے
جیسے ایشیائی جب تک بوستان خیال -
حاتم طائی وغیرہ سے ممتنعات کو واقعات
و اتفاقات مین نہین ملا لیتے رنگین طبیعتون
کو خوش نہین کرسکتے - اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے
کہ تمام خیالات جو قیود و خصوصیات سے
بری ہین اور جس مین جی بہلانا ہی اصل امر
ہے ایشیائی طور کے بغیر اچھے ہوکر مل نہ
سکین گے - مگر مین زمانہ کی مخالفت کو بہتر نہین
جانتا اسلیئے مناسب سمجھتا ہون کہ جزو واقعاتی کو زمانہ
کے لحاظ سے اور جزو ممتنعاتی کو ملک کے لحاظ سے
جمع کر کے معجون مفرح القلوب بنایا جاے تاکہ بھولے
بھالے سادہ مزاج یورپین واقعات کا مزہ چکھین
اور بگڑے دل ایشیائی ممتنعات کے بگاڑون مین
نہ پڑ جائین اور اپنی تشکیل پسندیون کو محال پسندیون
سے نہ بدلدین چنانچہ اسی رنگ مین کچھ لکھنا
چاہتا ہون مگر ناظرین دیکھہ لین گے کہ مین ممتنعات
سے بہت بچا رہونگا ہر شاعرانہ مبالغات
یا چند بعید الوقوع واقعات جیسے ہمارے
راوی کا ایک بیگم کے قدمون کو چوم کر جگانا
اور دل آرا بیگم کا خواب اور بھول چوک والی
ہیڈنگ اور جمیلہ بیگم دل آرا بیگم کا ہمصورت ہونا
وغیرہ بعید الوقوع معاملات جو قواعد مقصود نہین
ہین اور نادر سکو جھوٹ مان لینے سے ہی فسانہ

کوئی خلل واقع نہین ہوتا کچھ ایسی باتین ہین جو دلچسپی پیدا
کرنے کے لیے میری راے مین مناسب سمجھی
ہین

> دعویٰ بسیار دارم و فرصت سوگند نیست
> ہر چہ گویم گر بہ نا ممکن بود باور کنید

تعلّی و انکسار

میری ہزیان سرائیان آسان و سرسری
نہین ہین - اور یہ چھوٹا سا رسالہ جو محبوب عالم
کے پہلے حصے کا پہلا نمبر ہے ایک ہیچ قیمت
اور سو منزلہ عمارت کی بنیاد - اور پچاس ہزار
مضمون والی کتاب کا نمونہ ہے - گو اس بنیاد
سے عمارت کا نقشہ نظر مین آسکتا ہے مگر راے
دینے اچھا برا سمجھ لینے کے لیے کافی نہین -
اسکے دس پانچ نمبر بھی جو ہاتھ در ہاتھ کی
دلیا سے زیادہ نہین ہین - اپنی سو منزلہ
عمارت کو ابھی بڑی نہین کر سکتے - معمار کی
نالایقی سے تعمیر تو ضرور بے ڈول ہوگی
مگر مین مجبور ہون - خدا نے مجھے اتنی ہی لیاقت
دی ہے جسکو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور
اسیقدر محنت کر سکتا ہون جسکو مین نے کیا
اور کر رہا ہون - خدا میری آبرو رکھہ لے
اور اپنی بے انتہا رحمتون سے اسکو مقبول
عام فرماے

> شرم ہے پیدا کرنے کی اور سکے ہاتھہ
> جسنے مجھکو بے ہنر پیدا کیا

ہر جاہل اپنے قول کو اچھا سمجھکر کہا کرتا ہے
کہ قول کو دیکھہ قایل کو مت دیکھہ مگر مین اپنے
احباب سے کہتا ہون کہ مجھے دیکھو اور میری
کتاب کو مت دیکھو تا اوس محبت کی برکت
سے جو میرے ساتھہ ہے وہ بھی عزیز ہو جاے
اور خواہی نخواہی بھلی معلوم ہو اور ہمیشہ لوگ
رہے جنکے پاس قول برا اور قایل مجہول ہے
انسانی ہمدردی کا خواہان ہون -
مین ایک معمولی آدمی ہون اور تکلفات زبان
کیطرف مینے توجہ ہی نہ کی اعلیٰ مضمون
کیطرف مایل نہ رہا - سہو و نسیان سے
نہ بچا - موافقت طبایع اہل زمان کی رعایت
نہ کی بیہودہ طرز تحریر سے باز نہ رہا - نظر
درستی کی نوبت نہ آئی بلکہ بڑی بڑی

پریشانیون کم فرصتیون مین قلم برداشتہ
لکھا اور لکھہ رہا ہون جسکو لکھتے ہوئے
اس زمانہ کے سیکڑون آدمیون نے دیکھا
ہے تو کس خرابی کو کہون کہ نہین اور کس
نقصان کا نام لون جو اسمین پایا نہ جائے

تدرسہ

تیری سمجھ کے آگے ناقص نہین عبارت
گو ہمسے حرف مطلب لکھنے مین رہگیا ہو

مراتب ابتدائی

(۱) کس کے نام پر لکھتے ہو۔ منعم حقیقی جل مجدہ کے
مگر حضور نظام فتح جنگ
نظام الدولہ نظام الملک
آصفجاہ میر محبوب علیخان
بہادر خلد اللہ ملکہ و
دولتہ کی نذر کرتا ہون
اور امرائے عظام
علمائے کرام اعیان
حضرت حکام سلطنت
اور ہر مذاق والون

ہمدردون بے دردون کی
خدمات عالیات مین اصلاح
ودرستی وعیب پوشی و
حق شناسی کی غرض سے
پیش کرتا ہون۔

(۲) نام محبوب عالم۔ مگر دو
حصون پر منقسم ہے (۱)
خیال محبوب جسمین ہیرو کا
فراق ہے (۲) وصال محبوب
جسمین وصال ہے۔

(۳) ہیرو شاہزادہ محبوب عالم مگر ایک
زمانہ ساتھہ ہے ہر قسم کے
انسان اپنا اپنا مذاق لیے
موجود ہین

(۴) اصلاح میری غایتہ مراد ہے مگر جب
دل پاک ہو اور محبت کا
برانگیختہ کرے۔

(۵) حق شناسی نہ ہو۔ مگر وہ ادنہین سکے جو
مین بے فائدہ ہے۔

(۶) اعتراض ہو۔ مگر معترض علیہ نا امید
اور جواب کی امید نہین

(۳) حسد چشم ماروشن مگر بے سود

مقدمہ

مصنفون کی عادت ہے کہ جس علم مین کتاب لکھتے ہین اوسکی تعریف اور موضوع اور غایتہ کو ایک مقدمہ مین بیان کرتے ہین کیونکہ ہر شروع کے پہلے یہ معلوم ہونا ضرور ہے کہ یہ کیا ہے اور اس مین کس چیز سے بحث ہے اور اس سے کیا حاصل۔

مگر علم ناول اور داستانون وغیرہ کی تعریف دیکھنے مین نہ آئی بہرحال مین اسکی یہ تعریف کرتا ہون کہ یہ علم ایسے اصول کا ہے جسمین نیچرل حالات اور انسانی خیالات تہذیب اور شایستگی پیدا کرنے۔ اور دلکو تفریح بخشنے کے لیے بیان ہوتے ہین۔ اور اسکا موضوع حالات وخیالات ہے مگر بلا قید حیثیت واعتبار اور اوسکی غایتہ عبرت ونصیحت وتفریح طبع ہے۔

اور یہ نتیجہ علم تاریخ کے نتیجے سے عام تر مفید تر ہے۔ اوسمین اونہین پسندیدے اور مہتم بالشان واقعات کا بیان ہوتا ہے جو گذشتہ زمانون مین ہوئے اور جنکو مصنف نے اپنے لیئے منتخب کرلیا۔ اور اوسکے دیکھنے سے اسیقدر عبرت ونصیحت ملتی ہے جو حد صداقت سے باہر نہ ہو۔ اوسکا موضوع بھی مقید بقیود ہے اور غایتہ بھی مخصوص بخصوصیات مگر اس علم کو قید وخصوصیت سے استغناے تامہ ہے چنانچہ اس علم مین اوسکی تعریف وغایتہ کے لحاظ سے اچھے برے حالات وخیالات بیان کیئے جاتے ہین۔ عالم کا علم اور اس علم سے جو اوسپر واردات ہوئی اور اوسنے جو اپنے خیالات ظاہر کیئے۔ جاہل کا جہل اور اوسکے حالات وخیالات اسیطرح مسرور کا سرور مغموم کا غم عادل کا عدل ظالم کا ظلم چور کی چوری امانت دار کی امانتداری جھوٹے کا جھوٹھ سچے کا سچ۔ حسینون کا حسن عاشقون کا عشق۔ بیمارون کی بیماریان صحیح المزاجون کی تندرستیان علی ہذا القیاس ہر فرقہ کے اخلاق اور اونکے حالات اونکا طرز تمدن ومعاشرت اور اون کے ظاہر کیئے ہوئے خیالات اس خوبی وخوبصورتی

سے بیان کیے جاتے ہین کہ سننے والا
وہی عبرت لے سکتا ہے جو دیکھنے والا
لیتا ہے - اگرچہ متاخرین یورپ نے
موافق نیچر اور تحت العادت ہونیکی
قید لگادی ہے - مگر اسلیئے کہ تفریح طبیعت
بھی اسکی ایک غایت ہے اور وہ خوارق العادات
مین بھی ہوسکتی ہے مین اوسکو اچھا
نہین سمجھتا -

اور یہ علم جسقدر عام و مفید ہے اوسیقدر
مشکل و محال ہے - مورخ دیکھے ہوے دیکھائے
حالات اور سنے سنائے معاملات کو لکھکر
اپنے فرض سے بآسانی ادا ہوجاتا ہے -
اور ہر علم کا مصنف اوسکے بنے بنائے
مسایل کو تحریر کرسکتا ہے مگر ناول نسٹ
دیکھتا سنتا نہین بلکہ اپنے اوس ایجادی
قابل تعریف قوت سے جو اوسکی دماغی بناوٹ
کا خاصہ ہے خیالات کا ایک ایسا سلسلہ قایم
کرتا ہے اور عموم محال کو اپنے بیان محدود میں
سمیٹکر کچھہ اسطرح مخصوص ممکن اور دلکش و
دلکشا بنادیتا ہے جس سے زیادہ ممکن نہین
اور اوسکو نیز اپنے پیرایہ کو خدا حافظ ہے

سہل اسقدر نہین ہے مشکل پسندی میری
اے محبوب عالم
جو تجھکو دیکھتے ہین مجھکو سراہتے ہین

مختصر یہ کہ یہ علم چند مفروضات کا
مجموعہ ہے - اسلیے اوسکے ہر صواب
یا مطابق واقع ہونے کی ذمہ داری کسی پر
عاید نہین ہوسکتی - یہانتک کہ مصنف بھی
اوس سے بری الذمہ ہے

صغری مصنف ناول ایک فرضی اور
بے اصل روایت کا راوی ہے
کبری اور جو بے اصل اور فرضی روایت
کا راوی ہو اوسپر عہدہ صحت روایت نہین
نتیجہ پس مصنف ناول پر عہدہ صحت روایت نہین
از انجملہ یہ علم جو غایہ عبرت و تفریح طبع
کے لیے وضع کیا گیا ہے اجتہاد خیر و شر
نفع و ضرر کو ناظرین کے حوالہ کرتا ہے -
تا وہ اپنے دماغ پر زور ڈالکر اس مجموعہ مین
سے کوئی عبرت خیز نتیجہ نکالین یا اپنا
جی بہلائین - از انجملہ مصنف کی راے
کو اسمین دخل نہین ہوتا - بلکہ یہ علم عام
حالات و خیالات کا آئینہ ہے جسمین

ناظرین کچھہ دیکھکر اوسکے فاعل وقایل
کو اچھا برا بنالیتے مگر مصنف اس آفت
سے محفوظ ہے - کسی ملحد کا الحاد نظر آئے
یا کوئی بعید الوقوع معاملہ و کہانی دسے
تو اوسکی جوابدہی کسی پر نہین - اگر کسی نیک
آدمی سے برے فعلونکے ظاہر ہونیکا تذکرہ
کیا جائے تو یہ نہ سمجھا جائیگا کہ مصنف کی رائے
مین وہ بد افعال ہی نیک ہین - بلکہ یہ سمجھہ لینا
چاہیے کہ اچھے سے اچھا ہی برائی سے بچ
نہین سکتا - اسلیے جسکی زبانی جو تقریر ہوگی
اوسکا وہی جوابدار ہوگا - ناخوش ہونیوالے
کو اوسی سے پوچھنا چاہیے کیونکہ اوسکا کام
صرف اچھے برے کا خاکہ اوڑایا اور راہ بتا دینا
ہے - اور اوس راہ پر چلانا خدا کا کام ہے
وہ فرماتا ہے انک لاتھدی من احببت
ولکن یہدی من یشاء اور حدیث مین
آیا ہے بعثت داعیا مبلغا ولیس الی
من الھدی شی وخلق ابلیس مزینا
ولیس الیہ من الضلالۃ شی مطلب یہ
کہ نہ میرے پاس ہدایت ہے نہ ابلیس کے
پاس ضلالت - بلکہ مین ذریعہ ہدایت ہون
اور ابلیس ذریعہ ضلالت - اور ہدایت و
ضلالت اللہ کے پاس ہے

صغریٰ مصنف ناول عالم کے حالات
اور لوگون کے خیالات بر سبیل حکایت بیان
کرتا ہے -

کبریٰ اور جو شخص عالم کے حالات اور
لوگون کے خیالات بر سبیل حکایت بیان
کرے ضرور نہین کہ وہ اوسکی راے اور
موافق طبیعت ہون -

نتیجہ یہی ضرور نہین کہ مصنف ناول کے
حکایت کیے ہوئے حالات وخیالات اوسکی
رائے اور موافق طبیعت ہون - اب مینا
راے در روایت دونون کی ذمہ داری
سے بری ہون - اچھے برے خیالات کو
بیان کرنے کے الزام سے پاک ہون عبرتخیز
واقعات کو بتانے والا ہون مگر ناصح نہین
اور اپنی کتاب کو محل تمیز قوت ممیزہ انسانیہ
بنا کر اونکی خدمت مین ہدیۃ پیش کرتا ہون
اور مین نہین جانتا - کہ اسکا انجام کیا ہوگا
اور یہ ناظرین کو خدا کی جانب سے کیسی توفیق
دیجائیگی اخرج البخاری عن ام العلاء

الانصاریہ قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم - واللہ لا ادری واللہ
لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی
ولا بکم یعنی قسم خدا کی مین نہین جانتا - قسم خدا کی
مین نہین جانتا - حالانکہ مین اللہ کا رسول ہون
کیا کیا جائے گا میرے ساتھہ - اور نہین جانتا
کیا کیا جائے گا تمہارے ساتھہ -
مین بہت ڈرتا ہون کہ کہین برا اثر نہ ہو -
اور لُٹی مانگین گلے مین نہ پڑین ع

شر ہو نہ کہین یہ خیر خواہی

ایسا نہ ہو بالکل اس شعر کا مصداق ہو جاؤن

ترا تیشہ دام کہ ہیزم شکن
نگفتم کہ دیوار مسجد بکن

مگر جب خیال کرتا ہون - کہ جو بات ہو عام
اس سے کہ اچھی ہو یا بری - اچھے کے
حق مین اچھی ہی ہوتی ہے - اور برے
کے حق مین بری - اچھے کو جب اللہ نے
اچھا بنایا ہے - اسلئے بری بات سے
بھی اچھا اثر پائے گا - اور برے کو جب اللہ
نے برا پیدا کیا ہے تو اچھے سے بھی
برا نتیجہ دیکھیگا تو صبر آجاتا ہے - بنا

اچھے برے کو ایک آنکھہ سے نہین دیکھتا
بلکہ یہ سمجھتا ہون کہ ایک برائی ہزار خوبیون
کو بھی خراب کردیتی ہے - جیسے ایک مچھلی
سارے تالاب کو گندہ کردیتی ہے - مگر
اس کتاب کے روشن خیال نیک طینت
ناظرین سے امیدوار ہون کہ اسکو دیکھکر
عمدہ نتائج پیدا کرینگے - کیونکہ جسطرح ایک مچھلی
سارے تالاب کو گندہ کردیتی ہے
اوسیطرح ایک دریا تھوڑے غلیظ کو پاک
کردیتا ہے - پس اے اچھے لوگو تم نیت
کرو کہ دریا سے غلیظ کو پاک کردینگے
اور اے برے آدمیو تم یہ قصد کرو - کہ
ایک مچھلی سے تالاب کو گندہ کردینگے - اور
ہم دیکھتے ہین ع

تا در سیانہ خواستہ کردگار چیست

آغاز داستان

۴ - شوال سنہ ۱۲۹۴ھ

این یہ مین کہان آیا - اہو ہو ہو ہیر

یہ باغ تو رشک ارم ہے جنت تجری من تحتہا الانہار آگے بڑھ کر

اہا ہا یہان حورین رہتی ہین حور مقصورات فی الخیام (بارہ دری

مین اگر - اچھی طرح دیکھ بھال کر) یہان تو جشن کی تیاریان ہین - رتجگا ہے (کچھہ دیر

باتین سنکر) یہ تو عالمہ فاضلہ عورتین ہین ہندوستان - اور ایسے ایسے با مذاق عورتین

دیکھین تو کیا ماجرا ہے -

ناظرین خدا جانے تم کون ہو -

ہم - ہان ہان یہ وہ ہین جنکو خدا ہی خوب جانتا ہے - مگر ہم ان کو اپنے راوی

کہتے ہین - ان کی خلقت نرالی ہے -

ان کو کوئی دیکھ نہین سکتا - اور یہ سبکو دیکھتے ہین - آنکھون مین الرپ انجن لگا

ہے - جہان چاہین جائین جس محفل مین چاہین جگہ پائین - جسکو چاہین دب لگادین - جسکی

چاہین چھینکی لین - مگر مجال کیا کوئی پہچان سکے نمرود و فرعون - نے بہی ان کی سی بادشاہی

نہ کی - بخت نصر - اور رشداد نے بہی - ان کی مانند عیش نہ کیا - سکندر و سلیمان کو بہی

ان کی عام حکومت پر حیرت ہے - جمشید و دارا کو بہی ان کی دست قدرت پر رشک

ہے

ناظرین ابتدا ہی مین حیرت ناک باتین - سرے ہی سے - ایشیائی بوستان خیال

الف لیلہ - اور حاتم طائی کی طرح -

ہم نہین تو - ہمنے اب تک کوئی ایسی بات نہین کی - جو عقل مین نہ آئے - یہ

ہمارے قوۃ متفکرہ ہین - اب کہیے یہ جہان چاہین جائین - انکو کون روک سکتا ہے

سب اندہے ہین - اور یہی ایک آنکھین رکھتے ہین

داستان

انہون نے دیکھا - کہ بہت سی عورتین - جنکی شان سے ظاہر ہے - کہ اعلے درجہ

کی اونچے گھر کی پڑھی لکھی تربیت یافتہ کمسن - خوبصورت - درجہ بدرجہ - کرسیون

کوچون - قالینون - سوزنیون - پر تشریف رکھتی ہین - خواصین مہریان

جابجا کھڑی ہین - ہر ایک بجائے خود رئیس زادی ہے - ہر ایک کا سراپا ایسا

قابل ہے۔ کہ گھنٹوں گھورا کرین۔ مگر قاعدہ
کی بات ہے۔ آدمی کی نظر پہلے اچھی چیز
پر پڑتی ہے۔ چنانچہ انھون نے اوس
مجمع مین ایک ایسی صورت دیکھی۔ جس سے
خدا کی شان نظر آتی۔ یورپ کی سی
صباحت ہے۔ پر اوس پری چہرہ کے حسن
کا خاتمہ نہین ہوا ہے۔ بلکہ ایشیائی ملاحت
کی بھی کان ہے۔ اٹھاروان سال
قریب الاختتام ہے۔ اور انیسوین مین
قدم رکھا چاہتی ہین۔ سراپا سانچے کا ڈھلا
ہے۔ میانہ قد ہزارون بالا قدون پر خندہ زن
ہے۔ خلقی جوبن سیدھی سادی بناوٹ
کے ساتھ اس حسن وخوبی سے نمودار ہے
کہ ہر دیکھنے والے کی زبان۔ اس عورت
کے خالق کی تسبیح کرتی ہے۔ در و دیوار سے
یہی صدا آتی ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین
آنکھین بڑی بڑی رسیلی متوالی ہین۔ اور
نگاہ مین جادو ہے۔ جس سے چار آنکھین
ہوئین بس وہ کہین کا نہ رہا۔ مگر غضب تو
یہ ہے۔ کہ یہ عفت پناہ آنکھین کیسے ہین
ڈرتین۔ ناک جیسی چنپے کی کلی نازک کردار

رخسار سے آفتاب وماہتاب۔ لب ہین یا دو
گلاب کی پنکھڑیان ہین۔ بھوون کی جٹ کچھ
کچھ ملی ہوئی۔ زلف چلیپا کان اور رخسار
کو چھوتی ہوئی۔ گھونگروالے گیسو سے ملکر
کمر تک رسائی کرتی ہے۔ صراحی دار گردن
ابھرا سینہ۔ پتلی کمر۔ بانکپن سے پیوند ہوکر
آفت ڈھا رہی ہے۔ سراپا قدرت کا پتلا ہے
وضع سے کھلتا ہے۔ کہ وضعداری کوٹ کوٹ
بھری ہے۔ شرم وحیا گھٹی مین پڑی ہے
سن کا اقتضا شوخیان پیدا کرتا ہے معشوقی
غمزے کرشمے دکھا رہا ہے۔ بے تکلف لباس
اور سادے گہنے پر عالم ہی اور ہے۔ مگر
پڑھی لکھی ہین۔ علم وادب مین طاق ہین۔
خوش خلقی مین شہرہ آفاق ہین۔ جب
چلتی ہین۔ بدراہی سے بچکر چلتی ہین
خیالات ایسے پاکیزہ جنکی قسم کھائی جائے
پوچ ولچر باتون۔ بے تہذیب حرکتون سے
کنارہ کش ہین۔ ثقاہت اور نستعلیقی شوخی
ورعنائی سے شیر وشکر کیطرح گھل ملکر حلاوت
بڑھا رہی ہے۔ صاحب خانہ بی بی ہین
اور بزم آرا بیگم نام ہے۔ انہون نے کہا

ترے نکلے عالم با انک ایسا پانو سا چہرہ
انہین کا فرق ہون مین اک صورت ایسی پائی

ان کے قریب ایک اور بیگم کو دیکہا جو حسن
مین ان کے برابر نہ تہی۔ مگر دس پانچ مینا
یہ بہی ایک ہی۔ پڑہی لکہی بہی واجبی ہی
واجبی۔ مگر شاہی بو باس کہان جائے
مشک اپنی بو کیونکر چہپائے۔ ان کا
نام شہزادی بلقیس مرتبت شاہ زمانی بیگم
ہے۔ پہر ایک اونیس بیس برس کی بانکی
ترچہی قبول صورت۔ بدیع الزمانی بیگم نام
شہزادی کو دیکہا جو بلقیس مرتبت اپنی
نند سے کہین زیادہ حسین خوبرو خوش آرو
ہے اور کسیقدر پڑہنا لکہنا جانتی ہے۔ آپ
انہون نے شہزادی سلطنت آرا بیگم کو
دیکہا۔ جو کل شہزادیون سے ہر بات مین
بڑہکر ہین حسن و خوبی مین بزم آرا بیگم سے
اونیس بیس کا فرق ہے۔ علم و دانش
مین اچہے اچہون سے اچہی ہین۔ اب
اونہون نے عالم آرا بیگم کو دیکہا اور
نشست کی آن بان پر غش ہو کر کہنے لگے

اسکو کہتے ہین عالم آرائی

اسیطرح دردانہ بیگم کو دیکہا۔ خوردسال صاحب
حسن و جمال شوخ طناز کسیقدر جلد باز۔ مگر پڑہی
لکہی۔ نازنین بیگم۔ نازک تن۔ نازک اندام
نازک خیال خوش مقال شاہد طناز سراپا
ناز۔ علم و ہنر مین طاق۔ ہر خوبی مین شہرۂ
آفاق۔ فخر النسا بیگم حسن و جمال مین اونکے
ہم پلہ نہ سہی۔ مگر علم و فضل مین سوا بزم آرا بیگم
کے سب سے زیادہ ہین۔ اور نازنین بیگم
اونکے منہ بہت آتی ہین۔ اور ہر بات
مین شافی جواب پاتی ہین۔ رابعہ بیگم۔
حقیقت مین رابعہ زمان ہے۔ کمسن
خوبصورت۔ زیبا اندام۔ سراپا ناز شوخ
طناز۔ سکندر بیگم بزم آرا بیگم کی نند۔
خوبرو۔ خوشخو۔ ذی علم۔ ذی وجاہت
سب سے زیادہ بنی ٹہنی۔ سرتاپا جواہر
مین غرق۔ بڑے ٹہسے سے بیٹہی ہین
اسیطرح ایک سے ایک بہتر۔ مگر جہان آرا بیگم
قدسیہ بیگم۔ ماہ بانو بیگم۔ شہزادی جہان درد بیگم
اوبہتی کونپلین نئے پودے دوشیزہ ناکتخدا
قیامت کی حسین بلا کی مہ جبین ہین۔

جنکا ذکر ہی فضول ہے - حضرات یہ چارون
ایسی ایک بے نظیر آفاق کی ہمجولیان
ہین جنکے ذکر کو ہم اپنی کتاب کا حاصل
جانتے ہین اور اونکے نام کو اپنی کتاب
کا شرف سمجھتے ہین -

الْقصہ دو نیون کی دہما چوکڑی
مچی رہی وہ گالیان دے رہی تہین
اور فخر النسا بیگم - عالم آرا بیگم - دردانہ بیگم
نازنین بیگم - سب سے زیادہ جہلا رہی
تہین وہ سرے سے اس رسم ہی کو
مانتی نہ تہین - مگر شوکت آرا بیگم - محفل آرا بیگم
سے متفق ہو کر ان کو بنا رہی تہین جب
مسجد مین گئین سہرا لٹکا یا گیا - سکینہ بیگم
نے کہا ہمکو یہ رسمین ایک آنکہہ نہین
بہاتین - ایسی بدعتین شرع کے خلاف
حرکتین ہم کو بری معلوم ہوتی ہین
مگر رسم کو کوئی کیا کرے ہم اگر ایسا
نہ کرین گے تو لوگ حرف رکہین گے
فخر النسا بیگم اسپر بہت جہلا ئین اور
کہنے لگین جب برا جانتی ہو تو پہر خود
کیون کرتی ہو - دلہین تو شوق بہرا ہے
منہ سے کہتی ہو کہ ہم کو ایک آنکہہ نہین
بہاتین - اگر ایک آنکہہ نہین بہاتین تو
دو نون آنکہون سے دیکہتی کیون ہو خود
کیون کرتی ہو شرع کو تمہین لوگون نے
تو بگاڑا ہے - اور کٹ ملاؤن کو تمہین
لوگون نے تو بنایا ہے -

سکینہ بیگم - خاتون جنت کی قسم
یہ سب سچ ہے - ہمکو یہی منظور ہے کہ ایسی
رسمین اوٹہہ جائین مگر نہین ہو سکتا یہ پرانی
بڑی بوڑہیون کی ٹہرائی ہوئی رسمین
آپ کے ہمارے اوٹہانے سے کسطرح
نہین اوٹہہ سکتی اور جب نہین اوٹہہ سکتی
تو مجبور کرنا پڑتا ہے -

نازنین بیگم - خاک پڑے تمہاری
سمجہہ پر - کہنے لگین بڑی بوڑہیون کے
ٹہرائے ہوئے آئین ہین - وہ ایسی کہانکی
تہین اون مین کہان کی بزرگی آگئی تہی
جو ہم مین نہین - وہ اپنے وقت کی
بزرگ تہین ہم اپنے وقت کے بزرگ
ہین - اپنے زمانے مین وہ بہی ہماری طرح
کوئی بن بیاہی کوئی میان والی تہی

کیسکی گود مین لڑکا کھیلتا تھا۔ کوئی لاولد
مشہور تہی ۔ کوئی بالکل ان پڑھ تہی۔ کوئی
پڑھی لکھی۔ کوئی بہت ہی حسین زیبا اندام
نازک بدن گلفام تہی۔ کوئی بہدی بدقطع
بدصورت بدلگام بہرحال ہم مین اون مین
کوئی فرق نہ تہا۔ بلکہ اونسے ہمارا رتبہ
بڑہا ہوا ہے۔ کیونکہ جتنا زمانہ گذرتا جاتا ہے
نامعلوم چیزین معلوم ہوتی جاتی ہین
اس بنا پر اگلون سے پچھلے
بڑہتے چلے جاتے ہین اگر اونکے زمانہ
مین وہی مصلحت تہی تو عجب نہین وہی مناسب
ہو۔ اب ہمکو کیا ضرور ہے کہ پرانی لکیر
کے فقیر بنے رہین۔ خدا نے ہمکو بہی ایک
زمانہ مین پیدا کیا ہے اور اندازہ سے
عقل دی ہے۔ زمانہ ہمارا ہی حکومت
ہماری ہی یہ زمین آسمان آجکل ہمارے
لیے کہڑے ہین۔ عالم ہماری ملک ہے
ہم چاہین جیسا تصرف کرین۔ سوچ لین
سمجھ لین پرانی باتین اپنی ہی عقل مین
بہلی معلوم ہون تو کرین نہین ان کو عالم
ایسا دور پہینکین جیسے دودہ سے مکھی
نکالکر پہینکتے ہین سنا نہین کہ خذ ما
صفا دع ما کدر افسوس ہماری عقل
پر کیسے پتھر پڑ گئے۔ اگلے لوگون کا ہمین
کیا اجارہ وہ اپنی طبیعت کے موافق
اپنی نبٹر گئے ہم اپنے مزاج کے موافق
نباہ لین گے۔ بیچارے پرانے تو پوچہنے
نہین آتے وہ تو مر مٹے گئے گذرے۔ مگر
ہم ہی اپنے دشمن ہین اپنے ہاتہون آپ
اپنے پاؤن پر کلہاڑی مارتے ہین۔ اگر
ایسی ہی بزرگون کی تقلید کرنی تہی تو
پتے باندکر ستر کرتے۔

دردانہ بیگم ہمکو بہی ان باتون سے
سخت نفرت ہے جو شریعت اور عقل کے
خلاف کام کرین۔ اور اونسے تکلیف
بہی ہو۔ خلاف تہذیب ہی ہو طبیعت
بہی گوارا نہ کرے۔ مگر جنکے ضرور
ایسی کہانکی آپ کی رسمین ہین ہین۔ آپ
کے بزرگ صاحب شریعت سے زیادہ
رتبہ کہان رکہتے ہین۔ جنکو ہم اتنا
مانین کہ اپنے پیغمبر کے خلاف کام کرنے
لگین۔ حیرت تو اسکی ہے کہ بہلا نا

ہکو ہے - اون رسمون سے پالا تو ہمکو شرما
ہے - پرانی رسم ایجاد کرنے والونکا
اسمین کیا اجارہ - خدا جانے اگلے لوگ
کیسے تہے اور اونکی عقل کسطرح
ماری گئی تہی جو ایسی خلاف عقل گڑ
تراش تراش کر اس اہتمام سے کرتے
تھے - کہ وہ العق ذہبی کیطرح لگے
ہارہین - بہلا اسمین کونسی مصلحت تہی
کہ لڑکی کو اپنی شادی کا کچہہ اختیار ہی
نہ ہو اگر کوئی لڑکی اوس مجلس مین بہی
رہے جس مجلس مین اوسکی شادی کی
باتین ہوتی ہین تو عیب لگاتین برا
بہلا کہین سبے حیا بتاتین اور یہ خبر ہی
نہین کہ نباہنا اوسکو ہوگا - یا مفت
اپنے منہ میان مٹھو بننے والے
ولی کو - مین سخت حیران ہون یہ
باتین اور ایسی حرکتین ہمارے پرانے
بزرگونکو کیونکر بہلی معلوم ہوتی تہین
بالفرض ہمنے مان لیا کہ اوس زمانیکے
حالات کے لحاظ سے وہی قرین مصلحت
تہا تو اس سے یہی پایا جاتا ہے کہ وہ
بری نہ ہو نہ کہ ہم خود ویسے ہو جائین
مین نازنین بیگم کی راے سے بالکل متفق
ہون اور مینے عہد کرلیا ہے کہ میرے اپنے
ڈہرے پر اوس حد تک چلونگی جو عقل کے
اندر ہی اندر ہو - بہت ہو گا اپنی سمجہ
کافی نہ ہوگی برابر والیون سمجہ لیونگی
ہے مشورہ لونگی بڑے بوڑہیون سے
پوچہونگی - جیسا میرے ذہن مین ایک بات
قرار پا ویگی تو کر دونگی نہین دور ہی سے
سلام کرونگی - کیونکہ سب کام سب انسانون
کی نظرون مین بہلے معلوم ہونے سے رہے
اللہ نے جتنی صورتین پیدا کی ہین اوتنی
ہی طبیعتین بہی دی ہین اور مختلف طبیعتین
باہم جمع نہین ہوسکتین ہر ایک کو اپنے
کام مین اپنی عقل سے مدد لینی چاہئے
اور غور و فکر کا نتیجہ نیک ہے - ممکن نہین
کہ کوئی شخص کسی مقدمہ مین فکر کرے
اور وہ بات حل نہ ہو جاے اسلیے ضرور
ہے کہ ہم ہی اپنی معاشرت کو حالتون
و ضرورتون طبیعتون کے لحاظ سے سمجہ بوجہ کر
درست کرتے جائین اور اسکا خیال نہ کرین

کہین ایسا کرونگی تو اُنکی بیگم یون کہین گی
ڈہنگی خانم حرف رکہین گی اور یہ قصہ
اسبات کو سمجہا دینے کا ذمہ لیتا ہے کہ

کہانی زبانی دردانہ بیگم

ایک لڑکا تہا۔ نہایت ذکی فہیم سمجہدار۔
باپ کو منظور تہا کہ میرے بیٹے مین سب
کمالات آجائین۔ بیٹا چاہتا تہا کہ سب
خوبیون مین مین ہی مین نظر آؤن۔ ایک
دن لڑکے نے اپنے باپ سے کہا آپ
ابا ہمکو کوئی نصیحت نہین کرتے۔

باپ ہان ہان ہم کو اسمین کب عذر
ہے چلئے اوٹہئے منہ سے کیا کہین دکہا
دیتے ہین۔

باپ بیٹے اوٹہے۔ بوڑہے میان کا ایک
ٹٹو تہا۔ آپ سوار ہوے بیٹے سے کہا
ساتہہ چلے آؤ۔ لڑکا چلنے لگا۔ یہ ٹخ ٹخ
کرنے کچہہ دور گئے لوگون نے دیکہا
کہ باپ سوار ہین اور بیٹا پیادہ چلتا ہے
ہنسنے لگے کہ واہ واہ کیا بے رحم باپ ہے
آپ تو مزے سے سوار ہے اور بیٹا خاک
اُڑا رہا ہے۔

باپ سنا بیٹیا۔

بیٹا سنا۔

باپ اب تم سوار ہو جاؤ۔ یہ کہکر بیٹے
کو سوار کیا اور آپ پیادہ چلنے لگے۔ کچہہ
دور گئے ہونگے لوگون نے کہا۔ کیا
برخوردار فرزند ہین بوڑہا باپ تو جوتیان
چٹختا ہے اور آپ گہوڑے پر دندنا رہے
ہین۔ سائیس وائیس تو نہین بنایا ہے

باپ سنا بیٹیا۔

بیٹا سنا۔ پہر آپ بہی سوار ہو گئے دو قدم
نہ گئے تہے کہ اونگلیان اوٹہنے لگین
واہ بڑے میان واہ تمنے دہوپ مین
بال سفید کیا ہے۔ ٹینی مرنے برابر ٹٹو ہے
اور اوسپر سوار ہین دو دو جلے زبان پایا
اور ظلم کرنے لگے۔

باپ سنا بیٹیا

بیٹا سنا۔

باپ۔ اب ہم تم دونون اُتر پڑین
دونون اُتر گئے ٹٹو پکڑے ہوے چلنے
لگے۔ لوگون نے دیکہا ٹٹو تو ساتہہ ہے

مگر کوئی بہی سوار نہین کہنے لگے اے بڈہے تو بچا ہے - وہ کیا اوسکی عقل کیا -

تیری عقل کو کیا ہوا ہے جو نہ آپ سوار ہوا نہ بیٹے کو سوار کیا - ایسا ہی تہا تو بیچارے ٹٹو کو کیون تکلیف دی - تہان ہی پر بند ہا رہتا اسمین تیرا کیا ہرج تہا -

باپ بیٹا سنا -

بیٹا سنا - مگر اب کوئی پانچوین شکل نہین یا یہ کہ ہم ہی ٹٹو کو اوٹہالین -

باپ - یہ بہی سہی - ٹٹو تہا ذراسا اور مریل باپ بیٹے نے کوشش کی رسون سے ہاتہہ پاؤن باندہ دیے اور اوٹہا لیا - وہ قدم نہ گئے ہونگے - ایک میان مٹرگشت - ملے

مٹرگشت - کیون بہئی اس ٹٹو کو کیا ہوگیا ہے - آدمیون کے کاندہون پر چلتا ہوا ٹٹو ہمنے نہین دیکہا -

باپ ہمنے کہا اپنے پاؤن چلنے مین اسکو تکلیف ہوگی اسلیے لو اوٹہا لیا -

مٹرگشت بیمار تو نہین اسکے پاؤن تو نہین درد کرتے -

باپ نہین یہ اچہا خاصہ توانا تندرست جانور چوبند ہے اپنے پاؤن چل سکتا ہے مگر ہمکو اسکا خیال ہوا کہ انسان چلتا ہے تو پاؤن درد کرتے ہین یہ چلے گا تو اسکی بہی یہی کیفیت ہوگی -

مٹرگشت پاگل تو نہین ہوا بڈہے عقل پر اوس تو نہین پڑگئی - کیون میان صاحبزادے آپ کی بہی عقل ان کی طرح دیمک چاٹ گئی - یا باپ کو بنا رہے ہو -

لڑکا - نہ میری عقل دیمک کی غذا ہوئی نہ مین باپ کو بناتا ہون -

مٹرگشت آہاہ ہمنے اسکی لم دریافت کرلی رہرون کے بنانے کا دل چاہا ہوگا -

لڑکا - بس یہی -

مٹرگشت (غل مچاکر) لوگو دوڑو دوڑو آو باپ بیٹے راہگیرون کو بنانے نکلے ہین - رہرو لوگ رک گئے اور باپ بیٹے پر پہبتیان اوڑنے لگین -

باپ - اب ہنسی ہوچکی ہم کو تدبیر بتاؤ -

لوگ تدبیر کیا بتائین - کہولڈالو -

یہ اپنے پاؤن چلے گا اور سیدہے چلے جاؤ
کا بھی ہوش ۔ وہ دونون نے کہو لدیا ٹٹو اپنے
پاؤن چلنے لگا ۔

لوگ بس ناک کی سیدہ جاؤ پاگل خانہ
ملے گا ۔

باپ بیٹے چلے جب لوگون سے پیچھا چھوٹا
باپ نے کہا اب چھٹی تدبیر بتاؤ ۔

بیٹا چھٹی صورت نہین ۔

باپ گھر چلو ۔ راہ مین باپ نے کہا
بس نصیحت ہوچکی ۔

بیٹا ہان اور کیسی کچھہ ۔

باپ بھلا کیا نصیحت ملی بتاؤ تو ہم بھی
دیکھین تم کتنے ہو ۔

بیٹا ایک ٹٹو ہم دو آدمی ان پانچ حالتون
مین سے ایک حالت مین چل سکتے تھے
چھٹی حالت نہ تھی اُن پانچون طرح چلے
ہر صورت مین ایک اعتراض ہوا اور ہر
اعتراض معقول و مدلل کسی اعتراض کی فرداً
فرداً تردید نہین ہوسکتی ۔ مگر اوسوقت جب
ہم اِن پانچون صورتون کو ایک شخص کے
روبرو بیان کرکے صلاح پوچھین مگر کوئی
بتا ہی نہین سکتا کہ اِن پانچون مین سے
یہ شکل اختیار کرو پس اسکا نتیجہ یہ کہ دنیا مین
جتنے اقوال ہین سب پر اعتراض ہوسکتا ہے
گو ایک فعل ایک فرد انسان یا ایک طائفہ
بنی نوع کے پاس اچھا ہو مگر دوسرے کے
پاس برا ہوسکتا ہے ۔ اسپر یہ بات گواہ
ہے **کل حزب بما لدیہم فرحون** ہر شخص
اپنی عقل اور اپنی تدبیر پر نازان ہے پس
انسان اپنے افعال سے تمام افراد انسانی
کو کسیطرح راضی نہین رکھہ سکتا ۔ تو اسکی تدبیر
یہ ہے کہ سب کی سُن اپنی کر ۔ بس سب کی
سن اپنی کر ہزارون ہزار دستور العملون
کا متن مجمل ہے اور مجکو بہت بس ہے ۔
باپ نے بیٹے کی پیشانی کا بوسہ لیکر کہا
بس اب مین مطمئن ہوگیا سب خوبیان
سب کمالات تجھمین ہین ۔

بیوی تم اپنے راحت رسان اسباب
جمع کرنے مین مجبور ہو اور اسباب
راحت رسان مختلف ہین ۔ کسی بیگم کو کچھہ
بھاتا ہے ۔ کسی خانم کو کچھہ تو ہر ایک کو چاہئے
کہ اپنے بھاتے کی پیروی کرے ۔ لوگون نے

کہنے پر نہ جاے - تم ہزار نیکی کرو مگر لوگ
ضرور حرف رکھین گے - پس اپنا کیے جاؤ
اگر پرانی بڑی بوڑہیان اپنے طبایع اور
اپنے زمانے کے موافق چند کام کرگئی ہین
تو شاید اونکی طبیعتونکے موافق وہی کام
ہونگے ورنہ وہ کیون کرتین کیا ضرور ہے
کہ تم بھی اوسکی پیروی کرو - تمکو چاہیئے
کہ اپنے زمانے کے موافق دستورات
بناؤ طریقے اختیار کرو - رسمونکو ایجاد کرو
رتجگا نہ سہی رتجگے مین دل نہ بہلا نیکے ایک
سبہا بنا کر بچھنگی - اوسمین جی لگائین گے - کیا
ضرور ہے کہ رتجگا ہی ہو - خاصکر اوسوقت
مین جبکہ تمکو مسجد مین سہرا لٹکانا طاق مین
چراغ جلانا ناگوار ہو - کروہی کیون ایسے
کام جو اپنے دلکو نہ بہائین -

عالم آرا واہ واہ واہ سبحان اللہ آپنے
کیا تقریر کی ہے - مجھکو آپ سے بالکل اتفاق
ہے بلکہ میری یہ راے ہے کہ جو شخص پرانے
ڈہرے پر چلے اوسکو ضرور ہوگا کہ اوسکی
خوبی بیان کرے - تاہم ہی پیروی کرین
ورنہ ہم اوس سے دوستی ترک کر دین
اور ایک انجمن بنا کر ہم اپنی قوم کے چال چلن
پر نظر ڈالین اور اوس انجمن کو اتنا اختیار
دیا جاوے کہ شہر والیون سے اگر کوئی حرکت
ایسی سرزد ہو جو زمانہ حال کے موافق نہین
تو اوس سے جواب لیا جائے اگر شافی
جواب دے تو اورونکو بھی اوس اچھے
فعل کی ترغیب دیجائے ورنہ اوس
عورت سے بولنا ہی ترک کرین - بلکہ
ہماری انجمن کے کل توابع اوس سے رنجش
ہون - یہان تک کہ ایک دن ہم تمام
پرانی بڑہیونکو جمع کرکے اسباب مین ایک
عمدہ تقریر کرین اور ان رسمون کی برائی
بہ تفصیل بیان فرماکر اونکے منہ پر کہین
کہ ان سب بری باتون سے ہمکو نفرت
ہے - اگر آپ لوگ اسکی طرف مایل ہین
تو ہمین سے ہاتھ اوٹھائین - ہم اپنی اصلاح
معاشرت مین جو بات اچھی معلوم ہوتی
ہے اوسکو اپنے پاس ثابت کر لیتے ہین
بری کو اوٹھا دیتے ہین ہمکو اسمین کسیکا
ڈر نہین - بلکہ ہم صاف کہدیتے ہین کہ تم ہماری
دشمن ہو جو ہماری بہتری نہین چاہتے ہو

پہر نہایت استقلال سے کام کرتے جائین اور چن چن کر ایک ایک بدرسم اوٹھاتے جائین اور ہر بات کو بہت بڑی بحث اور بڑے مجمع کے اتفاق سے طے کرین۔ اور تین عام اجلاس مین غور ہوکر ہر مقدمے کا قطعی حکم دیدیا جاوے تا وہ حکم ہمیشہ کے لیے واجب العمل ہوجائے اگر آپ بیگمات اسبات مین کوشش فرمائین تو البتہ دارین مین اجر ملے گا۔ ورنہ ایسا بک بک سے کوئی فائدہ نہین۔ بت پرستی کرنے دیجیے۔ ہندوٗنکی طرح پوجا ہونے دیجیے بیحیائی سے گالیان بہی سنین بے شرمی مسخرے بہی ہوجائین۔ ہرج کیا ہے ایک قوم کا دستور رہے۔ پہر اپنے سر عیب کیا عار کیسا عزیزونکو رسمونکی پابندی کی بدولت مفلس قرضدار ہونے دیجیے بہرحال کہنے اور کرنے مین فرق ہے آخر تک کہے جاونگی کہ کہنے اور کرنے مین فرق ہے۔

فخر النسا۔ بہن ہم اسبات پر حلف کرتے ہین کہ آپ کا ساتھہ دینگے۔ اور اور ایسی سبہا قایم ہو تو ہم اپنی ذات سے محنت اوٹہائینگے۔

بزم آرا۔ مین آپ لوگونکی ممنون ہوئی مین بہی اسبات سے بالکل متفق ہون۔

بلقیس مرتبت۔ مین بہی اس کام مین تا امکان ہر طرح سے کوشش کرونگی مگر مین چاہتی ہون کہ ایک روز سب شہزادیان جمع ہون اور ایسی مجلس قرار دیجاے اوس دن بحث کامل ہوکر پختہ ارادہ کیا جاے۔

بزم آرا۔ کسیدن کا ہیکو اب گھر چلیے اللہ کی عنایت سی بیگمات اور شہزادیان رئیس زادیان جمع ہین آج ہی ہی۔

نازنین بیگم۔ آج گھر چلکر لوگون پر سب رسمی بیان کیجیے کامون اور خدمتونکو معین کردیجیے پہر تو مجلس خود سوچ لیگی۔ سب نے اس راے سے اتفاق کیا۔ باقی رہین بڑی کراہت کے ساتہہ کی گئین۔ جب گھر آئین بزم آرا بیگم نے وہ قصہ چہیڑا۔ نازنین بیگم اور روز وا بیگم کی تقریرون سے دل تو سبکے متاثر تہے ہی ایک جماعت کثیر نے اتفاق کیا۔

صبح

دہر مرغ سحر نے بانگ دی گگڑوں کوں اوپر سب ہجولیاں اپنے بستروں سے اوٹھہ بیٹھین۔ بزم آرا بیگم بہی اپنی خلوت سے تشریف لائین۔

عالم آرا حمام گرم ہے تشریف لیجائے

بزم آرا (مسکرا کر) کیا ہم ایسی بدتمیز ہین کہ حوائج سے فارغ ہوے بغیر تمہاری محفل مین آجاتین پہر نماز پڑہکر اور جوڑے بدلنے لگین۔ خواصون نے ہر صنعت آرایش سے مزین کیا۔ ہر ایک پری پیکر قوس ابرو آئینہ زانو بنی ہوئی کر نکہر نکہرا کر یا نیچے سہانا درشیا پہر کاتی کوٹہی پر آئی سب کے سب ہمسن سب کی سب کم سن۔

ادائین ہین غضب کی تھرکی چلتی ہین چہل اپنی ہے
جوانی نام ہے جسکا عجب معشوق چنچل ہے
کسیکا دوپٹہ آبی کسیکا گلابی۔ کوئی غارتگر عقل وہوش صندلی پوش کوئی دہانی پوشاک گل اندام سیمین بناگوش۔
مجمع ہے حسینوں کا یا کوئی مرقع ہے

(جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی)

خواصون نے چاہ کی پیالیان پیش کین۔ سبھون نے دو دو ہیاچا پر نوش فرمایا مگر پان کہائین۔

استنے مین آفتاب جہانتاب دریچہ مشرق سے سر نکالکر ان گلبدنون کا جوبن لوٹنے لگا۔ بزم آرا بیگم نے بصلاح فخرالنسا بیگم ایک کمرہ فرنیچر سے آراستہ کیا لیڈیونکی پیاری پیاری کرسیان بچہائی گئین۔ بیچ مین میز۔ میز پر گلدان قلمدان صدر مقام مین ایک بنتین ہا کرسی رکہی گئی اور ہر کوٹہی پہ پریان ہنس بول رہی تہین۔ کہ ایک مہری نے ایک کاغذ دیا اور کہنے لگی کہ بزم آرا بیگم صاحب نے کہا ہے کہ آپ سب اسکو ملاحظہ فرماکر اپنے دستخط کردین۔ عالم آرا بیگم نے اوس کاغذ کو لیا چپکے چپکے پڑہنے لگین۔

دردانہ بیگم یہ چپکے چپکے کیا پڑہتی ہو بلند آواز سے کیون نہین پڑہتین۔ یہان سبکو اشتیاق ہے۔ پیٹ مین چوہے چوہے کودتے ہین۔ عالم آرا بیگم پڑہنے لگین۔

وہو ہذا

اطلاع نامہ از جانب مہتممہ انعقاد محفل جدید اناث بنام کل بیگمات +

مین چند بہی خواہون کی جانب سے مجبور کی گئی ہون کہ ایک محفل کی مہتممہ انعقاد بنون۔ اسلیے اطلاع دیتی ہون کہ پانچوین شوال ۱۲۹۲ھ یعنے آجکے دن ٹہیک آٹھ بجے یہ محفل منعقد ہوگی۔ اور صرف یہی امور طے ہونگے کہ :-

(۱) ایسی محفل کی اسوقت ضرورت ہے یا نہین۔

(۲) اِس محفل کا کیا نام ہوگا۔

(۳) اس محفل کے کیا کام ہونگے۔

اگر کوئی بیگم صاحب اپنا لکچر دینا چاہین تو ہم بخوشی اجازت دینگے۔

اب امیدوار ہون کہ ٹہیک وقت پر میرے مکان مین تشریف لاکر محفل کی رونق بڑہائین اور اس کاغذ پر اپنی اپنی اطلاعیابی کے دستخط کردین۔

راقم
بزم آرا بیگم مہتممہ انعقاد محفل جدید اناث

شوکت آرا (کہلکہلاکر) سورت نہ کیا اس کو دیکہ الٰہم لہا محفل ہے کہ مجلس ابہی سے رقعے دوڑنے لگے

محفل آرا ہان وہی انوکہی باتین ہمین ابتک نہین معلوم ہوا یہ کرینگی کیا محفل ہوگی مجلس کرینگے۔ معلوم نہین آخر اِس سے کیا بنا لینگے اللہ جانتا ہے۔ ہم کو یہ باتین پسند نہین

دردانہ بیگم - پہر معلوم تو ہو بیگم صاحب آپ کو کیا پسند ہے۔ کیا ڈومنیان آمین فحش بکین۔ بیسواؤن کی نقل کرین۔ سٹہد ون لچون کا سوانگ لائین بہروپیون کا روپ بدلین آپ کو گالیان سنائین جب آپ خوش ہون۔

محفل آرا وہ نگوڑیان کیا ہم کو گالیان سنائین گی۔ اونکی قدرت کیا ہے یہ بہی ایک رسم پڑگئی ہے اور بات ہی ایسی ہے جس سے دو گہڑی ہنسی دل لگی ہو جاتی ہے

عالم آرا ہم کچہ نہین پوچہتے۔ صرف اتنا دریافت کرتے ہین کہ گالیان دینا اچہا ہے یا نہین۔

محفل آرا مانا کہ برا ہے۔

عالم آرا پھر کیون شوق سے سنتی ہو
محفل آرا - اجی ایک رسم چلی آتی
ہے اور جو بات رسم کے طور پر ہو جائے
ہے اوسمین عیب کیونکر ہو سکتا ہے -
عالم آرا پہلے ہی سے بری بات کی
رسم کیون کرین کیا اچھی باتین نہین جو
اوسپر عمل کیا جائے
محفل آرا پھر اوسمین برائی کیا ہے -
عالم آرا صریح گالیان سنتی ہو پھر اسمین
کوئی بھی برائی نہین -
محفل آرا - ہے اور ضرور ہے -
مگر رسم ہونے سے یہ برا کام اچھا ہو گیا -
سلطنت آرا واہ بیگم صاحب واہ
اچھی بحث کرتی ہو ایک بات اصل مین بری
تھی مگر چند لوگون نے رواج دیا اور سب کے
کرنے سے چندان بری معلوم نہین ہوتی
ہی نا جب ہی ہے تو برا کام پھر برا ہے
اسکے بدلے اچھے کامونکو کیون نہ رواج
دین -
محفل آرا وہ نگوڑے اچھے کون
کام ہین بھلا تبلائے تو -

سلطنت آرا ایک یہی اچھا کام
ہے جسکی آپ کو دعوت آئی ہے - چلکر
دیکھئے اوسمین کیا کیا ہوتا ہے -
محفل آرا - بس جب دیکھہ لونگی
اوسیوقت آپ سے بحثون گی اب کچھہ
نہین کہنی -
مہری حضور دستخط فرما دیجیے
عالم آرا نے لکھا (اول قبول کر نیوالی
عالم آرا) پھر مہری نے سب کو دکھا کر کہا
دستخط کیجیے -
جنکو لکھنا آتا تھا اونھون نے پڑھ ہی لیا
دستخط ہی کر دیے - اب رہین محفل آرا
شوکت آرا - جب وہ اطلاعنامہ ان کے
پاس آیا یہ تو پڑھی لکھی نہ تھین - انہون
نے کہا کہدینا ہم آئینگے -
مہری مجھکو حکم ہے سب کے دستخط لانا
ایک بھی دستخط نہ ہوگی تو تو جائیگی آپ دستخط
فرما دین -
محفل آرا کہتی جاتی ہون سنتی ہو
کہ نہین -
بلقیس مرتبت اسوقت تو اوسکی

کوئی خطا نہیں وہ ٹھہری تابعدار دستخط لیا
ہی چاہیے ۔ آپ کیوں نہیں کرو تیں
اِسمیں بُرائی کیا ہے ۔ آخر ہم سب نے
کیا ہے اور کوئی ایسی بات ہی نہیں
کہ خواہ نخواہ ہاتھ کاٹ دینا پڑے ۔ محفل آرا
خاموش ہو گئی مگر مہری نہ ٹلی نہ ٹلی ۔ شوکت آرا
نے اشارہ ہی کیا کہ چلی جا مگر وہ سر کھجلانے لگی

افضل النسا بہن دستخط کر دو نا ۔

محفل آرا ہم کو پڑھ کر سنا دو اسمیں
کیا لکھا ہے ۔

افضل النسا میں پڑھ کر ہی سنا دُوں
تو آپ کو اعتبار نہ ہوگا خود ہی نہ پڑھ لیجیے

شوکت آرا تم ہی کیا انجان بنی
جاتی ہو (آہستہ سے) یہ لکھی پڑھی
تھوڑا ہی ہیں ۔

افضل النسا یہ کھلے سخت عیب کی
بات ہے ۔

محفل آرا کٹ گئی دل بھر آیا اپنے پر آپ
ملامت کرنے لگی کہ ہائے آج تیس چالیس ہمجولیوں
میں ہمکو جھینپنا پڑا ۔ مہری کے نام پر لعنت
کرتی تھی دل ہی دل میں صلواتیں سناتی تھی
کہ خام پارا موئے شغفتل آئی وہاں سے
ذلیل کرنے منہ جھلس دون مردار کا ۔

افضل النسا ۔ اچھا تو ایک کام کرو او سیر
کنگن بنا دو ہم گواہی کر دینگے ۔ محفل آرا نے
او سر کاغذ پر کنگن کا نشان بنا دیا اور
افضل النسا بیگم نے او سیر گواہی کے دستخط
کر دی ۔ اور شوکت آرا کو دیکر کہا تم بھی
دستخط کر دو ۔ شوکت آرا نظریں جھانکنے
لگی ۔

افضل النسا کیا تمھیں بھی لکھنا نہیں آتا

محفل آرا ہاں نہیں آتا یہی تو رونا
ہے ۔

افضل النسا تو پھر ۔

روح پرور بیگم جو افضل النسا کے پہلو میں
تھی کہنے لگی بہن یہ کیا چھکے چھکے باتیں
ہوتی ہیں ۔ افضل النسا نے ساری داستان
کہہ سنائی اور روح پرور بیگم قہقہہ لگانے لگیں
تھیں کہ محفل آرا نے کہا بہن ہمکو ذلیل
نہ کرو اور اسکو اس افسردگی سے کہا
کہ روح پرور کے دل پر اثر ہو گیا شوکت آرا
نے کنگن بنا دیا اور انہوں نے دستخط کر دیے

پھری چلی گئی۔ بزم آرا بیگم کو دکہایا اونہون
نے دیکہا دستخط پورے ہین۔ شوکت آرا
محفل آرا کے کنگن کی نشانی دیکہی توبہت
ہنسین فخر النساکو دکہایا تو وہ بہی ہنسنے
لگین کہا ہمکو رونا آتا ہے کہ ایسی
ایسی بیگمات ان پڑہ جاہل رہین۔ پہرین
کیطرح تو رہین مگر ضرور بیگم کہلائین گی۔
محفل آرا بیگم نواب شمس الدولہ کے محل
خاص کو دیکہو اور کنگن کرنے کو دیکہو
آسمان نہین پہٹ پڑتا یہ باتین ہوتی ہی
تہین کہ ایک مہری آئی اور کارڈ دیا۔
بزم آرا بیگم نے دیکہا (مسز تہامسن) کہا
بلالو مسز تہامسن آئین ہاتہہ مین ہاتہہ ملایا۔

بزم آرا اچہے وقت پر آئین۔

مس اور شاید بات بہی ایسی ہی
کہنے آئی ہون جو اچہی ہے

بزم آرا آپ کی بات اتنی اچہی نہوگی
جتنی ہماری ہے

مس نہ۔ ہماری بات بہت اچہی ہوگی

بزم آرا۔ نہین ہرگز نہین۔

مس کچہہ کچہہ بدتی ہین۔

بزم آرا ایک سے سوتک ہم بدتے
ہین۔

مس نکل جاوگی۔

بزم آرا نکلتی کوئی اور ہوگی۔

مس پہر ہاتہہ بڑہاے۔

بزم آرا (ہاتہہ بڑہاکر) لو بڑہا دیا
مس نے ہاتہہ پر مارا۔ تڑ

بزم آرا سو روپے آج ہمکو ملے۔

مس منہ دہو رکہئے۔

بزم آرا اچہا تو پہلے یہ بتا دیجیے
کہ آپ کیا کہنے آئی تہین۔

مس پہلے آپ ہی بتاے۔

بزم آرا جبین بازی برابر ہوجاے
جیسی شطرنج مین قایم اوٹہتی ہے۔

فخر النسا۔ اسکے کیا معنے۔

بزم آرا اسکے یہ معنی کہ ہم جو بتائنگے
یہ کہین گی کہ ہم بہی وہی کہنے آتے تہے
بس شرط فسخ ہوجاے گی۔ نہ یہ جیتین نہ ہم
جیتے۔

مس ایک کام کیجیے ہم یہان اپنا مطلب
لکہتے ہین۔ آپ وہان لکہئے۔ بزم آرا بیگم

نے منظور کیا۔

مس — دوسری میز پر جا کر کہنے لگی۔ او بزم آرا نے لکہا۔ جب دونون کاغذ روبرو رکہے گئے پہلے بزم آرا بیگم کا کاغذ پڑہا گیا لکہا تہا۔

تحریر بزم آرا بیگم

ہمارا ہندوستان آجکل جیسا ہی سب جانتے ہین۔ جہل۔ بدخلقی۔ رسوم مذموم سستی۔ کاہلی۔ یہ سب ملکر ہماری تہذیب کو ہی دیمک کیطرح چاٹ گیے۔ ہم ملک کے ستا ساری خوبیان کہو بیٹہے۔ بدرسمون کی بدولت ادبار کو انتشار اسنے دیا کہ وہ ہمارا پیچہا نا رفیق بنگیا۔ مرد تو کچہہ کچہہ جانتے ہی ہین۔ مگر عورتین تو لکہنا پڑہنا عیب سمجہتی ہین۔ مردونکا مقولہ ہے کہ رسوم مذموم ہندوستان کی بانی مبانی عورتین ہین۔ اور مردون کو اکثر تنگ کرتی ہین کہ بیچارے مرد عاجز ہو کر اوسکو کرتے ہین اور عندالمنصف تہا بھی عورتون

پس اس نازک حالت کا پورا الزام عورتون پر ہے۔ چنانچہ ہمنے ہزارون تحریرون مین ان مضمونونکو پڑہا ہے۔ اسلیئے ہم چند عورتون نے یہ تجویز کیا ہے کہ ایک مجلس بنائی جانے چنانچہ آج اس مجلس کا انعقاد اس مکان مین ہوگا۔

اب میم صاحب غور فرمائین کہ اس سے بہتر ہی اور کوئی تجویز ہے۔ عورتین خود مجلس کرنے لگین گی اور بدرسمین اور بری عادتین ترک کرنے کی بانی مبانی بنین گی تو مردونکو شرماشرمی کرنا ہوگا۔ لڑائی مین عورتین تلوار پکڑ کر دشمن کی فوج پر حملہ کرین توجسطرح مردون کو غیرت دامنگیر ہوتی ہے مین سمجہتی ہون کہ اسصورت مین بہی ویسی ہی غیرت ہوگی اور وہان جسطرح سپاہیونکو جوش مین لانے کے لیے اس سے بڑہکر کوئی تدبیر نہین ہے کہ عورتین مردونکو جہپا جہپا کر تلوارین سونتین اسیطرح یہان بہی مردونکو جوش مین لانے کیلیئے اس سے بڑہکر کوئی تدبیر نہین۔ اور جسطرح مرد و عورت دونون کے دونون اٹہانے

جوش اور غیظ و غضب مین دشمن کی فوج
سے لڑینا تو فتح مقرر ہوگی یہان بہی ہم عورت
مردودونون بلکہ تہذیب کو اپنے قبضے مین
لائینگے فتح و فیروزی نصیب ہوگی - اور ایسی فیروزی
دونون جہان کی سعادت ہے اسکے بعد
سب کچہہ ہے اور اسکے بغیر کچہہ بہی نہین -
اب تبلایئے میم صاحب کہ اس سے بہی
بڑہکر کوئی خوش خبری ہے - لاییے اب
بائین ہاتہہ سے رکھدیجیے سو روپے چہرہ شاہی
مبارک کیجیے - میم اس مضمون کو دیکہہ متحیر
ہوگئین پہر کہنے لگی - آپ نے تو واللہ عجب
کام کیا ہے ؏
بزم آرا - اسکی سند نہین آپ ہم کو
حیرت کی نگاہ سے نہین دیکہتی ہین بلکہ بات
ٹال رہی ہین - پہلے روپیہ ہمکو دہنے
ہاتہہ سے رکھدیجیے پہر ہماری داد دیجیے
میم - نہین بیگم صاحب یہ میرا مقصود
نہین - مین حیران ہون کہ اپ اور
ایسا عمدہ ارادہ -
بزم آرا کیون ہمین آپ کو تعجب کیون
ہے کیا ہمکو ہی آپ نے ایسی ہی گری
متصور کیا ہے - ہم بہی اگر ان کامون کو
نہ کرینگے تو کیا مہریان آبدار خانے والیان
کرینگی -
میم - ہمکو تعجب کے ساتہہ نہایت خوشی
ہے
فخر النسا - خوشی کی بات ہی ہے -
اس سے بہی زیادہ کوئی خوشی کی بات
ہوگی - اگر آپ بہی موافقت کرین اور
ہماری انجمن کی رکنیت قبول فرمایئن تو
ہمکو نہایت مسرت ہوگی -
عالم آرا بیگم کی خواص دیکہہ رہی تہی اوسنے
جاکر کہا کہ حضور وہان کوئی میم آئی ہے
بزم آرا بیگم سے شرط بد رہی ہے سو سو روپے
بدے گئے ہین -
عالم آرا کیا شرط بدی جاتی ہے چلو ہم بہی چلین
- اٹھین تو سب انکے ساتہہ ہوگئین -
بزم آرا - اجی جب ہوا کریگا پہلے ہمکو روپئے تو
گنوا نے دو -
میم آپ پہلے شرط جیت لیجیے پہر روپیہ کیا چیز ہی بہلا -
بزم آرا ہم جیتے اور ہم کمیت جیتے نہ جیتنا کیا معنی
نہ جیتے تو آپ کسکے ہتہے لگا چکتین -

ہیم — انہ قہقہہ کرکے ایک ہی بے واللہ مگر
جار المضمون ہی تو پڑھئے
بزم آرا — لائے مگر ہماری بات
سے زیادہ اچھی نہ ہوگی — یہ کہکر بزم آرا بیگم
ہیم کا مضمون پڑھنے لگین —

مضمون مسز تھامسن

عالم مین تین موالید ہین — جماد نبات
حیوان — زمین کی پانچ اقلیم ہین — یورپ
ایشیا — افریقہ — امریکہ — اوشنیا
بعض لوگون کا خیال ہے کہ موالید مین
انسان اشرف ہی — ممالک مین ایشیا
بڑا ہے — حیوان مین حشرات الارض
خسیس ہین — ایشیا مین ہندوستان
حشرات الارض گو حیوانون مین ہین مگر
اونکے حالات پست ہین — ممالک مین
گو ہندوستان ایشیا کا ہے مگر اوسکے
خیالات پست ہین پس ہندوستانی
حشرات الارض کیطرح گذران کرتے ہین
اور اوسکے چند وجوہ ہین اور سب سے
بڑا سبب یہان کی عورتین ہین — ہندی
لیڈیان اپنے فرض سے بالکل غافل
ہین بلکہ اپنی ڈیوٹی ادا کرسکے مردونکو
خوش کرنے کی عوض اپنی بدچلنی سے
اونکو دق کرتی ہین جس سے وہ جان سے
بیزار ہین اور کچھ ایسا بے موقع رعب
چھایا ہوا ہے کہ انہین کی چلتی ہے
یہان تک کہ مفلس قرضدار ہوجاتے ہین
اور انہین فکرون مین کسب کمالات سے
محروم رہتے ہین —
لیکن بعض جنٹلمینون کا یہ اعتراض کسیقدر
غیر صحیح ہے — مگر مین سچ کہتی ہون بہت مبالغہ
بھی نہین ہے — ہمارے اونکے خیال مین اسیقدر
فرق ہے کہ وہ ساری خرابی کو عورتون مین
منحصر کردیتے ہین — اور ہم نہین کرتے — گو
ہم بھی قایل ہین کہ اون خرابیون کے
اسباب مین سے یہان کی عورتین علتہ غائی
بنگئی ہین —
یہ اعتراض ایک ایسے جنٹلمین کا ہے جسکو
یہان کے آئین ورسم نے مٹایا تھا
یہ ایک بہت بڑی داستان ہے اسکو

پھر کبھی کہوں گی۔ اس مقام پر عورتوں کی
خرابی تسلیم کرنے کے بعد اسیقدر بحث رہگئی
ہے کہ آخر اسکی کوئی تدبیر ہو سکتی ہے یا
نہین۔ چنانچہ اسی خیال سے کل پرسوں
دو دون مجھکو بےچین رکھا مین نے جہاں تک
غور کیا اوسی مشکلین کی تردید مجھہ سے نہین
ہوئی۔ لوٹن صاحب کی میم جو میری ہمجولی
ہین مجھکو متردد دیکھکر کہنے لگین۔ بہن خیر تو
ہے پریشان سی کیون ہو۔ مین نے کل
حال بیان کیا کچھہ عرصے تک اون مین ہم مین
بحث رہی۔ اتنے مین مسز فرامجی پیٹنے
خورشید بائی آئین۔ یہ پارسی لیڈی
اعلے درجے کی تعلیم یافتہ ہے۔ انگریزی
بھی جانتی ہین انسے ہم سے اس جلسہ مین
بحث رہی یہ تجویز ٹھہری کہ ایک کمیٹی
قایم کیجائے جسکے چار جلسے ہون۔

(۱) مسلمان عورتون کا۔

(۲) ہندوانیون کا۔

(۳) پارسنون کا۔

(۴) انگریزنون کا۔

اور ان چارون سے ایک مجلس بنے

مجھسے کہا کہ تم اردو جانتی ہو مسلمان بیگمات
سے ملاقات ہے تم مسلمانون مین تجویز دو
ہندوانیون مین ہماری ایک ہمجولی
رانا بائی ہین ہم اونسے کل علے الصباح
ملین گے مین نے کہا کہ بہتر ہے۔ رات
تو مختلف خیالات مین گذر گئی۔ صبحکو مین نے
حمام کیا کپڑے بدلکر ہوا کھانے گئی راہ مین
بھی خیال تھا سوچتے سوچتے خدا نے آپکا
نام سجھا دیا۔ آئی تو ہون اب میری عزت
اللہ کے ہاتھہ ہے اور ظاہر مین آپ کی
تدبیر موقوف ہے آپ چاہین اسباب
کو قبول فرمائین یا انکار کرین مگر مجھکو
یقین ہے کہ آپ مجھہ رنجیدہ نہ کرین گی
کیونکہ آپ بھی تربیت یافتہ لیڈی ہین
اگر خیال فرمائین گی تو ظاہر ہو جائے گا
کہ ہندوستان کی ابتری عورتون ہی
کے سبب سے ہے اور آپ بھی عورت
ہین البتہ دلی صدمہ ہوگا اگر سچا صدمہ ہے
تو ہماری ہمدردی فرمائین اور بیگم صاحبہ
سمجھہ لین کہ ہم محض خیر خواہی سے یہ تجویز
کرتے ہین اگر آپکو میری رائے سے

اتفاق نہین تو مجھکو معقول کر دیجئے ۔
اب فرمائے بیگم صاحب اس سے
بھی اچھی کوئی بات ہے بھلا ۔ اگر ہے تو
ثابت کر دیجئے ورنہ سو روپے گن دیجئے
مگر یاد رہے ہم پرکھوا لینگے جو کہین ایک
روپیہ بھی کھوٹا ہوگا واپس کر دینگے ۔

راقم
مسز تھامسن

بزم آرا بیگم نے پہلے اس مضمون کو چپکے
چپکے پڑھا پھر جب دیکھا کہ بیگمات تشریف
رکھتی ہین ساری داستان سنائی
پہلے اپنا مضمون پڑھا پھر میم صاحب کا
مضمون سنایا اور کہنے لگی کہ بیوی
مین بالفعل پنچ کے طور پر کہتی ہون کہ
مین اور میرا خدا میم صاحب کا مضمون
مجھکو خون رلاتا ہے ۔ جیمین آتا ہے
کہ اپنی بوٹیان نوچ نوچ کہا دون ۔ خاتون
جنت کی قسم ہے اگر آپ لوگ اسوقت
بھی اتفاق نکرینگے تو مجھکو سخت رنج ہوگا
مین جان سے درگذرونگی کنوئین
مین کود پڑونگی یہ کہکر شہزادی بلقیس بیت
کا دامن پکڑا اور کہنے لگی او نفٹ ڈومنی
آپ کا دامن پکڑتی تھی تو جہانکتی تھی پاپی
تھی ہم کیا ڈومنیون سے بھی گئے گذرے
اب مین ایک نہ مانونگی جب تک آپ
قبول نہ فرمائین گی دامن نہ چھوڑونگی
چاہے ایک برس قبول نہ کیجئے ملنا تو کیا
ذرا نہ کھسکونگی ۔

بلقیس تبت ۔ سنو بزم آرا بیگم
ہمتو پہلے ہی اسباب کا ارادہ کر چکے
ہین اور ہم ہرگز اپنے کہے سے نہ ٹلینگے
یہ تمہارے کہنے کی بات ہے بھلا ۔ واللہ
میم صاحب کے مضمون نے اسوقت متاثر
کر دیا جی چھوٹ گیا ۔ ہم میم صاحب کے
کمال مشکور ہین انتہا سے زیادہ احسان
کیا ۔ جو ہمارا ساتھ دیا اب مین اقرار
کرتی ہون کہ اس مجلس کے فروغ دینے
مین جان لڑا دونگی اب کہو کیا چاہتی ہو قسم
کرین مگر میری عادت نہین اور یاد
نہین کہ قسم کہائی ہو مگر یہ وقت ہے
ایسا ہے اب قسم کہا کر کہتے ہین کہ مجھکو اللہ
کے عز و جلال کی سوگند ہے کہ اپنے

قول پر امکان تک قایم رہون گی ۔

بزم آرا بیگم نے شکریہ ادا کیا اور ایک سرلیپے سب کا دامن پکڑنے لگی سبھون نے قسمیہ اقرار کیا ۔ مگر محفل آرا اور شوکت آرا ان دونون نے کہا کہ اگر ہمکو کوئی اعتراض ہو تو کیا آپ کی مجلس مین نہ کر سکینگے

بزم آرا ۔ کیون نہ کر سکینگے اور ہم فیصلہ اوسوقت تک نہ دینگے جبوقت تک کہ آپ متفق نہ ہو جائین گے اعتراضات نہ اوٹھ جائین گے ۔ محفل آرا نے اسپر عہد کیا ۔ اور چپکے چپکے اپنی ہمجولی شوکت آرا سے کہنے لگی ہمارا اسمین کیا ہرج ہے ۔ یہی دل لگی دیکھا کرینگے جب سب کی باری ہو چکی تو میم صاحب سے کہا کہ اب آپ قسم فرمائیے اور دامن پکڑ لیا ۔

میم ۔ ہمکو کچھ عذر نہین مگر اسکی ضرورت ہی کیا ہے ۔

بزم آرا ۔ اسمین اور ہمدون کی دیکھا ہے ۔ یہ سب تیتی ہین چھوٹی تو نہین ہین جیسے قول و قسم کی حاجت ہو اور آپ سے نہ ہو ۔

میم ۔ آپ ہرگز ایسا خیال نہ فرمائیے لیجیے ۔ مین قسم کہاتی ہون ۔ یہ کہکر میم صاحب گھٹنون پر ہوئین اور اپنے طریقے پر قسم کھائی پھر بزم آرا بیگم نے کہا بیوی اب مین قسم کہاتی ہون ۔ قسم ہے ہمکو اوس پاک پروردگار کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے جب تک جیتی رہونگی اس انجمن کی ہوکر رہونگی اور امکان تک کوشش کرونگی کہ اسکو فروغ ہو ۔ میم صاحب نے تالی بجائی ۔ خوشی کا نعرہ مارا پھر بزم آرا بیگم نے کہا ۔ میم صاحب کیا سستی چھوٹی جاتی ہین چلیے لائے منہ میٹھا کیجیے ۔

میم ۔ اسمین ہم منہ میٹھا کرین یا آپ ہم آپ سے یہان ہنیا لاتے میٹھائی کھلائی ۔

بزم آرا ۔ ہم شرط جیتے یا آپ ۔

میم ۔ انصاف کی تو یہ ہے کہ نہ ہم نہ آپ ۔

بزم آرا ۔ کیون ایک ہی بات تھی ہماری تمہاری ۔

میم - پہر آپ ہی نے تو مزا یا تہا بازی
قایم اوٹہی -
نازنین بیگم ہم ہی تو سنین -
نیرم آرا - یہ ہوا کہ میم صاحب آئین
ہاتہ ملایا ٹہیک ہانڈ ہوئی - مین نے کہا
اچہے وقت پر آئین انہون نے کہا اور
بات ہی ایسی کہنے آئی ہون - مین نے کہا
ہماری بات آپ کی بات سے بس ہی
ہوگی اسپر انہون نے کہا نہین ہمنے کہا
کچہہ کچہہ بدہتے ہین راضی ہوگئین - سو روپے
بدے گئے ہمنے کہا کہو کیا بات ہی انہون
نے کہا آپ ہی کہیے - مین نے کہا واہ
جس مین بازی قایم اوٹہے یعنے تمہاری
سنکر کہہ اوٹہو کہ ہم ہی یہی کہنے آئے تہے
اسپر انہون نے کہا ہر ایک اپنا مافی الضمیر
لکہے کہ مین کیا کہنے کو تہی آپ کیا کہنے
کو تہین - ہمنے منظور کرلیا وہ اور دس ہیز
پر بیٹہین مین اس میز پر - ہم دونون نے
وہ مضمون لکہے جکو ابہی ابہی مین نے
سنایا پس ہم جیت گئے یا نہین اب
دینے کے وقت مکرتی ہین -

نازنین بیگم - اسوقت اگر ایمان
کی سی کہتی ہون تو بازی قایم اوٹہی مگر مٹہائی
کہانے مین نہ آئے گی -
دروانہ بیگم - یہ ہم سے کوئی پوچہے
ایمان کی ہی کہین اور مٹہائی ہی کہانے مین
آئے - یہی نا -
نازنین بیگم - اندہا کیا چاہے دو
آنکہین -
دُروانہ بیگم - قاعدہ ہے جب شرط
بدی جاتی ہے - اگر ایک جیتا دوسرا ہارا
تو جو ہارا وہ دے اگر کوئی نہ ہارا نہ جیتا
تو اسکی دو صورتین ہین - پہلی صورت
کی مثال یہ ہے کہ جیسے عالم آرا بیگم نے
ایک پہول اپنی مٹہی مین لیا اور فخر النسا
اور سکندر بیگم مین شرط ہوئی کہ بتائین ہمین
کیا ہے - فخر النسا نے کہا چہلا ہے اور
سکندر بیگم نے بتایا اشرفی ہے - اب عالم آرا
بیگم نے مٹہی کہولدی تو نہ چہلا ہے نہ اشرفی
اسوقت مین دونون ہارے نہ دونون
جیتے اسمین اختیار ہے چاہے دونون
چہوڑدین یا آدہا آدہا دین مگر ہمجولیان

اسپر اعتراض کرینگی کہ دین اور ضرور دین
یہ دونون کی مرضی پر موقوف ہے۔
دوسری صورت کی یہ مثال ہے کہ
جیسے بزم آرا بیگم نے کہا ہم ایک خوشخبری
سنائین گے مگر ہر ایک نے دعوے کیا
کہ ہار افزوہ بڑہکر ہوگا اب جو خوشخبریان
سنائی گیئن دونون ایک تہین اسوقت
یہ دیکھا جائے کہ جو بات تہی وہ اعلےدرجہ
کی خوشخبری کے قابل تہی یا نہین اگر
اعلےدرجے کی خوشخبری نہ تہی تو شرط قایم
او ہی اگر بہت بڑی خوشخبری تہی اور سمجھو لیکن
پنچایت والیونکی دانست مین وہ بات
بجانا احوال واوقات بشارت عظیم ہوسکتی
تہی تو اس سے نکر یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ ہر
ایک اپنے دعوے کے وقت مین ایسا
حالت مین تہی کہ شرط جیت جائے تو دونون
کے دونون جیتے اسوقت مین یہ فیصلہ
ہے کہ آدہی رقم بزم آرا بیگم سے لیکر
میم صاحب ہجولیون کو دین۔ اور میم صاحب
سے آدہی تم لیکر بزم آرا بیگم صاحبہ
فرمائین۔ مثلاً پچاس پچاس آئین گے

ہجولیان پچاس پچاس تو لین مگر پچیس
پچیس ہر ایک کو دیدین۔ پچیس پچیس مین
خوش روزہ منائین

عالم آرا۔ واللہ اعلم تمنے دونون
صورتون مین کیا فرق نکالا ہے دونون
کے نتیجے ایک ہین کہ کسینے شرط نہین جیتی
پس کوئی فرق نہ رہا

دردانہ بیگم۔ اسکا تو رونا ہے پہر
رونا کا ہیکا ہے کہ تم کہی پڑہی ہو مگر عقل
کہان سے لاؤگی۔

سکندر بیگم پہر آپ ہی نہ سمجہا دیجیے
دونون کا فرق بتا دیجیے مین دیکہتی ہون
کسطرح یہ جہگڑا چکیگے۔ میم صاحب اور
بیگم صاحب سے رد ہے انگلشین امانت
مگر ایسین

دردانہ بیگم فرق یہ ہے کہ جس بات
کی شرط تہی پہلی صورت مین اوسکا پتا
نہین دوسری صورت مین دہی تہی

سکندر بیگم آہا۔ ہم سمجہ گئے یعنے
عالم آرا بیگم سنتے آتی تہی مین پہول
دیا پاتا اور ان دونون مین سے ایک

سنے بھی بہون نہ بتایا کسی نے کہا اشرفی ہو
کسینے چھلا اور یہان میم صاحب لے رہی
بات بتائی جسکو بزم آرا بیگم نے بتایا تہا تو
دونون مین فرق ہے شاباش دردانہ بیگم
شاباش تمہاری کیا بات ہے آخر
ہماری صحبت رہی ہے ۔ یا اور کسیکی

دردانہ بیگم ۔ بندگی یہان ہی اپنے
دانتون سے نرچ کین ۔

سکندر بیگم ۔ چونکتی کوئی آور ہو گی
چونکنے والے ٹکسال باہر چونکنے والے
ہمارے محلہ مین پھٹکنے نہین پاتے ۔

میم صاحب انکی باتون پر مسکراتی تہین
خیال کرتی تہین کہ ہندوستانی بیگمات
ہی باغ وبہار رنگین طبع خوش مزاج حاضر
جواب ہوتی ہین اس خیال نے اون کے
دل مین ایک افسوس کا مادہ پیدا کیا
کہ ایسے لوگکی طبیعتین رسوم مذموم کی
پابندی مین پہنسکر گندی ہوگئی ہین لاکہہ
ضبط کیا مگر بے ساختہ آہ نکل آئی ۔

دردانہ بیگم ۔ اب آپ ٹھنڈی
سانسین بہرنے لگین ۔

سکندر بیگم ۔ میم صاحب پچیس روپیہ
ہی کوئی بڑی کائنات ہے ۔

شمس النسا (تالیان بجاکر) میم صاحب
آپ جواب نہین دیتین جھینپتی کیون
ہو ۔

روح پرور بیگم ۔ میم صاحب گھبرائیے
نہین آپ کے پاس روپیہ نہین ہے
تو ہم منگوا دینگے ۔

میم (مسکراکر) آپ سب نے ہمین
بنا لیا ۔

بزم آرا ۔ شاید ابھی کچھہ بننے مین
باقی ہے ۔

میم ۔ اگر سچ کہونگی تو شاید آپ کو
باور نہ ہوگا روپیون کی کون بساط
مسٹر تہامسن کی سلامتی کے ساتھہ پچیس
نہین پچاس ابھی ابھی لیجئے مگر ہمکو کیا
جانے کیا خیال آیا اگر کہون گی تو شاید
آپ کو اعتبار نہ آئے گا ۔

بزم آرا ۔ کہئے کہئے ہم کو اعتبار
ضرور آئے گا ۔

میم ۔ آپ کو اعتبار آئے نہ آئے

بات ساری یہ تہی کہ مین نے دیکہا ہندوستانی
لیڈیان نہایت آزادی سے ہنس بول
رہی ہین مجہکو اچنبا سا معلوم ہوا مجہسے
اور مِس میری سے پہلے ایک مرتبہ اس
امر پر بحث ہو چکی ہے آخر یہی بات ٹہری تہی
کہ ہندوستان کی لیڈیان خوش مذاق
نہین - آج جو مین نے چہل کرتے دیکہا
تو مجہکو افسوس ہوا کہ وہ بات غلط تہی اور
سب سے زیادہ افسوس اسکا ہوا کہ
کہ ایسی طبیعت دار بیگمون نے بہی ان
رسوم مذموم کی بدولت اپنی طبیعتو نکو
گندی کر دیا ہے اور اپنے نام کو ڈبو دیا ہے
اہل الراے کے اعتراضات آپ کی
نسبت اس وقعت کے ساتہہ قایم ہونے
جاتے ہین اور ہر روز اوسکا ایک ایسا
ثبوت ملتا جاتا ہے کہ کوئی نہ اوسکی
اعتراض کو اوٹہا سکتا ہے نہ اوس
ثبوت کی تردید کر سکتا یہان تک کہ
لوگون نے اتنی بڑی زبان درازی
کی کہ حشرات الارض سے تشبیہ دی
اس خیال نے مجہکو انتہا سے زیادہ

ملول کیا اب آپ ہی بتائین کہ
یہ بات رنج کے قابل ہے یا نہین -
میری بہنو لللہ ذرا غور کرو ان
جنٹلمینو نکو ہراؤ خدارا ایسے کام کرنے لگو
کہ مرد مہر نہمت نہ تراشین مین ایک
یورپین لیڈی ہون مجہکو کوئی ضرورت
نہین کہ آپ کے حالات پر افسوس
کرون اور ہمدردی کرنے لگون -
بلکہ مجہکو یہ چاہیے تہا کہ یورپین جنٹلمینو نکا
ساتہہ دیکر ہندوستانی لیڈیون کی
توہین کرتی مگر آپ کی تباہ حالت ہرگز
ہرگز مجہکو اجازت نہین دیتی کہ ہمدردی
انسانی سے کنارہ کرون - اور مین
دیکہتی ہون کہ آخر ہمکو ہندوستان مین
بسر کرنا ہے اور ہنسنا بولنا زندہ دلون
کی جان ہے - کس سے ہنس بولکر
اپنا جی بہلاون - ہندوستانی لیڈیان
ایک تو پردہ نشین دوسرے کوڑہ مغز
مگر یہ نہین جانتی تہی کہ آپ لوگون مین
چہل دگی نہی مذاق ہوتا ہے جدا
جانتا ہے میرا دل خوش ہوگیا -

اب امیدوار ہون کہ آپ سب میری
رائے سے متفق ہوکر میرا ساتھہ دینگی اور
اپنی انجمن مین مجھکو شامل کر کے کوشش
کرین کہ ہندوستانی لیڈیان ہر الزام
سے بچین اگر ہر الزام سے بچ نہ سکین
بارے اتنا تو ہو کہ اس بدنامی کا دہبا
چھوٹ جائے ۔ رسوم ناجائز آپ کے
مذہب کے طریقے نہین پہر اونکے ہاتھون
ایسی کیون تک گئی ہو ۔ جبری بات بریکے
پہر کیون اختیار کرنے لگے خدا جانے
تمکو کیا ہو گیا مجھکو آپ لوگون سے ایک
خاص ہمدردی ہے ملک تمہارے ہاتھہ
سے نکل گیا ۔ علم تمسے بیگانہ ہو گیا ۔ مال
کے نام پہوٹی کوڑی نہین ۔

بیگمو للہ ذرا غور کرو گریبان مین
منہ ڈالو سوچو تو تمہین کیا کرنا تہا اور
کیا کر رہی ہو ۔

میم صاحب کی اس تقریر نے
بہت بڑا اثر کیا بعض بعض بیگمات
اپنا زمانہ یاد کر کے آبدیدہ ہو گئین
پہر میم صاحب نے کہا مین آپ
لوگونکو رنج دینا نہین چاہتی مگر اتنا
ضرور کہونگی کہ آپ لوگ اپنے قول
پر قایم رہین ۔

شاید کہ ہمین بقیہ برآرد پر وبال عنقا گرد

نیرم آرا ۔ میم صاحب سلیا کہین ہمکو
بہی یہ خیال ایک مدت سے دلمین لگا ہی
مگر اب تک کوئی صورت نہ بنی ۔ اب تو
شکر ہے خدا نے ایک شکل نکالدی
مین رنج کے طور پر آپ کو مطمئن کرتی
ہون اور شاید دکہادونگی کہ یون
ترقیان کیجاتی ہین ۔ ہندوستانی لیڈیان
یون گوے سبقت لیجاتی ہین ۔

فخر النسا ۔ ہمارے منہ مین زبان
نہین کہ میم صاحب کی شکر گزاری
کرین ۔ آپ کا اسوقت آنا نعمت غیر مترقبہ
ہے ۔ امید ہے میم صاحب ہماری
محفل کو ہمیشہ عزت دیتی رہینگی مین
اور میرا خدا کہ اسوقت آپ کی تقریر نے
میرے دل کے ساتھہ عجب معاملہ کیا ہے
ایک برچہی سی لگ گئی ہے ۔

اثر پیدا ہونیکا پیارے جی تیرے بیان مین ہے
کسیکی آنکھہ مین جادو تیری زبان مین ہے

عالم آرا - ہم نہین جانتے تھے کہ میم صاحب ہم سے اسقدر ہمدردی فرمائین گی -

نازنین بیگم - میم صاحب آپ کے طفیل مین ہمارے دلون مین ایک جوش پیدا ہوگیا ہے - دیکھیئے یہ ولولہ کیا کام کرتا ہے ہم سب عورتین سچا وعدہ کر چکی ہین پکا عہد ہوگیا ہے - کہ قنبار روپیہ صرف ہوگا خرچ کرینگے جتنے آدمیون کی ضرورت ہوگی فراہم کرینگے - جتنی محنت کرنی پڑے گی کرینگے - مگر اس کام کو ضرور کر دکھائین گے انشاء اللہ -

راحت النسا - میم صاحب آپ بالکل اطمینان رکھین ہم وہ نہین جو منہ سے کچھہ بولین اور ہاتھہ سے نہ کرین - جب تک تک میرے ہاتھہ پاؤن چلتے رہین گے کوشش کا بھاڑ اوٹھاتے ہوئے مجلس جہان لیجائے گی جاؤن گی انشاء اللہ

سکندر بیگم - میم صاحب مین آپ سے ہاتھہ پر ہاتھہ مارتی ہون جو نکل جاؤن تو شریف زادی نہین اور جو کام مجھہ سے ہو سکیگا سر آنکھون سے بجا لاؤنگی -

دردانہ بیگم - میم صاحب اسکا ذرا خیال نہ کیجئے کہ ہم اپنے کہے سے ٹل جائین گے شریفون کا یہ دستور نہین کہ برابر والیون سے اقرار کرین اور پھر اوسکے خلاف مین ہون - مین بڑی روٹی اوٹھاتی ہون اسبات پر کہ مجھسے جہانتک ہو سکیگا اس کام مین بدل ساعی رہونگی -

محفل آرا - آخر اب کوئی اور باتین بھی ہین یا ایک ہی بات ہے -

میم صاحب نے گھڑی دیکھی اور کہا اب آٹھہ بجتے ہین اجازت دیجئے -

بزم آرا - واہ مجلس کا وقت تو ٹھیک آٹھہ بجے ہے - اب مجلس ہوا چاہتی ہے آپ کہان جاسکتی ہین -

میم - کیا اب مجلس ہوگی -

بزم آرا - جی ہان تب ہمکو آپ نے کیا سمجھہ لیا ہے -

میم - تو یہ کہئے - مگر مجھکو ٹبا افسوس ہے کہ اسوقت خورشید بائی پارسن اور رانا بائی نہین ہین -

بزم آرا - افسوس کیون کرتی ہو - بلائے کیا یہ گہر اونکے آنے کے قابل نہین اور جن جن لیڈیونکو آپ چاہین بُلا لین کیونکہ یہ امر میری بہت ٹبری خوشی کا سبب ہوگا -

میم - مگر اون کے آنے تک تو مجلس کا توقف نہین ہوسکتا -

بزم آرا - ہم آپ کی خاطر سے توقف کرینگے -

میم نے رقعہ لکہا -

رقعہ میم صاحب

مائی ڈیر مسز فرامجی

مین اسوقت بہشت مین بیٹھی ہون اور کل جسکا ذکر تہا وہی مجلس ہے آپ کے انتظار مین وقت گذر گیا - آئیے اور جلد آئیے رانا بائی کو بہی لیتی آئیے - فقط

راقم
مسز تہامسن

یہ رقعہ لکہکر ایک آدمی کو دیا کہ رانا بائی کے مکان پر دے آئے -

بزم آرا - کہنا یہی لیتا جائے ساتھہ ہی لائے -

میم نے ایک رقعہ اور لکہا اپنے کو چمین کو تاکید کی ابہی جا کر مسز نوشن کو دینا - بزم آرا بیگم نے ایک پیش خدمت سے کہا کہ آج منیر ہوگا کئی میم آئین گی دس بجے حاضری چنچا جائے - خواص گئی باورچی خانہ والی سے کہا - ارے غضب ہوگیا - منیر ہوگا اور دس بجے ٹبری کرکری ہوگی - باورچن دہک سی رہگئی - ارے اب کیا کیا جائے پیش خدمت جو کرنا ہو جلدی جلدی کرو - وہ اندر باہر کہہ آئی اور اہتمام مین مصروف ہوئی ادہر محفل مین چہل پہل مذاق ہو رہا تہا اتنے مین فرامجی کی مسز خورشید بائی اور رانا بائی اور دو ہمجولیان ایک ستونتی بائی دوسری پاربتی بائی آئین مسز تہامسن نے ٹبرہکر ہاتہہ ملایا - کمرے مین لائین سب سے ملاقات کرائی - یہ تو سب سے ملتی تہین - ادہر بزم آرا نے نور النسا بیگم سے کہا آپ کے کہانے کا انتظام آپ فرمائین اور

اب چاء کی ضرورت ہے اور تمام مہربان
مغلانیاں انچ انچ دہندے مین لگی ہین ٹیڈ یہ عجب
بات ہے - ہمنے پہلے سے انکو کہا ہی نہین
اور انتظام ہی نہین کر لیا - فخر النسا بیگم نے کہا
فکر نہ کیجیے - سب انتظام چٹکیون مین ہوا
جاتا ہے -

میمصاحب - یہ شہزادی بلقیس مرتبت
شہزمانی بیگم صاحب ہین - یہ شہزادی بدیع الزمانی
بیگم صاحب ہین - یہ شہزادی سلطنت آرا
بیگم صاحب ہین - یہ صاحب خانہ نواب
بزم آرا بیگم صاحب ہین -

اسیطرح ایک ایک کی تعریف کر کے میم صاحب
نے ملایا - اتنے مین مسز لوسن اور مس میری
آئین - میم صاحب نے سب کو پھر ملایا - جب
سب مل ملاکر بیٹھین - میم صاحب نے کہا آب
ایک لطیفہ ہوا - میرا یہان آنا تھا کہ بزم آرا بیگم
نے کہا اچھے وقت پر آئین - مین نے
کہا اور بات ہی اچھی کہونگی -

بیگم صاحب ہم سے زیادہ اچھی بات
نہ کہو گی -

مین آدھ کچھ کچھ بدلتے ہین - آخر
سو روپیے بدے گئے ہمنے کہا آپ اپنا
مطلب لکھیے ہم اپنا لکھتے ہین - ہم دونون
نے لکھا دیکھتے ہین تو دونون کا ایک مضمون
ہے اور بات ایسی کہ سنو گی تو خوش
ہو جاوگی - کل جس امر مین ہم سے آپ سے
گفتگو ہوئی تھی بس اوسیکا ذکر تھا اب
مجلس ہونے والی ہے سب بیگمات جمع
ہین - لیڈیون نے بزم آرا بیگم اور کل
بیگمات کا شکریہ ادا کیا - اسکے جواب
مین انہون نے بھی کلمات دلپذیر سے
مسون کا جی خوش کیا - اتنے مین
خوامین چاء کی پیالیان لیکر آئین -
بزم آرا بیگم نے میمون اور کل مہمانون کے
روبرو پیش کیا - میمین بڑے شوق
سے پینے لگین چاء بھی پیتی تھین ہنسی
مذاق بھی کرتی تھین

بزم آرا - ہان ہماری تنہائی ان
باتون مین گئی گذری -

دروانہ بیگم ہمنے جو فیصلہ کیا ہے اسپہ
دونونکو راضی ہونا ضرور ہے -

میم صاحب - ہم نے بھی لوگی بیگم صاحب

سے نہ لوگی۔
دُردانہ بیگم۔ اونسے ہین اور اونکے
اچھون سے ہین۔
میم۔ پہلے اونسے لیجیے۔
دردانہ بیگم۔ پہلے اون کا مضمون
پڑہا گیا تہا کہ آپ کا۔
میم۔ پہلے اونکا پڑہا گیا تہا۔
دُردانہ بیگم۔ تو پہلے آپ دیدین۔
میم۔ اسکے کیا معنے جو پہلے مضمون پڑہا گیا ہے
وہ بعد دوسے۔
دردانہ بیگم۔ اسکے یہ معنے کہ پہلے
پڑہنے سے وہ اِحانت مین آگئین کہ شرط
جیت جائین۔ کیونکہ جب اونکا مضمون
پڑہا گیا ہوگا سب سمجہی ہونگی کہ بزم آرا بیگم
جیت گئین پہر آپ کے مضمون نے بازی
قایم کردی ہوگی تو ایک درجہ استحقاق اونکا
بڑہا ہوا ہے اسلیے ہم پہلے آپ سے مانگتے
ہین۔
فخر النسا بیگم دلہین سوچتی ہین کہ شاید
میم کے پاس روپیہ نہین ہے اس لیے
بات ٹال رہی ہے۔ نزدیک گئین اور

ایک کاغذ چپکے سے موڑ مروڑ کر اسطرح پہینکا
کہ کوئی دیکہنے نہ پائے اور میم نے خیال کیا
شاید کوئی پوشیدہ بات لکہی ہے اوسکو
اسطرح پر اوٹہا لیا کہ کسی پر ذرا نہ کہلا۔
دیکہا تو پچاس کا نوٹ سمجہہ گئی کہ مطلب کیا
ہے۔ دلہین کہنے لگی شاید فخر النسا بیگم نے
کچہہ اور خیال کیا ہے۔ پہلے نہ ہی دیتی تہی
تو اب دینا پڑا۔ اپنی جیب سے ایک نوٹ
نکالا اور دُردانہ بیگم کو دیا۔ لیجیے بیگم صاحب
یہ حاضر ہے۔ دردانہ بیگم نے دیکہا کہ سو روپیہ
کا نوٹ ہے کہا کہ سو روپیہ کی تو ضرورت
نہین صرف پچیس دیجیے۔
میم اب آپ کو اختیار ہے جو چاہیے کیجیے
دردانہ بیگم (بزم آرا سے) لاسیے
اب آپ ہی ایک نوٹ پہینکدیجیے۔
بزم آرا۔ کیسا نوٹ ہمسے واسطہ۔
میم صاحب شرط ہار گئین اور دیدیا ہر
طرح تمہاری چاندی ہے۔
دردانہ بیگم۔ اب اس دہاندلی کی
سند نہین۔ میم صاحب کیسی ایماندار
ہین کہ جیب سے سو روپیے کا نوٹ پہینکدیا

تم اپنے اقرار سے نکلی جاتی ہو۔
سکندر بیگم ۔ ہان آپ کو دنیا اب ورثن
ہوگیا۔
بزم آرا ۔ ارے وہ تو ایک کاغذ ہے
روپیہ کہان ہے۔
دردانہ بیگم وہ کاغذ نہین جتنے چاہئے
اوسکے چار چند چہرہ شاہی ہین ۔
بزم آرا ۔ اچہا دکہاؤ۔ چہرہ شاہی ہین
تو دکہاؤ۔
دردانہ بیگم نے اپنی پیش خدمت سے کہا
ذرا اچار اصندوقچہ اوٹہا دینا۔ نہین نہین
ضرورت نہین ۔ محلدار سے ایک پچیس روپیہ
مانگ لاؤ ۔ پیش خدمت گئی روپئے لائی ۔
بزم آرا بیگم کی خواص نے دیکہا کہ معاملہ بیجید
ہے اور بیگم صاحب جہیب رہی ہین ۔
بزم آرا بیگم کیطرف ٹکٹکی لگائی کہڑی رہی
شاید کچہہ اشارہ کرین مگر اونہون نے نہ دیکہا
اور یہان آوازے کسے جاتے تہے جلدی
جلدی گئی اور دوسو روپے نقد لائی اور
چہپا کر کہڑی رہی کہ بیگم صاحب اشارہ کرین
یا بات سے موقع ہو تو روبرو رکہہ دون تاکہ بیگمات
مین اپنی بیگم کو خفیف نہ ہونے دون
یہ تو اس سوچ مین تہی اتنے مین دردانہ بیگم
کی پیش خدمت پچیس روپے لائی اسکا
لانا تہا کہ بزم آرا بیگم کی خواص سے رہا
نہ گیا پہلے ہی دوسو روپے روبرو رکہا کے
کہنے لگی بیگم صاحب قصور معاف آپ کی
میم صاحب نے سو روپے کا کاغذ دیا
یہ لیجئے دوسو روپے۔
دردانہ بیگم ۔ کسقدر جہیب کر خواص
کو دیکہنے لگی ۔
خواص ۔ قصور معاف ہو لونڈی سے
رہا نہ گیا ۔
دردانہ بیگم ۔ نہین ہم ناسمجہہ نہین
تمہاری چالاکی کی داد دینگے ۔
سکندر بیگم ۔ انہون نے کام ہی ایسا
کیا ہے ۔ خاتون جنت کی قسم انہون نے
بزم آرا بیگم کی عزت رکہہ لی خواص ہو
تو ایسی ہو ۔
دردانہ بیگم ۔ یہ دوسو ہم کیا کرینگے
پچیس ہمکو دو باقی پہیر لیجاؤ ۔
خواص ۔ اے حضور ہمارے سرکا

یہ دستور نہین کہ پھیر لیجائین جب خزانہ سے
روپیہ نکلا تو پھر داخل نہین ہوتا +

دردانہ بیگم ۔ تمھاری سرکار کی تو
سب انوکھی رسمین ہین ۔

سکینہ بیگم ۔ پھر نواب زادی ہین
رئیس کی بیگم ہین لاکھونکی معاش ہے
ہزارونکی آمد ہے خوش سلیقہ ہین کہ باتین
بیگمات سے دسکے نکلین اے توبہ ۔ انکی
خواص ہی کو نہ دیکھلو کیا کام کیا ہے +

دردانہ بیگم ۔ مگر ہم کسیطرح یہ روپیہ
نہ لینگے ۔

روح پرور ۔ اور وہ واپس نہ لیجائینگی

خواص ۔ مگر یہان سے روپیہ اوٹھ جانیکی
ایک صورت ہے ۔

نازنین بیگم ۔ بھلا وہ کون صورت ہے

خواص ۔ اب لونڈی کیا بتاے حضور
خود سمجھہ لین ۔

بزم آرا ۔ اچھا یہان سے اوٹھ جاے
خواص نے اوٹھا لیا ۔

سلطنت آرا ۔ اللہ جانتا ہے کہ ہم کچھ
سمجھے نہین ۔

نازنین بیگم ۔ اور ہم بھی ۔

بزم آرا ۔ اب مین کیا بتاؤن اوسی سے
پوچھیے ۔

دردانہ بیگم (خواص سے) بوا تم ہی
بتاؤ ۔

خواص ۔ سرکار دیکھتی جائین میرے
حرکات ہی خود کہے دیتے ہین اللہ کی عنایت
سے ایک سے ایک بڑھ چڑھکر امیر زادی
نواب زادی گلفام گل اندام نازک دماغ
بیگمات تشریف رکھتی ہین لونڈی کی
بک بک خاطر نازک پر گران گذرے گی
بقول میرزا رفیع شاعر اصفہانی +

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک است
بار گہر نمیکشد این تار نازک است

خود ہی نہ دیکھہ لیجیے کیا ہوتا ہے یہ کہکر
خواص نے ایک سفید رومال مین اون
روپیونکو رکھا اور اوسمین موتیے کے پھول
ملا دیئے اور بزم آرا بیگم کو نذر دکھائی
اونھون نے ہاتھہ رکھدیا کہ معاف کر دیا
یہ پیچھے ہٹ کر سات بار آداب بجالائی

اور چلی گئی۔

یہان بیگمات متحیر کہ اسنے کیا کیا اللہ ری چالاک خواص کیا کہنا ہے بیگمصاحب کو نذر دکہائی وہ تو قبول کرنیسے رہین انکو معاف ہوگیا مگر دیکھو تو کیا کیا ریشانیان کی ہین پہلے کہا کہ واپس نہین ہوسکتا پھر کہا ایک صورت سے ہم خاک نہ سمجھے مگر اونکی بیگم سمجھہ گئین کہا کہ اوٹھہ جائے پھر اوٹھایا تو اسطرحپر۔

بلقیس مرتبت ۔ اوس خواص کو بلاؤ ہم انعام دینگے آجکی اوسکی حرکتین قابل قدر ہین (نزہت آرا سے) آپنے تو حکم نہین دیا تھا کہ روپیہ لاسکے۔

نزہت آرا خاتون جنت کی قسم مین نے ہرگز نہین کہا تھا۔

بلقیس مرتبت ۔ پھر یہ کسکے حکم سے لائی۔

نزہت آرا بلائیے پوچھئے۔

خواص بلائی گئی۔ آئی کہا حکم۔ بلقیس مرتبت نے دروازہ بیگم کیطرف اشارہ کیا جسکا یہ مطلب تہا دیکھو تو اب کس ٹھسے سے آئی ہین گویا معلوم ہی نہین کسلئے بلایا ہے تیور تو دیکھئے کیسے انجان ہین اور ہمکو موقع نہین دیتی کہ کچھہ کہین۔ ایک ہی کائیان ہے۔ اس اشارے کو دُروانہ بیگم سمجھہ گئین اور قہقہہ لگایا ادہر فخر النسا بیگم اور نزہت آرا بیگم سمجھکر مسکرائین۔

بلقیس مرتبت تم آئین۔ ہم جیسے آئی ہین تمکو نہین دیکھا۔

خواص ۔ سرکار یہین تہی۔ شاید حضور نے نہین دیکھا۔ لونڈی تو روز مناجات کرتی ہے۔ کہ

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

مگر ع شاہان کم التفات بحال گدا کنند

بلقیس مرتبت اس گرماگرم فقرہ پر سنّاٹے مین بھول گئین۔ بیگمات زیرلب مسکرائی تہین ایسا نہ ہو کہ خواص انکے تبسم سے واقف ہوجائے۔

بلقیس مرتبت ۔ مین اوس خواص کو بلاتی تہی جو ابہی آئی تہی وہ کہان گئی۔

خواص کہین ہو گی مگر حکم۔ لونڈی حاضر ہے
بلقیس مرتبت ہمین اونسے کام تہا تمسے نہین
خواص نے دیکہا اب یہ چہل کر رہی ہین۔ دہت
ہو گئی کہا جو کام اوس سے ہو سکتا ہو وہ لونڈی
بہی کر سکتی ہے۔
بلقیس مرتبت اوسمین اور ہم مین ایک راز
کی بات تہی وہی پوچہنا تہا۔
خواص پہر ہو کیا لونڈی نہین بتا سکتی۔
بلقیس مرتبت کیا تم علم ضمیر بہی جانتی ہو
خواص ۔ وہ کونسا علم ہے جسکو انسان
نہین جانتا۔ انسان ہی کے بنائے ہوئے
سب علوم ہین۔
دُردانہ بیگم ہنسی ضبط کرتے کرتے تہک گئی
تہین۔ عالم آرا بیگم کے کان کاٹ لیئے
عالم آرا اوئی کہکر وہ ہو رہی۔ انکو ہنسی
کا موقع ملا اور سب ہمجولیان اس تقریب
مین پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنسین۔
بلقیس مرتبت ۔ اچہا بتاؤ یہان
کیا کیا باتین ہوئین۔
خواص میم صاحب نے لکچر دیا اور
کل بیگمات تائید کرتی تہین ہماری بیگم جیسا
میم صاحب سے جو شرطین تہین اوسپر بحث
رہی۔ میم صاحب نے سو روپے کا نوٹ دیا
بیگم صاحب کی خواص نے دو سو چہرہ شاہی
لا دیئے۔ بس یہی ہوا۔
بلقیس مرتبت ۔ کس خواص نے
روپیہ لا دیئے۔
خواص ۔ اوسکا نام لطیفہ خانم ہے۔
بلقیس مرتبت ۔ اور تمہارا۔
خواص ۔ ظریفہ خانم۔
بلقیس مرتبت ۔ بہلا لطیفہ خانم خواص
کہان گئی۔
خواص لونڈی نہین جانتی۔
بلقیس مرتبت اوسکو کسنے کہا کہ روپیہ
دیجائے۔
خواص صورت حال نے۔
بلقیس مرتبت ۔ صورت حال کیا مین
سمجہی نہین ذرا صاف کہو۔
خواص ۔ اوسنے دیکہا سب بیگمین ہماری
بیگم کو دق کر رہی ہین روپیہ دو اور وہ اوسپہ
ہنس رہی ہین اوسکو برا معلوم ہوا کہ
ایک میم کے روبرو ایسا معاملہ ہو اسلیے

میم سکے دو چیند لا حاضر کی تا معلوم ہو کہ یورپ
ٹبرا ہے یا ایشیا - اسپر قہقہہ ٹپرا -
خواص - لبراو سنے ثابت کیا کہ ایشیا
ٹبرا ہے اور ملیٹو حشرات الارض لندن
سکے کپڑے مکوڑون سے بیس ہاہین
پھراو سنے اپنی سرکار کی سیر چشمی کا ثبوت
دیا کہ واپس نہین ہو سکتا اسکا مطلب یہ
کہ بخل یورپ سکے بنیون پر ختم ہے یہان
ایشیائی سپاہی آدمیون سکے سخی ہوتے
ہین (قہقہہ)

خواص - پہراوسنے نذر دکہائی اور اپنا
حرکت سے یہ بات پیدا کی کہ ہندوستانی
رسمین روپیہ دلاتی ہین اور یورپ کے
قانون رہا سہا لوٹ لیجاتی ہین -

ملقیس مرتبت ہنسی ضبط نہ ہو سکی اور بیگمات
کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے سبھون نے کہا
اب زیادہ نہ ہنساؤ خواص دور کھڑی ہو گئی
ملقیس مرتبت نے کہا یہ بیس روپے اوسکو دینا
اور یہ دس تم لینا خواص آداب بجالائی بیگم نے
کہا یہ پچیس روپے ہنسنے کے ہمکو دیئے - خواص پھر
آداب بجالائی اور دست بستہ کہا کہ ٹہہی
آدہا ہمارا ایشیا ہی ٹبرا ہے (قہقہہ)

دردانہ بیگم نے دس روپیئے دیئے ان کی
دیکھا دیکھی جتنی بیگمات تھین سبھون نے
انعام دیا - خواص روپیہ لیتی جاتی تہی اور
اپنی بیگم کی آنکھین بہی دیکھتی جاتی تہی کہ کہین نیلی
پیلی تو نہین ہو رہی ہین - مسز لون نے
دس روپے کا نوٹ دیا اور رانا بائی نے
انگشتری اوتار دی پہر سبکو جمع کر کے بزم آرا
بیگم کو نذر دکھائی اونھون نے معاف کیا
خواص بندگی بجالائی اور چلی گئی محلدارنیان
مغلانیان پیشخدمتین خواصین مہریان
آبدار خانے والیان - ماما ئین - اصیلین -
قلماقنین - ترکنین - حبشنین سب کی سب
جھپٹین - اب بی لطیفن کو لینے کے دینے
پڑ گئے - جھنجلا کر کہا کیون پلچ پڑتی ہو ادب
سے بیٹھو ہم صلاح کرتے ہین - آخر یہ صلاح
ٹھیری کہ پہلے گنین تو کتنی رقم ہے
گنا تو تین سو بیس روپیہ ایک اشرفی ایک
انگشتری ایک نوٹ خاصی رقم ہے محلدار
نے یہ تجویز کی کہ اسکو تقسیم تو نہ کرو بلکہ
ایک دعوت کر دو باقی تم لیلو - مگر اچھے

اچھے کھانے کھلانا یہ ادوہر مشورت کرتی
تھین اوہر دُردانہ بیگم نے اقسام اقسام کی
مٹھائیان فواکہات خوان مین لگاکر پیش
کئے اور کہنے لگین کہ یہ شہر کی مٹھائی ہے
بیگمات نقل کرنے لگین۔ بزم آرا بیگم نے
کہا ہمکو آج بے انتہا خوشی ہے اور معمولی بات
کے سوائی خوشی کی تقریب یہ ہے کہ آج
میرے مکان مین سب قوم کی خاص خاص
عورتین ہین بیگمات تو ہمیشہ مل سکتی ہین
مگر یورپین لیڈیان پارسی بائیان ہند کی
رانیان بھی جلوہ افروز ہین۔ زہے قسمت
کہ اِن اولوالعزمون نے میرے مکان کو
اپنی تشریف آوری سے مشرف کیا۔

وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہی
کبھی ہم اونکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

مس میری۔ بیگم صاحب سچ عرض کرتی
ہون ہم کو آپ کی ملاقات سے نہایت
مسرت ہوئی اور اسکی وجہ خاص یہ ہے
کہ ہمکو ہندوستانی لیڈیون کیطرف سے
بالکل مایوسی تھی ہم سمجھتے تھے جاہل مطلق
ہین۔
اور اسکا بہت افسوس تہا مگر شکر ہے کہ وہ
بات جھوٹی نکلی آپ کے بے تکلف میل جول
سے جی خوش ہوگیا خدا کرے یہی محبت
ہمیشہ قایم رہے اور مین ان سب بیبیونکی
طرف سے شکریہ ادا کرتی ہون کیونکہ انکو
اردو زبان نہین آتی۔

بزم آرا۔ جہان آپنے اتنی عنایت
کی اتنی کرم بخشی کیجئے کہ آجکی میری درخواستین
مقبول ہوجائین اور مین اونھین باتون پر
مجبور کرونگی جو آپ کے امکان مین ہین
ہرگز ہرگز کوئی ایسی بات نہ کہونگی جسکو
آپ نہین کرسکتین۔

میری۔ ہمکو منظور ہے (لیڈیون سے
انگریزی مین گفتگو کر کے) یہ سب بھی بخوشی
منظور کرتی ہین۔

بزم آرا۔ یہ سچ ہے کہ ہندوستان
بہت ابتر حالت مین ہے مگر بعض لوگون
مبالغہ بیجا معلوم ہوتا ہے اتنا غور
ہین کہ ہندوستانیون کی کیفیت [illegible]

خصوصًا جب ساری برائی کو عورتون مین
ملا دیتے ہین تو انکھون مین خون اوتر
آتا ہے اور اس رنج کے دو سبب ہین۔
ایک تو یہ کہ اعتراض کرنے والے اصلی
حال کو نہین جانتے بے سمجھے بوجھے زبان درازیان
کرتے ہین اور ہم پردہ نشین سمجھاوین تو کیونکر
جواب دین تو کسطرح کاش ہمارے روبرو
کوئی ایسا اعتراض کرتا کہ ہم اوسکا یہ جواب
دیتے کہ عورتون کو مردون نے خراب کیا
چین کی شریف عورتونکے پاؤن ذراسے
ہوتے ہین اور اوسکی حکمت یہ بیان کیگئی
ہے کہ عورتین بے دست و پا رہین اسطرح
ہندوستانی مردونکے کان مین بھی کسی
نے پھونک ماری ہے کہ عورتونکو پڑھاؤ
لکھاؤ نہین تا وہ بھی بیدست و پا رہین اور
مین کہتی ہون کہ وہ بھی احمق تھے یہ بھی
احمق ہین اگر عورت اپنے پاؤن نکالنا
چاہے تو جیسے ہاتھ ہر کے ویسی ہی
وہ انگل سکے۔ اور عورت اگر شوقیہ پیغام
بھیجنا چاہے تو جیسی پڑھی لکھی ویسی بن
پڑھی اور اسیطرح بہت ایسے جواب دیتی
کہ دانت کھٹے ہوجاتے بلکہ سب جوابونکا
ایک یہ جواب دیتی کہ ہر ملک کے عادات
و رسوم اوس ملک کے مصالح اور خصائص
پر موقوف رہتے ہین۔ دوسرا سبب
یہ کہ خود ہم اپنی ہمجولیونکو دیکھتے ہین کہ انکو
شوق نہین یہ خیال نہین آتا کہ دنیا ہمارے
آرام کے لئے ہے اور اپنا آرام جسطرح
ہوسکے پیدا کرین تا زمانۂ موجود کے
آرام رسان اسباب فراہم کرسکین
انکو دن رات رسوم مذموم اور بھوت
پریت کے پوجے سے فرصت نہین کہ
ادہر متوجہ ہون۔ مین دن رات دعا کرتی
ہون کہ خدایا اس رنج سے میرے دلکو
خالی کر میرے جیتے جی کوئی ایسی صورت
نکالدے کہ یہ عیوب ہم سے دور ہوجاوین
اللہ نے میری سن لی۔ اور دیکھا گیا ہے
جو کام ہونے والا ہے اوسکے اسباب بھی
بہت جلد جمع ہوجاتے ہین شاید یہ کام بھی
ہونیوالا ہے کہ آپ لوگون نے بھی قدم رنجہ
فرمایا طرفہ یہ کہ ایسے ہی مجمع کو ڈھونڈھتی
ہوئی آئین۔

اب مین امیدوار ہون کہ آپ لوگ سعی
فرمائین اور اسوقت تک آرام نہ لین
جسوقت تک کہ یہ بدرسوم ہمسے علیحدہ نہو جائین
گورانا بائی صاحبہ کو اس امر کا اظہار
ناگوار ہوگا کہ مین رسوم ہنود کی توہین کرتی
ہون - مگر مین معافی چاہونگی اور ضرور
کرونگی - اگر بحث پر نوبت آئے گی
تو ایک محفل مناظرہ قایم کرکے بحثونگی
تقریر سے کام نہ چلیگا تو تحریر سے ثابت
کرونگی کہ اگر اہل ہنود کو مضر نہین تو
نہ سہی ہم کو تو سخت ضرر پہونچا رہے ہین -
رانا بائی (کھڑے ہوکر) مین پہلے
شکریہ ادا کرتی ہون کہ آپنے مجھکو یاد
فرمایا اور اپنی ایسی خاص محفل مین عزت
کے ساتھہ جگہہ دی جسمین آپ کی برابر والیان
امیرزادیان شہزادیان رونق افروز
ہین - مین سچ عرض کرتی ہون کہ مین
اس قابل نہین ہون کہ آپ کی محفل مین
اس عزت کی آنکھونسے دیکھی جاؤن - پھر
شکریہ ادا کرتی ہون کہ آپ ایک ایسی سبھا
بنانے والی ہین جس سے ہندوستان کے
تمام عورتین فیض پائین گی اور ملتجی ہون
کہ یہی عنایت مجھہ غریب کے حال پر ہمیشہ مبذول
رہے گی - گو مین آپ بیگمات کے روبرو
کوئی چیز نہین ہون مگر اتنی بھی احمق نہین
کہ کسی بات کو نہ سمجھہ سکون یا کوئی بات کا
جواب برموقع نہ دے سکون مین نے بھی بہت
کوشش سے علم حاصل کیا ہے - کئی امتحان
پاس کرچکی ہون اور میرے خیالات ایسے
پست نہین کہ حق بات کو رسم و رواج کے
خلاف ہونے سے بری سمجھون - گو مین
ہندوانی ہون مگر ان باتون کو محض فضول
سمجھتی ہون ہندوؤن کی مذہبی کتابون مین
اسکا بالکل پتا نہین جیسے کہ مسلمانون کے
مذہب مین یہ سب بے اصل ہے یہان بھی
وہی معاملہ ہے مگر چند نادان برہمنون
کا پھیلا ہوا گورکھہ دہندا ہے جسنے ہندوؤنکو
عذاب مین ڈال رکھا ہے اور اون کے
ساتھہ مسلمان بھی پس جاتے ہین مسلمانون
مین بھی بقول بعضونکے - کٹ ملاؤن کے
ٹھہرائے ہوئے حاشئے مخل راحت بنی نوع
ہین اور ان دونون کی ترکیب سے

ایک عطر مجموعہ بنا مگر گندگی آگئی اگر آپ
لوگ ارادہ فرمائینگی تو مین کوشش کرونگی
کہ یہ خرابیان دور ہو جائین اور ظاہر ہے
کہ کوشش کرنا ہمارا ذمہ ہے اور اوسکا اثر
پڑنا نتایج سے تمتع حاصل ہونا ہمارے اختیار
مین نہین ہے اگر اپنا فرض ادا کردیا تو بڑا
کام کیا اور کوشش کی حد اپنی جان تک ہی
اگر کسینے یہ عہد کرلیا ہے کہ جان تک کی پروا
نہ کرینگے تو وہ کام ضرور ہوجائے گا اگر نہی
ہوگا تو وہ شخص اپنے فرض سے ادا ہوجائیگا
آپ اگر اپنے فرائض سے ادا ہونا چاہتی
ہین تو اپنے دلمین عہد کیجئے اور اوس عہد پر
مضبوط رہیے ورنہ بن کھیت بوئے ثمرے
کی امیدوار رہنا حمقا کا کام ہے ایک
کسان تک ایسی حماقت نہین کرتا۔ اگر
ایسا ہے تو خیر ورنہ یہ بہی ایک کھیل ہے
اس سے نہ کوئی نتیجہ نہ کوئی فائدہ منفعت
مین بدنام ہوتا ہے مین نے اپنی رائے
صحیح صحیح گذارش کی اب آپ کو اختیار ہے
جو حکم ہو اوسکی تعمیل مین ذرا فرق نہ ہوگا
یہ کہکر اپنی کرسی پر بیٹھ گئین۔

بزم آرا - مین آج اللہ کا کیا شکر ادا کرون
کہ میرا مکان کن پہولونکی بوباس سے
بس گیا ہے۔ قدرت کا غنچہ کہلا ہوا ہے
علم کا دریا بہتا ہے۔ اگر ہندوستان کا
ادبار اب بہی باقی رہے تو کمبختی کی نشانی
ہے۔ رانی صاحب علوم اصل مین ہند کے
تھے پہر سب کے ہوگئے۔ یہان تک کہ
یورپ نے بہی آپ ہی کے بزرگونسے
سیکہا۔ حکماء یونان بہی علم کو آپ ہی کے
ملک سے لے گئے۔ عربون نے بہی یہین
سے حاصل کیا۔ مصریونکو یہین سے کچھہ ملگیا
پہر جب ہندوستان کو مسلمانون نے فتح
کیا اوسوقت مین بہی جو بات تہی اب
نہین اور حیرت اسکی ہے کہ کسی بادشاہ
نے رعایا کو اتنی آزادی نہین دی جتنی
کہ انگریز دیتے ہین اور کوئی سلطنت
علم کو اتنا دوست نہین رکھتی جتنی کہ گورنمنٹ
رکھتی ہے پہر بہی علم کا اتنا کال ہے تو
ہمکو تعجب کے ساتہہ سخت رنج ہوتا ہے۔ میری
کیفیت سنئے کہ مین ایک امیر زادی ہوں
جب مین نے ہوش سنبہالا علم سے نفرت

تھی اماں جان نے اوستانی جی کے پاس
روانہ کیا چند روز پڑہنے سے چڑ ہو گئی
روتی و ہوتی پڑتی بہی تہی تو بہول بہول
جاتی تہی - پہر اباجان نے میری اور
میری چہوٹی بہن کے لئے ایک مدرسہ
بنایا - ننہی ننہی سہیلیاں اور خواصین علیبین
مقرر کئے - خود بہی مولویون سے پڑہ پڑہکر
ہمین پڑہاتے تھے - مگر وہی ڈہاک کے
تین پات - ایک دن خدا نے مجہکو ہدایت
کی جی لگا کر پڑہنے لگی تین برس کی محنت
سے عربی تحصیل کی - پس یہ تین برس
یون ہی جاتے ڈون ہی جاتے پہر کوئی
یون کیون نہ گذارے مگر حیرت ہے کہ
لوگون کو علم کے نام سے نفرت کیون ہے
خدا نے عقل وشعور دیا ہے پہر بہی بےعلم
جاہل مطلق بنے رہنا ایک عالم کی سختی
سستی سہنا چہیتیونکو اپنے پر وار دکر لینا
معلوم نہین کس مطلب سے ہے لوگ
انکو دیوانہ بنائین کوئی کہے حشرات الارض
کوئی کہے احمق آدمی ہین سب قبول ہے
بہیا کی بلا دور مگر ذرا توجہ نہ کرینگے

اگر ایسے ہی لوگ ہمارے ایسی ہی قوم ہے تو خدا
ہی حافظ ہے -

افسوس ہے انسان نہ ہو علم کا جویا
وہ مال ہے یہ صرف سے جو کم نہین ہوتا

ہمارے ہان کی کتابون مین ہدایہ
علم فقہ کی مستند اور ادق کتاب ہے
اور اسکے مصنف کے حال مین لکہتے ہین
کہ زمانہ طالب العلمی مین یہ بہت محنت
کرتے تھے مگر انکو علم نہ آتا تہا ہرچند
کوشش کرتے تھے مگر آسان آسان
باتین بہی سمجہہ مین نہ آتی تہین نہ یاد
رہتی تہین ایک دفعہ نا امید ہوکر چلے
گئے مگر پہر کچہہ سمجہکر مدرسے مین داخل
ہوئے دوسری دفعہ پہر روٹہکر نکل گئے
مگر لوگون نے سمجہا کر مدرسے مین داخل
کیا - تیسری دفعہ یہ بالکل مایوس
ہو گئے اور ٹہان لی ہم مفت اپنی
اوقات رائگان نہ کرینگے - علم ہمارے
حصے مین نہین - اب کی انکا گذر ایک
کنوئین پہ ہوا کیا دیکہتے ہین کہ نہارون

کے گھڑے جہان رکھے جاتے ہین اور
وہ جہان ان گھڑونکو ڈول سے پانی
بھرنے تک رکھتی ہین وہ ایک پتھر کی
چٹان ہے اور اوسپر گھڑون کے رکھنے
سے گڑھا پڑگیا ہے گھڑے کا جہان
بوجھہ پڑتا ہی اوس مقام پر نشان ہوگیا
ہے اونہون نے دیکھا تو متعجب ہوئے
غور کرنے لگے عقل نے رہبری کی اور
یہ بات سمجھائی کہ گڑھا اوس خفیف دباؤ
سے ہوا جو مدامی تہا اگر ایک مرتبہ
اسکے ہزار برابر وزن کی چیز بھی اوس
پتھر پر رکھدیجاتی تو اتنا گہرا گڑھا نہ پڑتا
بلکہ اس خفیف بوجھہ کو ہزار مرتبہ رکھنے
سے یہ گڑھا پڑگیا اس سے اونہون نے
یہ نصیحت لی کہ مداومت کو ایک مرتبہ پر
بہت زیادہ اثر بخشا گیا ہے پہر اونہون
نے خیال کیا اس سختی کے ساتھہ اسکے
جگر مین سوراخ پڑگیا میرا سینہ تو اسقدر
سخت نہیں پھر مجھکو کیون نہین علم آیا
اسکیلیے میرا سینہ علم سے متاثر نہین ہوا
غور کرتے کرتے اونہون نے یہ بات
معلوم کرلی کہ اسکا سبب میری عدم توجہ
اور عدم مواظبت ہی پہر اونہون نے
وطن طرف مراجعت کی۔ آئے اور
توجہ کامل کی چند ہی روز مین وہ علم
حاصل کیا کہ ایسی بڑی کتاب کے
مصنف ہوئے جو تحصیل کی کتاب ہے
اور جسکے سمجھنے کے لئے بہت علم چاہیے
اب آپ غور فرمائے کہ ہم جو محروم ہین
اسکا بھی ایک سبب ہی یا اور کچھہ مین
جہان تک نظر گذرتی ہون بے توجہی
کو پاتی ہون۔ گنڈے دار پڑہائی
وہ بھی اوپرے دل سے ہو تو کیا خاک
فائدہ ہوگا پہر ایسی بے توجہ نا سخن شنو
قوم کو دیکھتی ہون توجی چہوٹ جاتا ہے
پس ہماری فکرین بیکار ہین جی نہین
چاہتا کہ ایسی قوم کے پیچھے سر مارین مگر
جب دیکھتی ہون کہ آخر یہ بھی ہمارا فرض
ہے کہ ناکامی کے ساتھہ کامیابی کی
امید رکھین مگر ہونا بھی کچھہ نہین ہے
اگر آپ لوگ مکرر اجازت دیتی ہین
تو مین بھی ارادہ کرتی ہون ورنہ اس

تو م کو اللہ کے حوالہ کر دیتی ہون اور
اونکے حق مین انا للہ و انا الیہ راجعون
پڑہ دیتی ہون۔
فخر النسا ایک مرتبہ سعی کریجیے اسپر
بہی ناکامی ہو تو چہوڑ دیجیے یہ باتین
تو ہوا ہی کرینگی مگر یہ کہیے کہانا دانا
بہی کہائے گا یا نہین۔
بزم آرا (میم صاحب سے) پہلے ہی
مین نے اقرار لیا ہے آپ پہلین باتین
تناول فرمائین۔
میم۔ ہمکو عذر نہین مگر آپ نے دہوکے
مین اقرار کرالیا۔
بزم آرا۔ دہوکا کیسا آپ نے اقرار
کیا اور ہم نے الزام دیا۔ یہ باتین ہوکر
بزم آرا بیگم مہمانونکو دوسرے کمرے
مین لے گئین۔ لیڈیان جب دعوت
کے کمرے مین آئین دیکہا تو آنکہین
کہل گئین ایک طرف میز بچہا ہے دوسری
طرف دسترخوان چنا ہے۔ فخر النسا بیگم
نے یہ انتظام کیا تہا وہ بزم آرا بیگم
کے مزاج سے تو واقف تہین خیال
ہوا ایسا نہ ہو کوئی بات ناگوار طبع ہو
ہر قسم کا سامان نہایت تکلف سے رکہا
بزم آرا بیگم نے کہا۔ ہم تو لیڈیون کے
ساتہہ میز پر کہائین گے جنکو منظور ہو ہمارے
ساتہہ کہائے جسکا جی چاہے دسترخوان
پر جائے۔ اس فقرہ پر بعض بڑا نے
خیال والیون مین اندر ہی اندر ہنڈیا
پکنے لگی۔ نازنین بیگم نے کہا جو فعل
شریعت سے منع نہین ہم اوسمین مختار
ہین ہم تو میز پر کہائین گے اکثرون نے
انکی تقلید کی۔
سکندر بیگم۔ یہ پہلا ہی مرتبہ ہے
کہ ہم میز پر بیٹہے ہین۔
عالم آرا۔ شاید آپ کو چہری کانٹہ
سے کہانا نہین آتا۔ اور یہان کسکو آتا ہے
مگر مہمان کی خاطر داری ضرور ہے۔
مس میری۔ ہمکو اسکا خیال نہین
اگر آپ چہری کانٹے سے نہ کہا سکین
تو ہم ہرگز ہنس نہین سکتے۔
یہ باتین ہوکر دو گہنٹے تک حاضری کہائی
نہین۔ جب تین بجے مجلس قایم ہوئی

نزہت آرا بیگم نے لکچر دیا۔

لکچر نزہت آرا بیگم

میری پیاری بہنو مین اسوقت اپنے
کلام کو طول دیکر سمع خراشی نہین کرتی
اب مجھکو صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ
مین مہتممۂ انعقاد مجلس ہون اور یہ خدمت
مجلس قایم ہونے تک میرے متعلق
رہے گی اور یہ جھگڑا۔ کہ ایسی مجلس کی
ضرورت ہے یا نہین مجلس قایم ہونیکے
قبل طے ہوگا پس اوسکی ضرورت میرے
ذہن مین اسطرح ہے کہ جو ایسا کام کہ ہمارا
سرپرست اور وسیلۂ اتفاق ہو وہ
بہت ضروری ہے۔ اسکی مثال سوت
کے تارون سے ملتی ہے کہ سوت کا تار
اپنے آپ کوئی قوت نہین رکھتا مگر
جب ایک جا جمع کیا جاے اور بحکمت
سے بٹے تو اوسمین اتنی طاقت پیدا
ہوتی ہے کہ بڑے بڑے طاقتور
اوسکو توڑ نہین سکتے اسیطرح ہم لوگ بھی
سوت کے تار کی مانند کم طاقت اور
پریشان ہین جب ایک جا ہو جاینگے
اور ہمت تالیفیہ اوسی قاعدے پر جوش
ہوگی جس قاعدے سے جال رسی بنتا
ہے تو ہم مین ایسی طاقت پیدا ہو جاینگی
کہ اچھے اچھے طاقتور ہمارا مقابلہ
نہ کر سکین گے۔ حضرات الارض احمق
جاہل بانی فساد تو کوئی کیا کہہ سکتا ہے
کسی نگوڑے کو اتنی جرات نہ ہوگی کہ
آنکھ اوٹھا کر دیکھے۔ تم مین خود اتنی
قوت پیدا ہو جاےگی کہ جو بری نظر سے
دیکھے گا اوسکی آنکھین تلوون سے
مل ڈالوگی۔

بہنو غور کرو کہ ہم بیگمات عفت سمات
پردہ نشین گھونگٹ کی چار دیواری مین
بیٹھنے والیان کسطرح اتنی بے عزتی
قبول کر سکتی ہین کہ دور دراز کی وحشی
قوم غیر کفو نامحرمون مین ہمارا نام نہایت
حقارت سے لیا جاے ہمارے روزمرہ
کا کچا چٹھا اونکے روبرو رکھا جاے اور
وہ ہمارے عیوب نکالین ہنسین ٹھٹھے اڑائین

زبان درازیان کرین اور ہم چیدنی غیرت
مست مارے ٹکٹک دیدم ۔ دم نکشیدم
کے مصداق بنے گا لیان سنا کرین۔
بیوی! علم ایک ایسی چیز ہے کہ بہت
ڈھونڈوگی بھی تو اوسکا نظیر ہی نہ پاوگی
اور اوسکی تاہ ملی ہے نہ ملیگی۔ اور
اوسکی سی لذت کسی چیز مین نہین اوسکی
سی عزت کسی کام مین نہین ۔ دین اوس
سے ملتا ہے دنیا اوس سے بنتی ہے
اور ہماری قوم اوس سے محروم ہے
تو ہائے دل دکھے یا نہین پھر
دل دکھنے تو ایسا سوچے فریاد نہ ہووے
ہم چیخ رہے ہین چلا رہے ہین اور
کسیکے کان پر جون بھی نہین رینگتی تو
غصہ کیون نہ آئے تمام یورپ کی لیڈیان
ایشیا کے اکثر مہذب اقوام کی عورتین
علوم وفنون سے واقف ہین اور اونکے
پاس لاعلمی بہت بڑا عیب ہے ۔ پیدایش
کے روز سے ہی گھٹی پیا کئے ہین کہ
بغیر علم کے کسی کا گذارا نہین ۔ بن علم
کے شادی ہونے پائیگی ۔ ماں باپ

روٹی نہ دینگے ۔ دودہ بڑھاتے سے روز
سے تعلیم شروع کر دیگئی پھر بتائے
وہ بغیر علم کے رہ کیونکر سکین ۔ مادری
زبان کے سوا دس پانچ اور زبانون مین
بے بدل منشی ہوتی ہین علوم وفنون
مروجہ ملک کے سوا غیر قوم اور غیر ملک کے
علوم وفنون اس شوق اور تحقیق سے
سیکھتی ہین کہ گویا اپنے تھے چنانچہ
ایک ہماری میم صاحب ہین کہ ۔ انگریزی
فرانسیسی ۔ فارسی ۔ اردو زبانین جانتی
ہین ۔ ہندوون کی بھاشا پڑہ رہی ہین
ہر مذہب ہر قوم کے علوم مین اتنا دخل
دیتی ہین اور ہر بات کو اتنی صاف اور
واضح کر جاتی ہین کہ سنوگی تو حیرت ہوگی
اور اسباب کے سمجھا دینے کو یہ دلیل
کافی ہے کہ اب آئی ہین کہ تمہارے رسم
اور آئین پر بحث کرین ۔ غور کیجیے کہ یہ
کیا ہین اور انکی عمر کیا ہے خدا اچھا ہے
تو بیس برس کے اندر ہی اندر ہون
ابھی سے بڑے بڑونکے کان کاٹ رہی
ہین ۔

مس میری جی کو نہ دیکھو لوکہ اس چاردہ سالہ
نے کس فصیح عبارت مین اپنا یہ بیان
کیا ہے۔ کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہیجو
اور انہین پر کیا موقوف ہے اِن کے
ملک کی سب لیڈیان زیور فضل سے ایسی
آراستہ ہین کہ ساری کائنات اِن پر
فریفتہ ہے اِنکے ہزار صناعت کے
کافہ انام زلہ بردار ہین ان کے تلی تک
پڑھے لکھے ہین۔ ابھی ابھی آیا کو ملائے
کتا ہین رف رف پڑھجائے گی اور مطلب
تباویگی۔ یہ ایک قوم ہے اور ہم ایک
قوم ہین۔ ہم مین اون مین اتنا فرق
ہے کہ وہ آسمان ہین ہم زمین۔ وہ انسان
ہین ہم حیوان اور اسپر اترانا بغیر کسی شی کی
کے زبردستی نبتا تو نئی شان کا ظہور
ہے وہ کافر سہی مگر افعال تو مسلمانون
کے ہین۔ تم نے مسلمان ہو کر کیا بنا لیا
نہ دنیا تمہاری نہ دین سرخیل مسلمانان
روئے زمین فرماتے ہین اُطْلُبُوا الْعِلْمَ
وَلَوْكَانَ بِالصِّيْن اور تم اوستانی کے
ہر ایک جانا عار سمجھتی ہو وہ فرماتے ہین

آدمی جتنی زبانونکو سیکھے گا اوتنی مرتبہ آدمی
ہوگا اسکا مطلب صاف صاف ہے کہ جس
قوم کی بولی بولے گا اوس قوم مین ناطق
یعنی انسان کہلائے گا اور مجھکو یاد ہے
مین نے کسی جدید خیال والے کی تالیف
کی ہوئی کتاب مین دیکھا ہے کہ تمام
خوبیان زبان کی درستی اور عبور السنہ
پر موقوف ہین۔ فصاحت زبان ہی ایک
ایسی چیز ہے جس سے آدمی آدمی بن سکتا ہے
اور غیر زبانون مین عبور پیدا کرنا ہے ایک
ایسی عمدہ بات ہے جس سے عزت ملتی ہے
غیر ملک والون کی اچھی باتون سے کامیاب
ہو سکتی ہین۔ اور تم تو اوٹی پٹی پڑھی
ہوئی ہو جو سوجھتا ہے وہ اولٹا۔ پھر ایسی
خود پسندی کا کیا علاج ہے۔ اِن جہل
مرکب کے گرفتارون کی کیا کوئی بھی صورت
ہے اطبار روحانی یعنی علمار اخلاق بھی
اس بیماری سے عاجز ہین یہ بدخلقی تو
طبیعت ثانیہ بنکر گلے کا ہار ہے۔ خدا ہی
اِس بیماری سے نجات دے تو جان بچے
ورنہ اِس قوم کی کشتی ڈوبی اور اب

ڈدلی -
بیو یو طب روحانی یعنے علم اخلاق کی نیچیری
ہلدسے آرام مین ایسی خلل انداز ہے کہ
کبھی اوس بچی خوشی سے مسرور نہین ہونے
دیتی جسکے سُنئے مین ایک مدت سے ترس
رہی ہون - اخلاق کو رسوم سے بہت
لگاؤ ہے - کبھی کوئی خلق کسی رسم کا فرع
بنتا ہے - کبھی کوئی رسم کسی خلق کی اور
ان دونون کے پیوند سے معاشرت بنتی ہے
یہ پیوند اگر ضابطۂ عقل سے ہے تو ملکۂ عدالت
ہر قوة کی سورۃ کیفیت کو توڑ تاڑ کر ایک مساوی
حالت مین لاسکتا ہے اور وہ حالت مساوی
صراط سوی سے ملقب ہوکر اس راہ چلنے والو
کو منزل مقصود تک پہونچا دیتی ہے مدینہ
غیر فاضلہ کو فاضلہ بنا دیتی ہے پس کہان
ہے ایسا حکیم جو جوہر عقل کو کام مین لائے
اور دلی جوشون کو نہ بہت چل نکلنے دے
نہ بہت اندر گونڈے رکھے بلکہ ہر وقت
اور ہر ضرورت پر مواد مختلفہ کو اسکی مناسب
کیفیت سے مساوی السہام باہر کرے کہ
ساری کائنات بلکہ خود قانون قدرت چاہتا ہے
کہ اعجاز ہے اعجاز قدرت ہے قدرت مگر ایسے
لوگ بہت کم بلکہ نایاب ہین شمع لیکر ڈہونڈ وگی
بہی تو انکا پتا ملنا ہے نہ ملے گا - اگر کچہہ لوگ
اِس باغ کے خوشہ چین ہین تو یورپ مین
مگر خدائی یورپ کے حصّہ نہین بیدا
کی گئی فیضان ازلیہ یورپ پر تو موقوف
نہین ہوگیا آخر ہندوستان کا آسمان بہی
مینہ برساتا ہے ہندوستان کی زمین بہی
نباتات کو اگا دیتی ہے - ہندوستان کی
نسبت نزول نوازل سواہب الٰہیہ کا راستہ
تو نہین بند ہوگیا - قانون قدرت تو ہندوستان
کا ساتہہ نہین چہوڑ دیا پہر یورپ کے سر
ایسے کہان کے دو سینگ لگ گئے کہ
سارے عالم کو وہی وہ نظر آتے ہین
یورپین اسقدر اتراتے ہین کیا تم ان کے
مقابلہ مین اِن کلمات کو کبہی بہی نہین کہہ
سکتے کہ اے اہل یورپ اب نہ بہت
فخر کرو ہم سے نہ بہت اکڑو جس آسمان کے
تلے تم بستے ہو جس زمین پر تم رہتے ہو
ہم بہی وہین بستے ہین اوسی زمین پر
چلتے پہرتے ہین اب سنبہل رہو ہم بہی

اوسکے چوٹین بچاؤ سپر پیش کرو۔

نہ ہر جا سے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

اب تمہارا وقت گیا ہمارا زمانہ آیا۔ ع
دور مجنون گذشت نوبت ماست

ع اب مگر تمام کے تمھو میری باری آئی۔
کیا تم ایسا کہو گے تو کوئی تمہارے منہ آئے گا
اگر کوئی گستاخ تمہارے منہ چڑہا تو تم ہی اپنے
جوہر دکھاؤ اگر خوف ہو کہ مبادا وقت پر
پھنڈی پڑ جاؤ تو پہلے سے مصالح تیار کر لو
اٹھو کمر بن کس لو اب سے علوم مین ترقی
کرنے لگو۔ اب سے علم کو عمل کے ساتھہ
مقید کرو۔ عورت ہو مگر مردانہ ہمت کو کام
مین لاؤ جب تم ایسا کروگی تو قانون قدرت
ہمارا ہاتھہ بٹائے گا اہل وطن پیٹ ٹھونک
ٹھونک کر دل بڑہائین گے پھر چاندی ہی
واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا
بیویو علم اس لئے ہے کہ عمل کیا جائے تاثیرات
اشیا کا علم اوسوقت تک محض بیکار ہے
جسوقت تک اوسنے تمتع نہ ہو غلیان صفرا کے
وقت اسباب کا علم کہ سکنجبین صفرا کے
جوش کو توڑے گی کیا فائدہ دے گا
مگر اوسوقت مین کہ جب علم تاثیر سکنجبین عمل
سے مقید ہو یعنے سکنجبین کو استعمال مین لائین
پس مجرد علم محض بیکار ہے اور ایسے
ہزارون معلومات ہین جو حکماے متقدمین
پر منکشف ہوے مگر اونہون نے اوسپر
عمل نہ کیا اور سواد نتیجہ کو صورت تمتع
مین ظاہر ہونے نہ دیا پس یہ قصور
عمل کا ہے اس سب کا نتیجہ یہی ہے
کہ حکمت علمی کے ساتھہ حکمت عملی ہر قدم
پر کام مین لائی جاتے چنانچہ اس قاعدے
نے یورپ کی بڑی دستگیری کی اور
اسیکے بدولت اونہون نے ایسی ایسی
چیزین ایجاد کیا جس سے لاکھون کام
بننے لگے مثلاً کپڑا بننے کی کل ایجاد ہوئی
اور اس کل نے اتنا فائدہ دیا کہ ہر شخص کو
عمدہ عمدہ کپڑے آسان اور ارزان ملنے
لگے۔ چھاپنے کی کل نے گھر گھر علم کو عام
کیا۔

بیویو صناعت و دستکاری کو بھی انسان

کے رفع ضروریات مین معین بالذات کہنا مبالغہ نہین کیونکہ روپیہ جو کل مشکلات کو حل کرنے والا سمجہا گیا ہے اور حقیقت مین بالکل بے حقیقت چیز ہے وہ بالذات کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتا ہمکو حاجت ہو تو اشیا کی اور اشیا ہماری دستکاریون کے ہیأت مولفہ ہین پس اگر روپیہ مرتبہ مولفہ کا ثمن مقابل ہے تو ہے ہم اوسکے پیدا کرنے مین کیون زیادہ محنت کرین خود اون ہیأت کو کیون نہ ترکیب دےلین تا ہماری دستکاری اپنی حاجت کو مرتفع کر کے روپیہ کی دست نگر نہ بنا دے چنانچہ یوروپ نے صناعت و دستکاریکو کیا تو دولت اوسکے قدمون سے لگ گئی تمہارے ملک سے روپیہ بیسا جو تمہارے اعتقاد مین بقول کسی شاعر کے۔

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا
ستار عیوبی و قاضی الحاجاتے

حلال جملہ مشکلات بنا ہوا روز یکجا تہا۔ لوٹ لے گئے۔ اور کاغذ مسکوک تمہارے ہاتہون مین دیکر حسب طرح لڑکونکو چہنے دکہلا کر سمجہاتے ہین سمجہا یا نت نئی چیز لاتے ہین۔ آسے وقت ایسے دام تمہاتے ہین کہ تم اوسکو دیکہکر پیارا پیسا اور سیر نثار کرتے ہو یہانتک کہ تمنے اپنا روپیہ کہو دیا وہ روپیہ جو کل تک تمہارے ہاتہونکے پسینے سے میلا تہا آج یوروپ مین چمکتا دمکتا ہے پس صناعت و دستکاری کی ناقدری اس حد تک ہو چکی اب ہی سویرا ہے ہاتی سے لٹیگا تو کہان تک یہ ہندوستان ہے اسکو کوئی کہان تک لوٹے گا۔ اب ہی بہت جواہر زر و ابہرا کے ہزار و پیہ مینا یسے پوشیدہ ہین جسکو یورپ نہین جانتا خدارا اب ہوشیار ہو جاؤ کہوئی ہوئی حکمت کو ڈہونڈو بہولی ہوئی باتون کو یاد کرو گئی گذری ہوئی دولت کا پتہ لگاؤ۔ ہان میری پیاری بہنو تمکو خدا کا واسطہ اب زیادہ بیخبری کی نہ لینا اپنے سے غیرون کو ہرگز وہ موقع نہ دینا کہ ہمپر طعنہ کرین یہ کم ہمتیان کب تک جانتے ہی وہ اور سیر لاحول پڑہو شریفون کی اولوالعزمیونکو

کام مین لاؤ اگر میری اس تقریر کو رد کر سکتی ہو تو کرو ورنہ ممکن نہین کہ مین تمہارے لطائف الحیل رو بہ بازیون گیدڑ بھبکیون مین آجاون مین ایک نہ مانونگی اپنے امکان تک بےباک ایسے کام کرونگی کہ میرا ارادہ میرا سچا ہوا منصوبہ پیدا ہو آپ لوگون نے قسم کر لیا اونچی اونچی گھڑ سواریون غیر ملک کی لیڈیون کے روبرو عہد کیا ہاتہہ پر ہاتہہ مارے اب کہان جا سکتی ہو کچہہ کی لاج رکھلو۔ تلون خود رائی پر لاحول پڑہو۔ ہر بات کو سمجہہ بوجہکر چار کی راے سے کیا کرو۔ اپنے مردونکو دق نہ ہونے دو اپنے ساتہہ اونکی زندگی تلخ نہ کرو اونکو بھی بدنام مت کرو۔ اور جب تم ایسی مستقل ہو جاؤگی تو میرا ارادہ ہے کہ عورتون کیطرف سے مردون کیخدمت مین ایک اقرار ہوگا کہ اب ہم تو ویسے ہی بدل چکے لو اقرار کرتے ہین سب خیالات دور کرو دیکھئے اب آپ ذرا خبر لیجئے اونکو خراب ہی نخوا ہی
ہماری دیکھا دیکھی کرنا پڑیگا۔ پس معذون فریق کا جوش ایسا کار نمایان کر دکھائیگا کہ آئے دن طعنہ دینے والے زبان دراز بنے ہوئے بغلین بجانے لگین گے۔ وما توفیقی الا باللہ

نصیحت کردمت بگیر تو دانی
فان الدین عند اللہ واقع

میم سبحان اللہ سبحان اللہ آپ نے کیا عمدہ تقریر کی ہے دلکو ہلانے والی رگ حمیت کو جنبش دینے والی پر تاثیر تقریر ہے کہ دل ہی جانتا ہے ہم ہرگز نہین سمجھتے تھے کہ ہندوستان کی لیڈیان اس درجہ طلیق اللسان بلیغ البیان ہونگی اپنے ایسی مسلسل تقریر کی ہے کہ بایدو شاید۔ یہ معلوم ہوتا تہا کہ موتی جھڑتے ہین۔ مین سچ کہتی ہون کہ آپ اگر اس تقریر کو چھپا دین تو مین اس مضمون کو دو سو روپیہ انعام دیتی۔
مس میری ہم سنتے تھے کہ ہندوستانی بالکل اجڑ نالایق گنوار ہین مگر جیسا

آنے کا اتفاق ہوا دیکھا تو وہ بات غلط
نکلی مگر پھر بھی ہم سمجھتے تھے کہ ایسے پھوہڑ دنیا
یوروپ ہی کا حصہ ہے اردو زبان نہ خود
اسباب کی متکفل ہو نہ ہندی بیچارے
اوسکو ترقی دیتے ہین مگر آپ نے ثابت
کر دیا کہ یہ سب باتین جھوٹی تھین - مین آج
پایا ہے اس امر مین گفتگو کرونگی اور اوسکا
جو کچھ نتیجہ ہوگا گذارش کرونگی -

نازنین بیگم واہ بزم آرا بیگم کیا کہنا ہے
آپ کی لیاقت کے جھنڈے گڑے ہین
آج کل آپنے ہم ہندوستانیون کی بات
رکھہ لی -

بزم آرا بیگم نے شکریہ ادا کیا - پھر فخر النسا بیگم
کھڑی ہوئین -

لکچر فخر النسا بیگم

اثر تو لوٹ لیا بات بات سنے تیری
رہا نہ کچھ بھی میرے عرض مدعا کیلئے

اب ہم کچھ کہین تو کہین کیا مگر اب مختصر

شرم کا استعمال ایک لغو حرکت ہے ؟
کس شنود یا نشنود من گفتگوی میکنم

سب جانتے ہین کہ کڑوی اور بدبو دوا
بیمار کے حلق سے اوتر ہی نہین سکتی اور
طبیعت قبول ہی نہین کر سکتی مجبوری
سے حلق کے نیچے اوترتی بھی ہے تو
استفراغ ہوجاتا ہے - اگر حلق سے
اوتری استفراغ بھی نہ ہوا تو یہ کڑوی
بدبودار دوا اپنا اثر ضرور کر دکھاتی ہے
بشرطیکہ کوئی مانع تاثیر نہ ہو اور از جملہ
موانع تاثیرات آب و ہوائے ملک
ہے کسی ملک مین کوئی دوا زیادہ مفید
ہوتی ہے کسی ملک مین زیادہ مضر اور
بیمار پر کئی طرح کے مصائب واقع ہوتے
ہین -

(۱) بیماری کی صعوبت -
(۲) دوا کی تکلیف -
(۳) پرہیز کی سختی

یہ تو طب جسمانی کے قاعدے ہین طب روحانی
کا طریق معالجہ طب جسمانی کے بالکل مطابق
ہے اس امر مین [illegible]

منسلبق ہے - سخن ناشنوی ایک بیماری
سے متعلق بطبیب روحانی - حکیم روحانی
اسکے علاج مین سبب مرض کو دریافت
کریگا تو یہی بات ملیگی - کہ طبع بیمار مین
سخن نافع کی کمی ہے اور علاج شروع
کریگا دوا سے سخن کو تلخی اور بدبوے
نصیحت سے جو بالخاصہ دوا سے نافع
ہے آمیزش دیگا اور

مصرع
کہ دارو ے تلخ است دفع مرض

کہتا ہوا دوا سے نصیحت کی کڑوی منہ
سے لگائیگا - دروازہ گوش سے
اس شاہد رعنا سے طمع بصورت زبون
کو جلوہ گر کریگا تو ایسا بیمار اس دوا سے
دور بہاگیگا - اگر زبردستی پی بہی لیگا
تو طبیعت قبول نہ کریگی - طبیعت بہی
قبول کرلیگی تو ملک کی آب و ہوا راس
نہ آئیگی جب یہ سب باتین ہوجائینگی
آب و ہوا بہی راس آئے گی - تو
دوا ضرور اثر دکہائے گی اور بیمار اچہا
ہوجائیگا -

اب اس تمہید سے تقدیم کرکے یہ گزارش
کرتی ہون کہ ہندوستانی روحانی بیماریون
مین سراپا ملو ہین - انکو اطبا روحانی
کی بہت ضرورت ہے خصوص مرض ناسخن شنوی
جو راس کل سو ہے بدرجہ غایت
اس ملک مین وبائے عام کیطرح بلائے
سبلے درمان بنکر آسنڈ آیا ہے - مگر اسبات
کے جاننے پر بہی لکل داءٍ دواءٍ الا
الهرم کوئی بہی علاج کیطرف متوجہ نہین
ہوتا - بلکہ عادت ایک ایسی طبیعت ثانیہ
بنگئی ہے کہ یہ بیماری موافق طبیعت ہوگئی
ہے جیسے ایک حدیث مین آیا ہے کہ
جب دوزخیون سے کہا جائیگا کہ جہنم سے
نکلو تو وہ راضی نہ ہونگے - اور نفس مین
جہان ہزارون برائیان ہین وہان ایک
ایسی خوبی رکہی ہے کہ سب برائیون پر
حاوی ہے وہ خوبی کیا ہے عادت ہر
جس بات کی عادت کرو جس امر پر بہی
لگاؤ نفس اوسکو بطیب خاطر قبول کرتا
ہے اور وہی کیفیت پیدا کرلیتا ہے
اور بسبب اوسکی موافقت اور کمال
ہمنشینی کی سب تلخیو نکو راحت سمجھکر اوسی

زنگ سے رنگ جاتا ہے جس رنگ کی
نفس نے عادت کی ہے چنانچہ اس
کڑوی بدبو دوا کو پی ہی جاتا ہے
تو طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی ۔
قبول ہی کرلیتی ہے تو یہ بیماری دبا
نکر آب و ہوا تو بگاڑ چکی ہے لمیریا تو
ہو چکی ہے یہ بگڑی ہوا مانع تاثیر ہوکر
دار وسے نصیحت کو اپنی خاصیات
مین کامیاب ہونے نہین دیتی یہ
حال ہے ہمارے ہندوستان کا
اور دوسرے ملکون مین نہ ایسی ہوا
بدلی ہے نہ ایسی وبا آئی ہے اطبار
کو نہ دوا پلانے کی ضرورت ہے نہ
پینے مین کسیکو انکار ۔ دوا کی بدمزگی
بیمار کی زبان پر اتنی بدطعم نہین گذرتی
نہ پینے والے ایسے کم فہم ہین کہ نافع
وضار کو سمجھ نہ سکین نہ متلی ہوتی ہی
نہ دوا اونکی تاثیر بخشی ہے نہ بیمار بیمار
پڑا رہتا ہے ۔ بلکہ یہ سب باتین قوت
مناسب پر ہوتی ہین اور بدل ما تحلل
ہوکر فوائد قانون قدرت سے مستفید
کرتی ہین بخلاف ہمارے ہندوستان کے
کہ اِن مین سے کوئی ایسی بات نہین
اب تباہئ رنج کیون نہ ہو رنج تو سدا کا
ہے ۔ رنج کو کہین لینے جانا ہے وہ تو ہماری
گھٹی مین پڑا ہوا ہے

حاصل ہر غذا سے رنج جگر ہر غذائے رنج
پیدا کیا ہے مجکو خدا نے برائے رنج

یون تو دنیا مین سب رنج اوٹھانے کیلیے
آئے ہین مگر ہمارا رنج نرالا رنج اور ہمارا
غم انوکھا غم ہے ۔ غم تو کھاتے ہین مگر اس
رنج کا غم نہین کھاتے ۔ تا تدبیر دفع رنج مین
کوشش کیجائے ۔ ہم اپنی ہمجولیون مین بھی
کسیکو نہین پاتے کہ جسنے ہی اس غم کا
توتا پالا ہو ۔ ہموطن تو پھر گنوار ہی ہین
اور مین چاہتی ہون تو یہی کہ ہمارے ملک
والیان دفع دشمن کا خیال کرین ۔ سخن ناشنوی
کی مہلک بیماری کو جو وباءِ عام کیطرح ہمپر
ٹوٹ پڑی ہے دفع کرنے کی فکر کرین ۔
اور داروئے نصیحت سے اوسکا علاج فرمائین
اپنی روح کو اس روگ سے پاک کر دکھائین

اور اوسکی تدبیر یہی ہے کہ ایک جلسہ نصیحت
قایم کیا جاے تا اوس مجمع مین ہم سب ہمجولیان
اوسکے اجزا بنکر ایک دوسرے کو نصیحت
و پند کرتے رہین - اور تاثیر نصیحت کی
امیدواری مین کوشش کا پہاڑ اوٹہائین
تو عجب نہین اس وبا کو بہگا دین - کیا
تم مین ایک بہی ایسا نہین جو ایسا ارادہ کرے
بس اب زیادہ نہ کہونگی -

حافظا گرت ز پند حکیمان ملالت ست
کوتاہ کنیم قصہ کہ عمرت دراز باد

نسیم آرا بیگم واہ واہ کیا اچہی
تقریر ہے مگر چپ کیون ہوگئین کہتے
کہتے تم چپ ہوگئین ہم سمجہے عین کربلا
مین غلا لگا تمہاری تقریر ہم کو از خود رفتہ
کرگئی تہی اب باقی مضمون سنائیے -

فخر النسا - اب باقی کیا رہا ہے جسکو
سناؤن یہی ہماری طبیعت تہی بس
اب کیا شام تک بکتی چلی ہی جاؤن گی
میرا مضمون ہی اسپیچ ختم ہوگیا اب اور
کوئی بیگم صاحب تقریر کرین اور ہم مستفید
ہون - شہزادی بدیع الزمانی بیگم کہڑی
ہوگئین اور کہا -

لکچر شہزادی بدیع الزمانی بیگم

گو مجہکو اتنی لیاقت نہین کہ ایسی ذی لیاقت
بیگمون کے روبرو زبان کہول سکون
مگر ایسے انکسار کو بہی مین ویسا ہی ہیچ
سمجہتی ہون جیسے کہ فخر النسا بیگم نے شرم
کو سمجہا تہا - آخر کچہہ کہنا ضرور ہے تو مین
بے باک کہونگی کہ رسوم ہندوستان
کی حکمت آجتک میری سمجہہ مین نہین
آئی گو اسبارے مین مین نے بہت فکر
کی مگر اسکے سبب خاص کا پتا نہ لگا اور
چونکہ مجہپر ایک سانحہ ہوچکا ہے جسکے صدمہ
نے مجہے انتہا بیچین کیا ہے اسلیئے
مجہکو سب سے زیادہ اصرار ہے کہ اسکی
حکمت کو پاؤن اور اوس عمارت کو بنیاد
سے ڈہاؤن مگر اب اوس سارے قصے کو
بیان کرنا غیر ضروری سمجہتی ہون بہرکیف
پوری تقریر کرنے پر آمادہ نہین ہون اب

صرف مجھکو اتنا کہنا ہے کہ بیگمات عصمت
ان رسوم کے باطل کرنے مین سعی
کرین جس سے جو ہو سکے دریغ نہ فرمائین
اور مجھکو اپنا پیرو سمجھین ۔

دُر دانہ بیگم واہ بیگم صاحب واہ
مین آپ کو اتنا نہین سمجھتی تھی آج آپنے
اپنی شہزادگی دکھا دی ۔

بزم آرا بیگم ۔ شہزادی صاحب نے
تو بہت اچھی تقریر کی ۔ اور مین بھی داد
دیتی ہون مگر آپ نے جو یہ فرمایا کہ ہم
اتنا نہین سمجھتے تھے اس سے مجھکو کسیقدر
اختلاف ہوا ہے آخر آپ انسان کو
سمجھتے کیا ہین ۔ یہ انسان وہ انسان
ہے جو جملہ ذرات عالم کی سیر کر آیا
ہے ہر شے کے رگ و ریشہ مین گھسکر
سب کی معرفت حاصل کی ہے اور سارے
مواد ساتھہ لایا ہے عدم سے جب
میدان وجود مین قدم رکھا ۔ اپنی ذات
کو دو حصون پر تقسیم کیا جوہر و عرض عرض
مین ہزارون رنگ بدلے کیفیات
ہر قسم سے تکییف ہوا قایم بالغیر ہوکر
ہزارون مزے لوٹا جوہر قایم بالذات
بنکر مادہ کو چار قسم پر بانٹا پھر مادہ کو صورت
ملی تین موالید مین ظاہر ہوا سنگ صامت
بنا جماد کہلایا بڑہکر نمو کرنے لگا نامی
لقب پایا پھر آگے قدم بڑہایا پاتہہ پاؤن
نکالے اپنے ارادے سے حرکت کرنے
لگا حیوان بنا حیوانیت سے لمبی تان گیا
انسان بنا فصل ناطق سے تمیز جدید
عقلی پیدا کی اگر اب بھی اسکے دیکھے
دکھائے معاملات بے ساختہ دل سے
نہ نکلین تو کب نکلین گے معراج و مراتب
تو رتبہ انسانیت پر ختم ہوگیا ہے انسان
ہوکر بھی حیوان کسطرح بنے گا ۔ حیوان
بنکر بھی نامی کیونکر ہو سکے گا گو پچھلے
پاؤن چلنا ضرور ہے

اپنی ہی سیر کرنے ہم جلوہ گر ہوئے تھے
اس امر کو و لیکن معدود جانتے ہین

مگر وہ اور بات ہے یہ بھری پُری روبرو گھڑی
ہے پڑہی لکھی نہین اسکو اتنی تمیز
بھی نہین کہ ہمارا پیغام ہمارے جیسے
لفظون مین ادا کرسکے مگر حقیقت مین اُسنے

ایسا مادہ اب اسمین موجود ہے کہ یہ ذرا اوسکو حرکت دے تو لاکھون باتین منہ سے اوگل پڑین۔ کر ورن چند ید سانحات حکمت آمیز واقعات کو بیان کرے مگر کرے کون رونا ہے تو اسکا ہے اور ہے کیا ہم شکوہ کرتے ہین تو کس بات کا۔ اب تباتے شہزادی بیگم سنے یہہ کہا تو تعجب کی کون بات ہے مگر شہزادی بیگم اپنے دلمین اسبات کا ملال کرین مین نے اسوقت ایک حکمت کا مسئلہ بیان کیا ہے تو ہین کا اسمین ذرا لگاؤ نہین اور اسوقت کے نظر کرتے یہ ضرور کہونگی کہ ہماری شہزادی بہت ذکی۔ فہیم۔ ذی علم۔ خوش تقریر ہین ہیم صاحب استادہ ہوکر یون کہنے لگین۔

لکچر مسز تھامسن

گو میری داستان بہت طول وطویل شنیدان کی آفت ہے مگر مختصر طور پر ضرور کہونگی۔

> نالہ خواہم کہ بطرز دگر ایجاد کنم
> دست دل گیرم ودرکوئی تو فریاد کنم

ایک جنٹلمین سیاح کا بیان ہے کہ مینا تو سیاح ہی ہون اقطار عالم مین پھرنا وہان کی حالت دریافت کرنا میرا کام ہی ہے بلکہ یون کہئے کہ سارے عالم کے واقعات میری سوانح عمری ہین یورپ افریقہ۔ امریکہ۔ کی سیر سے جب مین نے فراغت پائی ایشیا کی باری آئی یہ تبراعظم امریکہ سے بڑا ہے اسمین مختلف اقوام کی بود وباش ہے یہان مذاہب ورسوم موررو لح کے ہمعہد ہین اور مملکت ہند جسکا چرچا عالم مین ہے اسکا ایک خطہ ہے مگر یہان کے انوکھے عجائب قدرت کے سنئے وفحات کویا دولا سکتے ہین۔ افریقہ وحشیون کا مسکن ہے وہان تو نادرات ہوا ہی چاہین عجب تو اسکا ہے کہ یہان کے نیم وحشی نیٹو بھی اوسسے کچھہ کم نہین چلتے چلتے ایک مقام پر پہونچا

کوہسار سبزہ زار کی بہار نے تشکرم
سے اوترنے پر مجبور کر دیا درختان بیحد
کا جو بن لوٹتا دیکھتا بھالتا ہر طرف نظر
ڈالتا چلا جاتا تھا یکایک میری نظر ایک
ایسی مقبول صورت پر پڑی کہ غش آنے
لگا یہ لق و دق بیابان جہان عمرانات
کی بو تک مشام جان مین کسطرح
آ نہین سکتی آدم زاد کا گذر کیونکر ہوسکتا ہے۔
خیال ہوا نظر تو خطا نہین کرتی اسکے
کے عقیدون کے موافق کوئی پریزاد
تو راجہ اندر کے اکھاڑے سے نہین آیا
ان خیالات سے اپنے جی کو غلطان پیچان
ڈالتا ہوا اوسکے قریب گیا تو کیا دیکھتا
ہون کہ ایک جوان رعنا بلند بالا رشک
حسینان جہان رو کش حوریان جنان
آنکھین بند کئے کسی خیال مین ایسا
مست و مدہوش دین و دنیا فراموش
ہے کہ اوسکو اصلا کسی چیز سے واسطہ
ہی نہین جب کچھ توقف کیا تو کیا دیکھتا
ہون کہ کبھی کبھی ہچکی لیتا ہے اور پیہم
وہم ہوتا ہے میرا فرض تحقیقات ہر گز

سرو قد نہ دیتا تھا کہ سبب دریافت کئے
بغیر بیچارون اور انسانی ہمدردی آڑ سے
ہاتھون لیتی تھی کہ ایسے ہی تو آپ بڑے
جہانگرد اور حاجت روائے عالم ہین جو
بیمار جان بلب کی خبرگیری سے بیٹھے
ہوئے جاتے ہین قدم آگے بڑھایا اور
یون کہا کہ اے جوان رعنا تو کون ہے
اور اس جنگل مین جہان پرندہ بھی عنقا
ہے اور روح حیوانی بھی کبھی اس ویرانے
مین سیر کرنے نہین آئی کیونکر آیا۔

خاک بھی سر پہ ڈالنے کو نہین
کس خرابی مین ہم ہوئے آباد

صدائے برنخواست یعنی پھر آواز
بلند کہا کہ شاید بہرا ہے مگر مطلق سنتا
اب مین سنے نشا۔ نہ ہلا یا۔ ہلانا تھا
کہ گرا۔ گرا تو بیہوش۔ ہوش جاتے
رہے تشکرم کو روک کر پینے کا گل
سے پانی لیا چھینٹے دیئے تو آنکھ
کھولدی مگر وہ لون آنکھین لہو کی
بوٹیان بنی ہوئی خونناب فشان تھین

جلا دل سوز غم سے بعد سوز اشکو نمین تھی ہی
گر حسرت سر مژگان نکل آئی ہے خون ہو کر

اور طاقت ایسی سلب تہی کہ حرکت کر سکتا
تہا نہ بات ۔ مینے اپنا بستر طلب
کیا اور بدقت اوسپر لٹایا ۔ مرغ ساتہہ تہی
باورچی سے کہا بہت جلد شوربا طیار
کرو جب تک شوربا آئے نان پاؤ
کا مغز پانی مین گھولکر چوانے لگا ۔ تہوڑی
دیر کے بعد نبض متحرک ہوئی گلگلایا ۔
مینے کہا اے مرد خدا مین ایک تیرا ہمجنس
ہون آنکھین کھول کچھہ بول سکتا ہے
تو بول اپنا حال بتا اگر مجھہ سے بن پڑیگی
تو تا امکان کوشش کرونگا اور ذرا اپنے
دل کو ڈہارس دے مین سمجھتا ہون تجھکو
کسی غم نے انتہا سے زیادہ بے چین
کیا ہے ۔ اب سمجھہ لے کہ کوئی مشکل ایسی نہین
جو حل نہین ہو سکتی اور کوئی درد نہین
جسکی دوا نہین ۔ یہ تشفی آمیز کلمات اوسکے
دل کو تشفی بخشتے تھے ۔ اشارہ کیا ۔ جسکے
معنی یہ تھے کہ ذرا توقف کرو مین سب
حال کہونگا ۔ مین خاموش بیٹھا پنکھا
جھلنے لگا ۔ اتنے مین باورچی شوربا
لایا ۔ مین نے کپڑا شوربے مین تر
کرکے چوایا ۔ چند ہی قطرے حلق کے
نیچے گئے ہونگے کہ اوس نیم جان نے
آنکھین کھولدین ۔ اشارہ سے شکریہ
ادا کیا ۔ مگر اوسکی حالت اپنی بے صوت
آواز سے کہہ رہی تہی ۔

ہماری ناتوانی جامع اضداد ہے گویا
گران ہین دوست کے دلپر سبک ہین چشم دشمن مین

اوسوقت مجھکو یاد آیا کہ میرے بکس مین
ایک ایسا عرق ہی ہے جو ایسے بیمار کو
سودمند ہو ۔ بکس منگواکر اوس عرق
کو نکالا اور شوربے مین ملاکر چند قطرے
چوائے بہت کم عرصے مین دوا نے
اپنی تاثیر دکہائی پہر مینے چند قطرے
پلائے ۔ تیسری دفعہ ہی چند قطرے
حلق مین ٹپکائے تو اتنی طاقت پیدا
ہو گئی کہ وہ جوان اوٹہکر تکیہ سے لگ
بیٹھا ۔ سب سے پہلا کلام جو اوسکے

منہ سے نکلا یہ شعر تہا۔

زمرگ ہیچ ندارم و لے ازان ترسم
کہ من بمیرم و تو جان دیگران باشی

پہر میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اے پیر برگزیدہ کائنات تمہارا رتبہ خضر سے کم نہین تمنے میرے ساتہہ وہ کیا جو روح تن کے ساتہہ کرتی ہے مگر مین بجائے شکر شکایت ہی کرونگا کہ ناحق آپنے تکلیف اوٹہائی اور مجہکو بہی گرفتار آلام کیا۔ کاش یہ گہنٹہ دو گہنٹہ کا مہمان یونہی پڑا رہتا اور تمہارا گذر اس مقام پر نہ ہوتا۔ یا مین تم کو نظر نہ آتا یا تم دیکہہ کر چلے جاتے تو بہتر تہا۔ کہ جان نکل جاتی۔ اس مصیبت سے رہائی ملتی۔

انتظار نفس بازپسین ہے ہم کو۔
سر منزل ہون مگر دوری منزل ہو وہی

سچ ہے نیکی بہی کسیوقت بد تاثیر بخشتی ہی ہمدردی بہی کبہی بیدرد ہو کر دکہہ دیتی ہے۔ ہائے افسوس اب مین کیا کرون

کہان جاؤن کس سے کہون دنیا مین کوئی ایسا نہین جو میرے درد کا علاج کرے

کس سے محرومی قسمت کی شکایت کیجیے۔
ہمنے چاہا تہا کہ مرجائین سو وہ بہی نہوا

عزیزون قریبون کا ساتہہ چہوڑا یہان بہی راہ چلتے میری جان کے گاہک نکلے ہر جگہہ اوسی زندگی کے خواہان ہین جسکو مین بلائے مرگ سے بدتر سمجہتا ہون

اے اجل آ مگے شب تب کہانتک انتظار
ورنہ تیری آرزو بہی آج مرجانے کو ہے

مگر۔

زمرگ ہیچ ندارم و لے ازان ترسم
کہ من بمیرم و تو جان دیگران باشی

یہ کہتا جاتا تہا اور روتا جاتا تہا۔

یہ کون پہوٹ کے رویا کہ درد کی آواز
رچی ہوئی جو پہاڑونکے آبشار مین ہو

اشک اضطراب فرقت کی جہڑی لگی ہی

ایشیا کی خیالات مین ہم نے کانون سنا تھا کہ خون آنکھون سے بہتا ہے اب خود ہمنے اپنی آنکھون دیکھ لیا۔ خون تو نہین بہتا تھا مگر آنکھین خون کبوتر کی طرح سرخ تھین اور قطرات اشک اوسمین ایسے نظر آتے تھے کہ خون کے قطرے ہین یا انار واسنے ہین کہ ایسے جوان رعنا سہی بالا کی نرگس چشم سے دیکھنے والونکے دل کو ہلاتے ہوئے گر رہے ہین

یون خون دل سے ہر سر اشکون کا تار سرخ
یک رنگ عطر سے لہو کی ہو دیار سرخ

لو خون ہوگئے اور زیادہ ہوا عزیز
آنکھون مین مسکن دل خانہ خراب ہے

گو مین جری آدمی اور ضبط مین مشہور ہون اور ساری عمر سوانح عالم کو دیکھتا دیکھتا پتھر کا سا کلیجہ بنا لیا ہے ۔ مگر اوسکی کیفیت نے مجھے سخت دل کو بہی بیچین کر دیا جی بھر آیا رونے لگا جب اوسنے دیکھا کہ جنون بہی ہشمر یک گریہ ہون گئے

کہ اے پیر تو کیون رویا میرے رونیکا تعجب نہین مگر تیرے رونے کا سبب کیا ہے ۔

میرے رونے پہ جو رویا آدمی فہمیدہ ہے
ناصح عاقل پرانا گرگ باران دیدہ ہے

مین ۔ خیر مین رویا ۔ رویا مگر آپ اپنا حال بتائین ؟

در مان ہے کہ درد لا دوا ہے

مین بہی تو سنون بن پڑے تو دوڑ دہوپ کرون ۔

چرا صحرائی و صحرا نوردے
چنین چون سر بسر اندوہ و دردی

بہ پیش آمد ترا و حال چون است
اگر صحرا نوردی از جنون است

جدا چون گشتی از یاران غمخوار
چرائی ہمچو مجنون سر بکہسار

جوان - ابھی آپ نے جوش مین
لانے کی کوشش کی تو کیا بنا لیا
اب کرو گے تو کیا مل جائے گا -
میان صاحب آپ میرے محسن ہین عمر بھر
آپ کا احسان نہ بھولون گا آپ تشریف
لیجائیے مجھکو زیادہ پریشان نہ کیجئے

عرفی اصلاح پریشانیم از یاد ببر
کانچہ اقبال بود پیش تو ادبار من است

خدا را اب بہت نہ ستائیے چلتا دھندا
کیجئے - اس پھیر مین نہ پڑیئے کہ سوائے
رنج کے کچھ نہین ملے گا - مجھ بے جان
کو سکتا ہی چھوڑ جائیے کیونکہ یہ میری
حالت کچھ نئی نہین کہ دوا کی خواہشمند
ہو بلکہ پیدا ہی اس مصیبت کے لئے
ہوا ہون ہر ساعت مرتا ہون ہر ساعت
زندہ ہوتا ہون بلکہ میری موت خود
میرے ساتھ پیدا ہوئی ہے -

مین یہ ہرگز ہو نہین سکتا - کبھی بھی ایسا
ہوا ہے جو اب ہوگا - جب تک اپنا حال
نہ کہینگے جگہ سے تو ہلون گا نہین -
جوان ٥

وادی ہستی مین آتے ہی عدم کی راہ لی
ساتھ اپنے توسن عمر روان پیدا ہوا

جبکا ہم آسرا لگائے بیٹھے تھے جسکے لئے
جیتے تھے وہ کیسا ہو گیا - اب رہا
کیا ہے

آتش نہ پوچھ حال تو مجھ درد مند کا
سینے مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا

نہالی را بآب دیدہ خویش
بہ پروردم کہ بارے خواہد آورد
بوقت گل گل دیگر شگفتہ
بوقت بار بار خاطر آورد

تند آپ مجھ غریب پہ کرم کرین اور
اس چھین جھپٹ مین نہ پڑین - میری
کہانی سنئے گا تو ہرگز خوش نہ ہونگیا

ہین وہ چاہے رنج ہو یا جان جائے مگر مین ہرگز ہرگز یہان سے قدم اوٹھا نہین سکتا۔	آخر لاعلاج ہوکر اس جنگل مین جانے کتنے دن سے بے آب و دانہ پڑا ہون مگر جان نہین نکلتی۔
جوان۔ بہائی جان میرا درد لادوا اسی علاج کے قابل ہے کہ مر جاؤن سب علاج کرچکا تمام حکیمون کی دوا کہاچکا کوئی دوا فائدہ نہین دیتی کسی علاج سے صحت نہین ملتی۔	مرتے ہین آرزو مین مرنے کی موت آتی ہے پر نہین آتی
	کسکی خوشی کہان کا عیش۔
کونسی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا جنے کیا کیا نہ کیا اپنے سنبھلنے کیلئے	بیچارہ عافیت کہ زدی تا بریدہ ام عمرش بجستن خبر من گذشتہ است
مگر سب بے کار اپنے درد کو درمان سے بالکل بے نصیب پایا بلکہ درد و دوا دو دونون کو ہیچ دیکہا۔	کسی بھیڑئے کو بہی یہ توفیق نہین ہوئی کہ اوٹھالے جائے۔ کسی شیر کو بہی یہ نہین سوجہتی کہ اپنی غذا تلاش کرتا اور ہر منزل آئے۔ سانپ بہی اس جنگل مین پائے نہین جاتے۔ اژدہا بہی کشش نہین کرتا کہ اوسکے پیٹ مین سما جاؤن۔ بجلی بہی نہین گرتی کہ جل جاؤن پہاڑ کا ایک پتھر بہی نہین گرتا کہ دب جاؤن آسمان اتنا نہین نزدیک ہے کہ پٹر پچاؤن
خیال اجل سے تسلی کرون وہ طاقت بہی جان حزین ہوچکی	
قلق کشتہ سخت جانی ہے پھر امید اجل آفرین ہوچکی	

زمین شق نہین ہوتی کہ سما جاؤن۔ اپنے ہاتھہ پاؤن ہی مین اتنی طاقت نہین کہ مار کر مرون۔ زبان مین اتنی تاثیر نہین کہ اپنے مرنے کی دعا کرون اور قبول ہو جائے قسمت نے سب کام ہمارے خلاف کئے

موت مانگون تو رہی آرزوے خواب مجھے
ڈوبنے جاؤن تو دریا ملے پایاب مجھے

میری حالت پر جسقدر افسوس کرو بجا ہے

شوریدگی کے ہاتھہ سے ہے سر وبال دوش
صحرا مین اے خدا کوئی دیوار بھی نہین

اس سخت جانی کا برا ہو اوس عذاب مین مبتلا رکھتی ہے کہ قضا کا بھی کچھہ زور نہین چلتا۔

مجھہ جیسے سخت جان پر کیا بس چلے قضا کا
یہان ٹوٹتا رہا ہے اکثر غضب خدا کا

بس ایسی بہوئی قسمت والے کے سایہ سے بھاگ جا یہان سے ورنہ میری نحوست راکس بنکر تجھکو کھا جائے گی میری بدبختی بھوت ہوکر تجھکو کچا چبا جائے گی

حذر کرو میرے دلسے کہ اسمین آگ دبی ہے

پہلے آپ اپنی خیر مانگئے پھر میری فکر کیجئے۔

تجھکو آزار محبت ہی ذرا ہوش مین آ
چارہ گر کوئی بھی مردون کی دوا کرتا ہے

صحراے لق و دق مین سلگتا ہون آپ ہی
وہ آگ ہون گیا جسے کاروان چھوڑ

یہ کہا اور ایک ایسی آہ کی کہ میرے جگر مین سوراخ پڑ گیا پھر یہ شعر پڑھا۔

اے دم ہون مسیحا اب تم آخر تو آ
جانب ملک عدم دم کا سفر ہونے لگا

اوس وقت اوس حریف جان بلب پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی پانچ منٹ تک

آنکھیں پتھرائی رہیں پھر چونک کر اپنی
مضمحل آواز سے یہ شعر پڑھا۔

جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو

یہ شعر تمام ہی نہین ہوا تہا کہ حال غیر ہو گیا
دیکھتے دیکھتے گر پڑا اُسوقت مین نے
دیکھا کہ لب ہل رہے ہین کان ہونٹھون
کے قریب لے گیا تو یہ کہہ رہا تہا۔

ز مرگ ہیچ ندارم وسلے ازان ترسم
کہ من بمیرم و تو جانِ دیگران باشی

پھر بیہوش ہو گیا۔

مکالمہ

بزم آرا۔ ہائے بیچارہ اللہ جانے
کس مصیبت مین مبتلا تہا اسوقت ہمارا
دل قابو مین نہین۔ اُف آپ نے
کس رنج کا قصہ چھیڑا ہے۔
بزم آرا بیگم کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے
سر بن مو سے پسینا آنے لگا خواص
پنکھا جھلتی تہی۔

محلدار۔ میم صاحب اب اس تذکرہ
کو موقوف رکھین تو بہتر ہے۔

دردانہ بیگم۔ اللہ جانتا ہے اُس وقت
کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

نازنین بیگم۔ اللہ رحم کرے
بیچارے پر۔

فخر النسا۔ آخر وہ مراد اپنی پاتا ہی
یا نہین۔

میم۔ کیون نہین۔ ہر مراد مند کی مراد
اسی دنیا مین مل جاتی ہے۔ اردو
ہماری زبان نہین کاش بزم آرا بیگم
صاحب یا آپ اس ناول کو بیان
فرماتین کہ سننے والون کے دل چھوٹ
جاتے۔ خیر سنئے جنٹلمین قسم کہا کر
کہتے تھے

ناول

کہ اوسوقت ایک تو مین سراسیمہ تھا خیال ہوا کہ مرگیا - مجھکو یقین تھا کہ یہ زندہ نہین رہ سکتا مگر مین نے منہ پر پانی کے چھینٹے دے تو آنکھین کھولین اور کہنے لگا کہ ابھی آپ یہان تشریف رکھتے ہین - دیوانے تو نہین ہوگئے ہو - بھائی جان تم میرے محسن ہو - اب یہان سے جاؤ خدا کے لئے میرا پیچھا چھوڑو -

مین جب تک آپ اپنا حال نہین بتاتے مین کسیطرح جا نہین سکتا - اسمین چاہے برس گذر جاتے - چاہے چار برس -

جوان (ٹھنڈی سانس بھرکر) معلوم نہین تمنے اسمین کیا بات سوچی ہے - اگر میری دستگیری کا عزم ہے تو بیکار ہے - کیونکہ میرا علاج اب کسیکے امکان مین نہین

اثر آتش سودا سے دوا جلتی ہے
تیرے بیمار کی صورت سے شفا جلتی ہے

مین - خیر آپ کا علاج میرے امکان مین نہین تو کیا خدا کے امکان مین بھی نہین - اور کیا آپ نہین جانتے کہ خدا کی قدرت بھی اسباب مین ظاہر ہوتی ہے پس ظہور قدرت کا مین ہی ذریعہ ہون تو عجب کیا ہے - اب اپنا کل حال بتایئے ورنہ مین تمہارے پہلے اپنی جان دونگا

جوان (جھلاکر) اتنی عمر مین آپسا ضدی مین نے نہین دیکھا - اے جناب

آدمی کے لئے جو درد ہین سب ہین مجھکو
چارہ گر کیا تجھے ایسے کی دوا آتی ہے

مین - ابھی آپ نے دیکھا ہی کیا ہے سمجھئے آدمی کے پیر شدی - خیر سے بیس برس کے اندر ہی عمر شریف ہے ابھی دودھ کے دانت بھی نہین لوٹے - مین بھی ابھی نہین بھیگین

جوان - مگر اس ننھی سی عمر مین ایسی چوٹ کھائی ہے کہ کسی سو برس کے بڈھے پر بھی ایسی مصیبت نہ پڑی ہوگی پیر فلک نے بھی ایسا ماجرا نہ سنا ہوگا

ہرگز از محنت ایام نبودم آزاد
عقدہ سر از من و حادثہ ہمسان بحسب ازاد

ملین - خدا تمہیر رحم کرے دل کو مضبوط رکھو۔ اللہ پر بھروسا کرو۔

بیہوش ہو گئے - بیکس ہو بےبس ہو تو اللہ پہ بھروسا کرو۔

شادی کی رکھ امید جو ہو غم کا سامنا
بعد سواد شب ہی ظہور ضیائے صبح

بیگانگی خلق سے بیدل نہ ہو غالب
کوئی نہیں تیرا تو میری جان خدا ہے

ہر بات کو مشکل سمجھ لینا ہر مشکل سے مایوس ہو جانا عقل کے خلاف ہے۔

جوان - سچ ہے مایوسی کفر ہے مگر کیا کروں دل نہیں مانتا - آپ کی باتوں سے کسیقدر تشفی ہوئی - مگر ایک ایسا کام جسکے امکان کو عقل نہیں قبول کرتی انسان کی تدبیر سے باہر ہے

تا کو کہ رحمت جاوید بلند است
بخت طلب و طالع امید بلند است

داغ اپنے دل صد چاک میں یوں جلتا ہے
جسطرح شمع مزار شہدا جلتی ہے

ابھی صاحبزادے ہو تمھاری دن ہی کیا ہیں تا کہ ہر بات کو سمجھ سکو - ممکن ہے کہ کوئی ایسی ویسی بات ہو گی جسکو تم ناممکن سمجھکر مایوس ہو گئے ہو - اور ہم تو کہتے ہیں کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جو آسان نہ ہو سکے۔

ملین - یہ سچ ہے - مگر میں سنکر رائے دوں گا - آسمان کے تارے تو نہیں او تارنے ہیں - مگر دوبارہ تو نہیں جینا ہے۔

عالم یاس میں گھبرائے نہ انسان بہت
دل سلامت ہے تو حسرت بہت ارمان بہت

جوان - یہی تو رونا ہے - پھر رونا کاہے کا ہے کہ یہ مشکل بھی ایسی ہی مشکل ہے جو حل نہیں ہو سکتی - آسمان سے شاید تارے بھی او تر آئیں - مگر وہ بھی شاید

خدارا ہوش میں آؤ مجھکو اپنا حال بتاؤ یہ کہاں کی نامردی ہے کہ بات کی

جی اوٹھے - مگر یہ محال ایسا ہی کہ جس کا
کوئی علاج ہی نہین -

مریض وہ ہون جو دنیا سی بے نصیب آیا
اجل ہنسی ہیری بالین پہ جب طبیب آیا

مین - پھر وہی تکرار کرتے ہو خدا را
اتنا تو سمجھو کہ مین اسّی برس کا بوڑھا
آٹھی منزل کھوٹی کرکے تمھارے سلئے
اپنا ہرج کر رہا ہون - مگر تم اپنے اصرار
سے باز نہین آتے - مجھکو خفقان ہونے لگا ہے
برائے خدا اپنا قصہ کہو ورنہ مین
اب چھری بھونک لونگا -

جوان - یہ ایک شیطان کی آنت
ہے آپ کہان تک سنینگے -

آتشکدہ ہی سینہ مرا راز نہان سی
اے وائے اگر معرض اظہار مین آوی

مین - مجھسے جہانتک سنا جائیگا
سنونگا آپ کہئے تو -

جوان - مین خدا کی قسم کھاتا ہون
کہ نہ سنا جائیگا - اور نہ سنو تو اچھا

داستانِ بلاکشان نہ سنو
نہ سنو میری داستان نہ سنو

اور مجھ مین اتنی طاقت نہین کہ اسے تفصیل سے
کو بیان کرون - ابھی تو جان ہونٹھون
پر آگئی ہے - جب غم کے مقامون
پر آجاونگا - مر ہی جاونگا - آپ
ایک ساعت توقف فرمائین - ذرا
دم لون تو ساری داستان کہون

مین - اسکا مضائقہ نہین - اگر مناسب
سمجھو تو میرے پاس ایک شربت ہے
مقوی دل و دماغ اوسکو استعمال کیجئے
خدا نے چاہا تو آپ کا طاقت آجائیگی

جوان - دل کسکا دماغ کیسا -

دل کی گئے بیدل کہلائے آگے دیکھین کیا کیا ہون
محزون ہووین مفتون ہووین مجنون ہووین سودا ہون

عشق کی رہ مین پاون رکھا سو ہنسنے لگے کچھ دیتے سے
آگے چلکر دیکھین ہم اب گم ہووین یا پیدا ہون

جب سے دل دیا دماغ بھی گیا گذرا ہمارا

حال بعینہ اس شعر کے مطابق ہے۔

ہوش و حواس تاب و تواں داغ جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

مکالمہ

بزم آرا۔ یہ کہئے کہ یہ حضرت کسی پر عاشق تھے جب ہی درد لا دوا بنا یا۔ ہم اوسیوقت بہانپ گئے تھے مگر ہمنے نہ کہا۔ شاید کوئی اور بات ہو۔

بیان شوق چہ حاجت کہ شرح آتش دل
توان شناخت ز سوزیکہ در سخن باشد

فخر النسا۔ اور جوان بھی بیس برس کا اسیر طرۂ جبین مہ جبین۔ اسیر سودا۔ عشق کی کونسی مصیبت جھیل سکتی تھی بھلا صدر الله بیگم۔ اور سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دنیا مین کوئی ایسی سخت مصیبت نہین ہے جس سے انسان موت کو زندگی پر ترجیح دے

سچ ہے۔

عشق تمامت آسانی ہے
برسون لوگون نے خاک چھانی ہے

عشق مین انسان کہین کا نہین رہ سکتا نہ دنیا کا خیال نہ دین کا ملال فقط ایک خواہان وصال رہتا ہے اوسکا علاج ہی وصل ہے۔ یا وصال معشوق ملے یا دنیا سے کوچ کر جاتے۔

تا زپے درد و غم نہ برد راہ بدوست
عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

مگر یہ تجربہ کی بات ہے کہ معشوق کی زندگی تک عاشق مر بھی نہین سکتا بجز اوس کے کہ جو فرہاد کے ساتھ ہوا پس عاشقی مین یہی بڑی ٹیڑھی کھیر ہے عاشق جیسے سخت جان کوئی نہین ہوتا۔ کسینے سچ کہا ہے

نالہ تا نزدیک لب صد جا شود پامال درد
جان بیدرد از درون سینہ چون آید برون

عالم ارا - سچا عشق تو وہی ہے
کہ معشوق کے ملنے سے بھی تسکین نہ ہو
فراق مین جو صدمہ گذرتا ہے وہی
صدمہ وصل مین بھی ہو - جب کہین
سچا عشق ہے - کسی نے خوب کہا ہے

یہ ہماری محبت کی کوئی نیرنگ ہے ایدل
جہان آیا مسیحا درد وا ہو گیا دل مین

ورنہ عشق و شق سب خیریت ہے چچا
سعدی ایسے عشق کی تعریف
مین بہت اچھی بات بتا گئے ہین -

چنان قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاران فراموش کردند عشق

اور سچے عشق کی بھی ایک منظوم حکایت
لکھ گئے ہین -

جوانے پاکباز و پاک رو بود
کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود

چنین خواندم کہ در دریائے اعظم
بگردابے در افتادند باہم

چو ملاح آمدش تا دست گیرد
مبادا کاندران حالت بمیرد

ہمین گفت از میان موج تشویر
مرا بگذار و دست یار من گیر

درین گفتن جہان بروے آشفت
شنیدندش کہ جان میداد و میگفت

حدیث عشق از ان بطال منیوش
کہ در سختی کند یاری فراموش

چنین کردند یاران زندگانی
ز کار افتادہ بشنو تا بدانی

کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی
چنان داند کہ در بغداد تازی

دل آرامے کہ داری دل درو بند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

اگر مجنون و لیلے زندہ گشتے
حدیث عشق ازین دفتر نوشتے

بیان عشق

بزم آرا - حقیقت عشق ایک نیاری
مسئلہ ہے اسکو کسیوقت ہم بیان کرینگے
مگر اسوقت کا قول فیصل یہ ہے کہ عاشق
کے لیئے دو آفتین ہین - ایک ابتدائی
دوسری انتہائی - اگر ان دونون
آفتون سے بچ نکلا تو عاشق صادق ہے
ورنہ جھوٹا ہے - ابتدائی آفت
صبر فراق کو کہتے ہین جیسے کسی شاعر
نے جو کبھی عشق نہ کیا ہوگا لکھا ہے ع
اتنا رہا ہون دور کہ ہجران کا غم نہین
غم سہتے سہتے طبیعت ضرور عادی ہوجاتی
ہے وہ اضطراب نہین رہتا - یہ پہلی
آفت ہے - انتہائی آفت کی تعریف
عادت وصال ہے یعنے اتنی قربت رہے
کہ ملبوات حسن کا تحمل ہوگیا ہے جیسے کسی
بوالہوس کی نقل ہے - کہ

حکایت زبانی بزم آرا بیگم

ایک عورت پر عاشق ہوگئے تھے پہلی
نظر مین سوجھ گئی تھی کہ پری پیکر ہے تنک ظرف
ہے - چاند مین داغ ہے اسمین نداغ
نہین کچھ دن دریا سے اضطراب مین
غوطے مارا کئے جب ہتے چڑھی ہوس کے
سمندر مین کھری لگائی چڑھاؤ کا ما - ایکدن
دسترخوان پر یہ دونون عاشق ومعشوق
کھانا کھا رہے تھے کہ میان نے کہا بیوی
یہ تمہاری آنکھ کانی کیسی ہے - بیوی نے
کہا بس اب قدر دانی عالم بالا معلوم شد
آپ ہمارے سچے عاشق ہین اب ہم کو رخصت
کیجئے ہم جاتے ہین -

میان سبب - وجہ -

بیوی جب تم ہمارے عیبون پر نظر
ڈالنے لگے عاشقی معشوقی تمہاری رنگ
وفا کیطرح کافور ہوگئی -

میان اسکے کیا معنی -

بیوی - اسکے یہ معنے کہ اب تاب نظارہ
نا سکتے ہو اور کثرت وصل سے سیر ہوگئے
ہو پہلے بھی مین وہی تھی اب بھی وہی ہین
ہون وہی میری آنکھین جب بھی تھین

اب بہی ہین - مگر وہ نظر اور تہی یہ نظر
اور ہے پہلے آپ کو اپنی پسند پر ضا
تہا آنکہون پر ناز تہا کہتے تہے ع

وہ آنکہ یہ آنکہ ہے جسے آجائے تو پسند

اب اپنی آنکہون پر نفرین کرتے ہو
تو وجہ کیا ہمارا جوبن لوٹا ہے سیر ہو گئے
اب اس ہوس سے در گزر رہئے -

مین بہی کچہہ خوش نہین وفا کر کے
تمنے اچہا کیا نباہ نہ کی -

میان - اب بل کی لینے لگین اور
ہمارا حال بعینہ اس شعر کے مطابق ہے

کچہہ کام نہین پیچ و خم زلف دوتا سے
کہایا کرے بل سینکڑون اب میری بلا سے

بیوی بس جائے ایسے بہت ہوش باز ون کو ہمنے دیکہا ہے -

میان

اگر تم نہین تو اور بت مہ جبین ہی
ہمکو تو دل لگی سے غرض ہے کہین لگا

مطلب یہ کہ جو عاشق کہ ہوس کے لئے
عاشق نہ ہوا ہوگا وہ فراق مین کیفیت
کل نپائے گا چین ہی نہ آئے گا اور
وصال مین ہی راحت نہ ملیگی -

ولیکہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است
ز عشق تا بصبوری ہزار فرسنگ است

غالب کہتے ہین -

عشق نے غالب نکما کر دیا -
ورنہ ہم بہی آدمی تہے کام کے

مولانا جامی فرماتے ہین -

اے با تو بگل فراغ مارا
اگر بے تو بسینہ داغ مارا

اسکا مطلب یہ کہ مین عاشق خود رفتہ ہون
اور میری محبت نے اور بیوقت نے مجہکو
ہر چیز سے بیخبر کر دیا ہے جبوقت سے
عاشق ہوا ایسا ہوں بغیر تیرے بیکار
ہین اور تیرے ساتہہ داغ دیتے ہین
یعنے دنیا ما فیہا وصال اور فراق دونون

حالت مین محض بے کار ہے - مطلب ہے فقط تجھ سے -

اے نواے ساز محفل ہا نہ تو
وسے ہواے خانۂ دلہا ز تو

اے ز تو در ہر سرے پیمانہ
وے ز نو بر ہر درے میخانہ

اے تسلی بخش ہر آشفتہ حال
از تو فربہ پہلوے صید خیال

اے فروغ روزن دلہاے تنگ
سینۂ خواہش شد از نو رنگ رنگ

از تو جانہا مبتلاے رنگ و بو
وز تو دلہا در طلسم آرزو

پس جو عاشق کہ اضطراب فراق سے ایام فراق مین ہمیشہ بسمل نیم جان کیطرح تڑپتا رہے گا وہ ایام وصال مین تجلیات جمال کے شاہد مین بھی از خود رفتہ مضطرب بیچین رہیگا یعنے جو شخص پہلی آفت سے نبچیگا وہ دوسری آفت سے بھی محفوظ

رہے گا -

عشقیکہ مجازے بود آتشش نہ بود
چون آتش نیم مردہ تابشش نہ بود

عاشق باید کہ سال و ماہ شب و روز
آرام و قرار و خورد و خوابش نبود

ایسا عاشق عاشق ہے اور اوسکا حال اسکے مطابق ہے

من شمع جانگدازم تو صبح دلکشائی
سوزم اگر نبینم میرم چو رخ نمائی

نزدیک این چنینم دور آنچنان کہ گفتم
نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی

اور سچا عاشق معشوق سے کسی بات کا طالب ہی نہ ہوگا -

اوروں کے اور ہی مطالب ہین
ہم فقط دیکھنے کے طالب ہین

بخلاف اون ہوس بازون کے جو ہر روز ایک نازنین کی تلاش کرتے ہین اور ہر شب ایک زیبا اندام کی دھن مین مارے مارے پھرتے ہین - اور وہ

معشوق جو دس کو دس طرح کا جواب دیتے
ہیں شیخ نے اونکے حق میں فرمایا ہے

شاید ہوس باختن با گلے
کہ ہر بامداد دستش بود بلبلے

یہ ہوس باز فاسق ہیں اور یہ فسق ہے۔

عاشقے کو عشق را نشناختہ است
خویش را محتاج ہر در ساختہ است

عشق کی پہچان میں امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ عاشق اپنے دل میں غور
کرے کہ حسن وجمال پر طبیعت زیادہ راغب
ہے۔ یا حرکات وگفتار پر اگر حسن وجمال
پر زیادہ راغب ہے تو سمجھے عشق شہوانی
یعنی ہوس ہو۔ حرکات شیرین اور گفتار
پر ہے تو جانے کہ عشق نفسانی یعنے
عشق صادق ہے۔

چنانکہ در چمن روضہ خس نمی گنجد
بباغ عشق گیاہ ہوس نمی گنجد

فطوبی لمن عشق بالعفاف کما قال
نبینا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
من عشق وعف وکتم ومات فمات
شہیدا۔
ترجمہ جسنے عشق کیا اور عفت کی اور چھپایا
اور مرگیا۔ پس مرا وہ اس حال میں کہ شہید
ہے۔

عشق نعمت ہے آدمی کیلئے
عشق جنت ہے آدمی کے لئے

عشق کا داغ غیرت گل ہے
درد فرقت یار رشک سنبل ہے

عشق کیا کیا بہار دیتا ہے
یہ دلوں کو اوبہار دیتا ہے

نر دلوں کو دلیر کرتا ہے
یہ دلیروں کو شیر کرتا ہے

خاک سے عشق پاک کرتا ہے
زندہ وہ ہے جو اسپہ مرتا ہے

شیوہ خاص ہے یہ عام نہیں
جو نکمے ہیں اون کا کام نہیں

عشق کی دولت خداداد ہے یہ ہر کسیکو نہین ملتی - صوفیہ کرام کی خانقاہون مین یہی شراب لنڈہائی جاتی ہے وجد و حال مین اسکے نشے ہین حدیث مین آیا ہے - اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَالُ شیخ ذوالنون مصری قدس سرہٗ نے فرمایا ہے من اسْتَانَسَ بِاللہِ اسْتَانَسَ بِکُلِّ شَیٍٔ مَلِیْحٍ وَوَجْہٍ صَبِیْحٍ ٥ نظم

عشق دارد با جنون ربطہ و گر
از خرد باشد جنون گستاخ تر

مصلحت آمیز ہر فرزانہ ایست
طرفہ سرمستی عجب دیوانہ ایست

گر کلید چارہ ہا نا ید بدست
میتواند قفل را یکہم شکست

بد جنون گر آب طوفان زا شود
بحر چون ابر آسمان پیما شود

وَلَنِعْمَ مَنْ قَالَ مو

نیاید از دل بے عشق کارے
مرا این جملہ در دل کار کردہ است

مگر وہ خوش نصیب عنقا ہے یا جبل یا قوت - جو بادۂ حقیقت سے اپنے دماغ کو مست رکھتا ہے - پھر بھی ہین جو ہین اور ہمارے ملک مین ایسے ہزارہا دون کی لینے والے نام کے عاشق مو سے در گور بہت موجود ہین مگر پوچھتا کون ہے - یہان تک اونہین بد معاشون کی بدولت مخدرات عصمت مآب ایسے کام نہین کرسکتی ہین جو اون کے لائق ہین - اب بات بہت دور جاتی ہے پردہ کی بحث مین اسکا حال بیان کرونگی اب میم صاحب کا لکچر جو خدا نے چاہا تو ایک ناول سے کم نہین سنئے - پھر میم صاحب نے کہا کہ مین سیاح اور جو ان کے لفظون سے ان دونون کے کلام کو فصل کرونگی سنئے جنٹلمین سیاح نے کہا - کہ

ناول

مین نے اور سیاح جو ان سے بہت اصرار کیا

کہ اوس شربت کو نوش جان فرمائیے
مگر اوسنے کہا۔

ورد ہجران کی عوض ہر رگ و پے مین ساری
چارہ گر ہم نہین ہونیکے جو درمان ہوگا

پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو کہان سے آئے
ہو۔ کہان جاؤ گے۔ مجھہ تک کسطرح پہونچے
اور میری محبت آپ کے دل مین کیونکر آئی
سیاح ۔ میرا حال نہ پوچھئے ۔

پوچھو نہ کچھہ جوانی و پیری کی سرگذشت
یہ ماجرائے شام ہے وہ ماجرائے صبح

سرگذشت جنٹلمین سیاح

مین ایک سیاح ولایت زاہون تیئس برس
کی عمر مین گھر سے نکلا ۔ میرے والد بڑے
تاجر تھے ۔ سیکڑون کوٹھیان لندن مین
ان کی تھین ۔ تجارت کا نفع بے شمار
آتا تھا ۔ مین اوسوقت بیس برس کا تھا
کہ اون کا انتقال ہوا ۔ اب میرے سوا
کوئی والی وارث نہ رہا ۔ اور مجھکو تجارت
سے نفرت مطلق برخلاف اوسکے سیاحت کا
شوق ۔ یہ کہان ہو سکتا کہ ٹھپا لگا کر
تجارت کرون ۔ ساری دولت کو اپنی
والدہ کے ایک عزیز کے سپرد کیا مکانات
کوٹھیان باغات اور کل تجارت کا کارخانہ
اونکے نام لکھدیا اونسے اقرار ہو گیا کہ
میری زندگی تک وہ مجھکو مہینا پانچہزار
روپیہ دین ۔ اور میری مان کو چار سے سکیے
اور قومی ہمدردی مین ماہوار دو ہزار ۔ اور
قرابت کو چھہ سے روپیہ ۔ بس ان آٹھہ ہزار
روپیہ ماہوار کا اونھون نے ٹھیکہ لے لیا ۔ اور گورنمنٹ
سے مین نے رجسٹری کرالی ۔ گو آمدنی قریب
بارہ ہزار کے تھی ۔ مگر مینے ساری دولت کو
نامردی سے لات ماری جو رونہ جاتا اللہ میان
سے ناتا ۔ جہان جاتا ہون اوس ملک کے
خزانہ سے مہینہ پانچہزار ملجاتے ہین ۔ سیاحت
کرتا پھرتا ہون ۔ ملکون ملکون کی سیر مینے
کی جہان گیا قدر و منزلت ہوئی ۔ کہانے پھر
کو تین چار سو مہینہ کافی تھے نہ کہ پانچہزار
روپیہ اسلئے مینے اپنا یہ دستور مقرر

کر لیا کہ جہان جاتا ہون غریبون کو تقسیم
کرتا ہون ۔ قومی ہمدردی کی جہان کوئی
کمیٹی دیکھی اوسوقت جتنا روپیہ پاس ہوتا
ہے دیدیتا ہون ۔ مدرسون اور کلیسیون
مین برابر روپیہ بھیجا کرتا ہون بہرحال
بچا نہین رکھتا ۔ جب ایک تنخواہ آجاتی ہے
اوسکی پہلی تنخواہ کی بچی بچائی رقم خرچ
کر دیتا ہون ۔ اسّی برس گذر گئے مگر مین
مجرد ہی رہا ساری عمر سیر و سیاحت مین
کٹی عجائب روزگار کا ایک انبار ساتھ ہے
اور اقطار عالم کی جو چیز چاہو منگوا دیسکتا ہون
گو مین ذات کا انگریز ہون مگر میرا مذہب
صلح کل ۔ عین معاشرت ۔ انسانی ہمدردی
خلق جمیل ہے ۔ حاجت مندون کو اپنی
مراد تک پہونچا دینا میرا اول فرض ہے
اب مین نے آپ کو دیکھا تو ملول پایا
مگر سبب دریافت کرتا ہون تو بتاتے ہی
نہین اگر کوئی راز کی بات ہو تو باشند
عالم مین سینکڑون آدمی ہین اور بدیون
اونکی اسرار اور شاید لاکھون آدمیون سے
مین ملا ہون اون مین سے ہزارون کو
اپنی مدد کا محتاج پایا ۔ سینکڑون اسرار
مجھپر ظاہر ہوگئے ۔ ممکن نہین کہ کیسا راز مجھپر
پوشیدہ رہ سکے مگر ایک آپ آج ملے ہین جو
راز چھپاتے ہین تو وجہ کیا آپ نے مجھکو
نہین پہچانا کہ کون ہون ۔ اب مین وعدہ
کرتا ہون کہ آپ کی حاجت میرے ذریعہ
سے بر آئے گی ۔ بےتکلف فرمائیے اور
خدارا ذرا اگر مائیے ۔ غم کے مارے آتما
نہ سکڑ جائیے کہ روح باطن دل مین گھٹ
گھٹ کر فنا ہوجائے ۔ اور میری جانب
سے اطمینان رکھئے مین آپ کا دوست
صادق ہون ۔ اور یار موافق ۔

مکالمہ

بزم آرا ۔ اللہ اللہ یہ بڑا سنے خرانٹ
باوا آدم کے بڑے بھائی نکلے عمر کیا ہوگی
میمم ۔ اسّی سے کسیطرح کم نہین مگر مجردی
کے سبب سے جوانون کی سی طاقت ہے
کسی حواس مین فرق نہین آیا بال
تو سفید ہوگئے ہین مگر چہرہ آفتاب کی

مانند چمک رہا ہے ۔

بزم آرا ۔ آپ سے انسے ملاقات ہے ۔

میم ۔ ملاقات کیسی آج کوئی دو مہینوں سے ہمارے ساتھہ ہین ۔

بزم آرا ۔ کیا اب موجود ہین ۔

میم ۔ ہان ہان اب موجود ہین اور وہ نامراد جوان جسکے ذکر نے آپکو آٹھہ آٹھہ آنسو رلایا اسی شہر مین ہے ۔

بزم آرا (متحیر ہوکر) کیا وہ جوان بھی اسی شہر مین ہے ۔

میم ۔ ہان وہ بھی اسی شہر مین ہے جنٹلمین سیاح بھی اونہین کے ساتھہ یہان آئے ہین ۔

بزم آرا ۔ وہ بیگم بھی ساتھہ ہین جنپر یہ عاشق تھے ۔

میم ہان وہ بھی ہین ۔

بزم آرا ۔ آپ اون سے ملی ہین

میم ۔ ہان ملی ہون دیکھنے ہی کے قابل ہین ۔

بزم آرا ۔ کیا اسقدر قابل ہین کہ

ہم اونکا خیال کرکے یہ پڑہتے ہین ؎

تیرے جلوہ کا تو کیا کہنا مگر

اور آپ کو دیکھکر ؎

دیکھنے والے کو دیکھا چاہئے ۔

میم ۔ کیا ٹھنک ہے سراپا نور کے سانچے مین ڈہلی ہین ۔

بزم آرا ۔ آپ نے دیکھا تو کیسا پایا

میم ۔ ساری داستان تو سنئے پھر خود سمجھہ جاوگی کہ کیسے ہین ۔

بزم آرا ۔ فرمائیے واللہ یہ قصہ اس قابل ہے کہ جی لگاکر سنین ۔ کوئی ہے ۔ چار لاؤ ۔ خواصین جھپٹین کر چار تیار کرین ۔ اودہر میم صاحب نے وہ روداد شروع کردی کہ پھر سیاح نے کہا ۔

ناول

کہ مین نے پوتوین مین اورس عرق کو ملایا اور یہ کہتا ہوا باصرار ایک جام پلایا ۔

خورش بوہ کہ میناسئے عمر لبریز است

مریض را دم آخر چہ جائے پرہیز است

جوان سنے پی تو لیا مگر اس شعر کو اس عورت
سے پڑہا کر مین ہی بے چین ہو گیا۔

نوش دارو نشئہ علت نہد در جان ما
در خمار معجز آمد عیسیٰ از درمان ما

پانچ منٹ نہین گذرے تھے کہ یہ حضرت
گنگنانے لگے پھر مین نے ایک جام پلایا
اتنے مین ابر آیا گھنگھور گھٹا چھائی ننھی ننھی
بوندین پڑنے لگین ۔ میم نے یہان تک
داستان کہکر بزم آرا بیگم سے کہا
کہ ۔

مکالمہ

یہ مقام وہ ہے کہ کوئی ناولسٹ اپنی
شاعری اور طلاقت لسانی کو دکہائے
جنگل بیابان نیچے زمین اوپر آسمان
ابر کی در افشانی طیور ہوائی کی خوش بیانی
کا سمان دکہائے ۔ عاشق مہجور کے دل
رنجور کا حال بتائے نشے کی ترنگ
سرور کے رنگ جمائے لذت و راحت
بعد از صحبت کا خاکہ اڑائے اور
جا بجا عمدہ عمدہ اشعار سے زمین نثر
پر گل کھلائے ۔ تو کہانی کا مزا آئے
یہ باتین یہان کہان ۔ ہم غیر ملک کے
رہنے والے بہلا یہ زبان کیا جانین ۔
بر موقع اشعار کہان سے لائین ۔

بزم آرا ۔ ایک کام کیجیے آپ
داستان فرماتے جائے اور ہم موقع
موقع پر شعر پڑہ دیا کرینگے اسپر قہقہا ہوا

فخر النسا ۔ اور ہم سمان باندہ دیا
کرینگے ہم اسی تاک مین رہین گے
کہ کب کس سمان کا وقت آیا ۔ آیا اور
ہم اوٹھ کھڑے ہوئے اور سمان باندہ دیا

بزم آرا ۔ اور ہم ٹکٹکی لگائے ہوئے کھڑے
رہین گے کہ جب کسی شعر کا وقت آیا شعر
پڑہ دیا ۔ اسپر سب ہمجولیان کھلکھلا کے ہنسین

نازنین بیگم ۔ جیسے داستانون
مین لکھا ہوتا ہے کہ اسوقت فلان
امر مین سمان باندہنا داستان گو کے
ذمہ ہے ۔ اسیطرح یہان ہی ۔ اسپر ایک
فرمایشی قہقہہ پڑا ۔

مسز لولن (انگریزی مین میم صاحب سے) تم سب لوگ کھلکھلا رہے ہین اور ہم چپ چاپ خاموش بیٹھے ہین۔

میم - تم اسکے پاس حیوان ہین بات کرنے کے قابل نہین ہو۔

رانا بائی۔ (کھلکھلاکر انگریزی مین) یہ دوسرا لطیفہ ہے اب ہم کھلکھلاتے ہین - یہ بیگمات کہین گی کہ تم کھلکھلاتی ہو اور ہم محروم ہین - اسپر لیڈیون نے تالیان بجابجاکر قہقہہ لگایا۔

رانا بائی مگر ہماری چاندی ہے دونون زبانون سے ہم واقف ہین۔

خورشید بائی - اور ہم بھی مگر میم صاحب اور مس میری بھی ہمارے ساتھ ہین۔

بزم آرا - تم لوگ کیا کہکر کھلکھلا رہی ہو - اسپر ان چارون نے قہقہہ لگایا اور جنکو اردو نہین آتی تھی اون کو بھی سمجھا دیا وہ بھی ہنسنے لگین۔

بزم آرا - اسکے کیا معنی سنیئے تو کوئی ہنسی کی بات نہین کی تھی - اسپر زور سے قہقہہ پڑا - اور بزم آرا بیگم جھینپ گیئین مس میری نے ہنسکر کہا کہ بیگم صاحب عجب اتفاق ہے - جب آپ ہنستی بولتی کھلکھلاتی تھین - ان لیڈیون نے ہم سے شکایت کی کہ تم ہنس بول رہی ہو اور ہم اداس بیٹھے ہین - اسپر انگریزی زبان مین ایک لطیفہ ہوا اونہون نے قہقہہ لگایا - پھر آپ نے وہی شکایت کی جو ان لیڈیون نے کی تھی اب ہنسی آئے یا نہین اسپر آپنے کہا کہ سنیئے تو کوئی ہنسی کی بات نہین کہی تم کیون بے محل ہنستی ہو اسپر قہقہہ پڑا اب آپ جھینپ رہی ہین اسپر کل بیگمون نے قہقہہ لگایا - مس میری نے دیکھا کہ لیڈیان متحیر ہین ان کو ساری تقریر کا ترجمہ کرکے سنایا تو وہ بھی کھلکھلا ہا

بزم آرا - جی ہم انکو بیوقوف بنائین وہ ہمین گنوار سمجھین نہ وہ ہماری جانین نہ ہم اونکے اور بیچ مین تم چارون کی

چاندی ہے - دونون طرف کے مزے
لوٹو بیگمون نے پہر خندہ کیا اور لیڈیون
نے جب ترجمہ سنا پہر ہنسنے لگین -
بزم آرا - دیکہا زبان کے نہ جاننے
سے کیا کیا قباحتین ہین - کیون صادق
آئی وہ حدیث یاد اب بہی نہین ہم ان کو
حیوان بات کرنے کے قابل نہین سمجہتے
وہ ہمکو جانور جانتے ہین ایک دوسرے
کے پاس انسان نہین مگر یہ چارون
اس ساری محفل مین انسان ہین بس
اوس حدیث کو اس معاملہ سے ملا کر امتحان
کرو کہ مخبر صادق کا فرمودہ درست ہے
یا نہین - سچ ہے انسان جتنی زبانین
سیکہے گا اوتنی مرتبہ آدمی ہوگا - ہمکو
بہت افسوس ہے کہ ہمنے انگریزی بے
کیون نہ پڑہ لی مس میری نے جب
اسکا ترجمہ سنایا لیڈیون نے بہی
کمال افسوس کیا کہ ہمنے اردو زبان
کو کیون نہ سیکہا اوہر یہ اور وہر وہ
اپنے اپنے نفس پر ملامت کرتی تہین
انہون نے عہد کیا ہم آج سے اردو
سیکہین گے انہون نے یہان قسم کہائی
کہ ہم انگریزی پڑہین گے وہ کہتی تہین
کہ برس چہ مہینے کی تکلیف ہمیشہ کی
راحت کے لئے ہیچ ہے یہ سوچتی تہین
چند روزہ محنت تحصیل زبان سید آل
عدنان صلے اللہ علیہ و علے آلہ وسلم
کے لئے ناچیز ہے وہ کہہ رہی تہین
کہ واہ ری کاہلی یہ سوچ رہی تہین کہ
اللہ ری غافلی - وہ وہان اپنے
نفس پر لعنت کرتی تہین یہ یہان اپنے
پر ملامت فرماتی تہین حسینون کی ندامت
بہی عجب چیز ہے جب گورے گورے
گالون پر ظاہر ہوتی ہے تو ہزارون
رنگ بدلتی ہے - سرخی اور سفیدی
کا رنگ جماکر نیا لطف دکہاتی ہے
جب آنکہون مین انفعال کی سواری
آتی ہے تو اس شکتے سے کہ دیکہنے والون
کے نور نظر پر شکوہ کے آوازے
کسے جاتے ہین - ناز بہرا تبسم چہرہ پریان
چلاتا ہے - گالون کا مرجہانا تمتمانا
غضب ڈہاتا ہے -

استنے مین خواصین چار کی پیالیان لائین - نرم آرا بیگم نے کہا میم صاحب وہان جوان اور میان سیاح کو پی لو پینا اوڑانے دیجئے - آپ چار نوشش فرمایے ہم بہی پیتے ہین - بس میری نے چائی لی پہر تو گویا جائیون کی ڈاک بٹہہ گئی تمام لیڈیان جائیان پینے لگین فخر النسا بیگم سمجہہ گئین کہ انکا نشا اوتر گیا خواص کیطرف اشارہ کیا تو وہ شراب کی گلابیان لائین اور ایک ماہ پارہ نے آگے بڑہکر کہا -

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

میم صاحب نے مسکرا کر ایک جام پیا ابہی حلق سے نیچے نہ اوتری تہی کہ انکا کوفت دور ہو گیا -

رجعت ماذی ہو گئی دوبان سر جا بار ہا
آئی جب ساقی شراب ناب کی بو ناک مین

پہر سب لیڈیان شراب لنڈہانے لگین

اور بیگمات نہایت شگفتگی سے چار پتی تہین اتفاق سے گہٹا چہائی ابر جہوم جہوم کر آیا رم جہم مینہہ برسنے لگا - بیگمات کہلکہلاتی تہین لیڈیان قہقہہ لگاتی تہین - میم صاحب جب مزے مین آئین داستان بیان کرنے لگین -

فخر النسا

سمان باندہ اے مطرب طبع تو +
کہ پہر کہلہلانے کی ہے آرزو

نرم آرا - شعر - ہمارے تم کون ہو
فخر النسا - فی البدیہہ طبع زاد شعر بہی کیا آپ ہی کے ہین -
میم - کہ جب -
فخر النسا - گہٹا چہائی ابر بہاری جہوم جہوم کر اوٹہا - ننہی ننہی بوندیان برسنے لگین جیسے یورپ مین دو دو برس کے لڑکے اوچک پہاند لگا رہے ہین
عالم آرا - آئین نیچے بندریا کیطرح اوچک رہے ہین -
دردانہ بیگم - اسے چپ رہو - فخر النسا بیگم

سماں باندھ رہی ہیں۔

فخر النسا بیگم ۔ آوازیں چلا رہی ہیں

بزم آرا ۔ کہ

پھر عیش ہو پھر خسرو گل کا ہو زمانہ
پھر صحن گلستاں میں کرے باد صبا رقص

فخر النسا ۔ سماں ہمارا آپ کون بولنے والی ۔

بزم آرا ۔ شعر ہمارا ۔ آپ کون ٹوکنے والی ۔

عالم آرا ۔ منہ کی کھائی منہ کی کھائی فخر النسا نے منہ کی کھائی ۔

دردانہ بیگم ڈبیا دیا سلائی ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔ فخر النسا نے منہ کی کھائی ۔

مس میری (تالی بجاکر) ہرّو ہرّو ۔

سکندر بیگم ۔ تالی بجائی ۔

نازنین بیگم ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔ قہقہہ ۔ قہقہہ ۔

فخر النسا ۔ سبزہ نو دمیدہ لہلہایا تو بہار چلائی ۔

نازنین بیگم ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔

فخر النسا ۔ کہ معشوق صبح رخسار زمرد لباس ہے ۔

بزم آرا ۔ ع

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

بدیع الزمانی بیگم ۔ آئیں یہ کیا یک بک لگائی ہے ۔

نازنین بیگم ۔ ڈبیا دیا سلائی ہے قہقہہ ۔

دردانہ بیگم ۔ گھٹا آئی پھر گھٹا آئی ۔

نازنین بیگم ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔

عالم آرا ۔ بارش آئی ۔ بارش آئی

نازنین بیگم ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔ قہقہہ ۔

بزم آرا ۔ سماں ہو چکا ۔ شعر سنو

بیا ساقی آں مے کہ فرح پے اسف
بہ من دہ کہ دارو سے مرد امی است
سے گو ہست حلوائے بر خم کشی
ندیدہ بجز آفتاب آتشی

بیا ساقی آن جام آئینہ فام
بہ من دہ کہ بر دست بہ جا جام
بیا ساقی آن لعل پالودہ را
بیا ور بشو این غم آلودہ را
بیا ساقی آن راوق روح بخش
بکام دلم بر فشان چون درفش
بدہ ساقی آن جام جمشید را
شب تیرہ رخشندہ خورشید را
خرابم کن از بادہ جام خاص
مگر زین خرابات یابم خلاص

میم - سیاح کا بیان ہے - کہ

ناول

جب مینہ برسنے لگا مین زیادہ پریشان ہوا جنگل کا واسطہ اور جنگل بھی ایسا کہ کوسون تک کہسار سر چھپانے کی جگہ نہین سخت گھبرایا جی مین کہنے لگا کہ اب ہم

سب کی شامت آئی -

مکالمہ

نازنین بیگم - شامت آئی - شامت آئی -

دردانہ بیگم - دبیا دیا سلائی قہقہہ قہقہہ -

ناول

خدمتگار نے ڈیرہ نصب کیا مین اوس جوان کو ساتھ لیکر ڈیرے مین گیا جوان نے ایک آہ سرد بھر کر کہا مین اپنا کیا حال بتاؤن -

بس
چارہ گر اب تو یہ حالت میری پہونچی ہے کہ
وصل جانان بھی علاج دل مہجور نہین -

مین خود حیران ہون کہان تھا کہان آیا
کب سے اس میدان مین پڑا ہون -

نہ شکل وطن نہ صورت اہل وطن ہے یاد
مدت ہوئی کہ وارد غربت وطن ہوا

بلکہ صحیح یہی ہے کہ

جب کہ بیٹھے وطن سے کوچ کیا
گور میں میرا پا تراب ہوا

راوی - ہم سے سنئے آپ اسی شہر کے رہنے والے ہیں وحشت میں آپ پانچ کوس نکل گئے تھے ناتوانی نے تنگ کی لی ایک درخت کے تنے سے لپٹ کر جا سنئے آپ کس سوچ میں گئے کہ تین دن گذر گئے - پاؤں کی تو خبر لو ورم آگیا ہے

کانٹوں سے کہو سنبھال لینا
آتا ہے غش اک برہنہ پا کو

سیاح کا بیان ہے کہ اوسوقت اوس جوان کی حالت غیر ہوگئی جنون سر پر سوار ہوا دو گھڑی کے قطرب میں پھر ایسا گرفتار ہوا کہ اوٹھکر ٹہلنے لگا اور اس غزل کو نہایت بیتابی سے پڑھتا تھا -

یا رب نئی طرح کا یہ آزار ہوگیا
مرنا ہی ہجر یار میں دشوار ہوگیا

میں دل لگا کے مفت گنہگار ہوگیا
اوسکی جفا کا اور سزاوار ہوگیا

جھنجلا کے منہ بنا کے کہا کیا ہا ہائے
تو تو ہماری جان کا آزار ہوگیا

اس شعر کو کوئی پچاس دفعہ پڑھا ہوگا اور ہر دفعہ ایک ایسی نئی وحشت دکھائی کہ میں سخت حیران ہوگیا پاؤں ایسے لڑکھڑاتے تھے کہ گر گر پڑتا تھا پھر اوٹھتا تھا اور شعر پڑھتا تھا -

آنکھیں وہی جو جلوہ گہ ناز ہوگئیں
دل ہے وہی جو خاک رہ یار ہوگیا

مگر ہم کہاں کہاں یہ باتیں تیرے نازنین تن کا جوبن کوئی اور لوٹ رہا ہے اور یہاں ہم رنج و غم کے دریا میں غوطے لگا رہے ہیں - یہ کہکر سر کے بھل گر پڑا - ایسی چوٹ آئی کہ خون

سبب ہے لگا مگر اوسکو کسی بات کی پروانہ تھی
اوسیطرح خون مین لتھڑا ہوا اوٹھا اور شعر
پڑہنے لگا۔

خانہ خراب دل نے مرا بھید کہدیا
آگاہ جو نہ تہا وہ خبردار ہوگیا

وہ آہ کیا جو دلمین کسیکے نہ گھر کرے
نالہ وہ کیا نہ عرش کے جو پار ہوگیا

کرنے لگی ہے یار کی آنکھون سے ہمسری
سودا یہ تجھکو نرگس بیمار ہوگیا

کیا جانے کہ منہ اونہین کیا ہمارے ساتھہ
بند آتے ہی جو روزن دیوار ہوگیا

کیا کوئی اعتماد کسی پر کیا کرے
دل اپنا ہو کے اوسکا طرفدار ہوگیا

ساقی کے پاؤن پر مین گرا وقت میکشی
بیہوش ہو کے اور بھی ہشیار ہوگیا

[illegible]
آزاد کس بلا مین گرفتار ہوگیا

مین ہر چند دو چار آدمیون سے ساتھہ چاہتا
کہ روکون مگر اوسکو اوسوقت اتنی طاقت
آگئی تھی کہ ہم چند آدمیون سے بھی نہین
سنبھلتا تہا۔ پھرتے پھرتے (?) تیورا کر
گر پڑا خون بہنے لگا مینے سر دہلایا اور
خوب پانی مارا اور ایک مرہم میرے پاس
تہا اوسکی پٹی لگائی۔ وہ جوان خدا معلوم
سوتا تہا یا غشی تہی کہ اسکو ہمارے کامون کی
بالکل اطلاع نہ ہوئی۔ جب پورے دو گھنٹون
کے بعد ہشیار ہوا مین نے شوربے
مین پوٹوین (?) ملاکر پلائی۔ دل سے کہتا تہا
الہی یہ بیمار ہے تو عجب طرحکا بیمار ہے۔

ایسے بیمار کی افسوس دوا ہو کیونکر
ابھی دم بھر مین برا ہے ابھی حال اچہا ہے

اب مجھکو اتنی جرأت نہ تہی کہ پھر اوس سے
حال پوچھون اور جان کا گاہک بنون
مگر اوسنے کہا اب کہئے آپ کیا پوچھتے تہے
مین نے کہا پہلے آپ اپنی خبر لیجیے مزاج
کو اسقدر ہلکان نہ کیجیے خدا جانے
تم کیون اسقدر مایوس نامراد ہو۔

اگر آپ کے امکان میں ہو تو اپنے راز سے مجھکو اطلاع دیجئے ورنہ میں اصرار نہیں کرتا

جوان (اپنی مضمحل آواز اور دردناک لہجہ سے) شاید آپ نے نہیں سنا ہے

آپ میرے محسن ہیں اسلئے میں نہیں چاہتا کہ آپکے خوش وقت کو منغص کروں مگر دلمیں سخت بے چینی ہو گی اسلئے مجبور ہو کر کہتا ہوں اگر سننے کی طاقت ہے توجی لگا کر سنئے - ہائے -

سرمد غم عشق را بشادی ندہی
عشق میں کیونکہ کٹی عمر ذرا یاد نہیں

دردے اگرت ہست مداوی ندہی
یہ محبت ہے بتوں کی کہ خدا یاد نہیں

صد بار اگر شود مرادت حاصل
دیکھنا بیخودی عشق کہ دلکو کھو کر

زنہار ز دست نامرادی ندہی
کچھ گرا آئے کہیں اسکے سوا یاد نہیں

میرا وہی حال ہے وہ غم ہے جسکے بعد خوشی نہیں کر سکتا اور وہ درد ہے جسکو بیان نہیں کر سکتا - ایسی نامرادی ہے کہ مراد میری جانی دشمن ہو گئی میرا علاج میرے ہاتھ سے کیا کل کائنات کے حول و قوت سے باہر ہے ممکن ہی نہیں کہ اچھا ہو سکوں -

ملین - مجھکو آپ کی حالت پر سخت افسوس ہے - اسی برس کا ہو گیا اور ساری عمر تجربہ کرتے کرتے کٹی مگر یہ تجربہ نرالا ہی تجربہ ہے - مجھسے آپ کی حالت نہیں دیکھی جاتی اگر مفصل کیفیت بتا سکتے ہو تو بتائے نہیں مجھکو اصرار نہیں - کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہیں آپ کی حالت ردی نہ ہو جائے

سمجھکر ذکر آسودگی کا مجھسے آ ناصح
وہ میں ہی ہوں جسے سب عافیت بیزار کہتے ہیں

جوان خدا ایسا کرے کہ ردی ہو جائے اور تمہارے زانو پہ جان دے نکلے

اور تم میری حاجت روا ہو اور مین
کہون ۔

موت آئی درد فرقت سی ہمین صحت ہوئی
بڑہتے بڑہتے زخم آخر زخم کا مرہم ہوا

کیونکہ میرے حق مین موت ہی ایک
ایسی چیز ہے جو بہر غایت مراد ہوسکتی ہے

ز مرگ بیم ندارم دلے ازان ترسم
کہ من بمیرم تو جان دیگران باشی

مین اپنا حال کیا بتاؤن

مجہے صحرا مین رہ رہ کر یہ یاد وحشت کہتا ہی
تتق باندہا ہے میری آہ نے [illegible] فلک کا

اے کاش تمہاری عوض [illegible] قدر
پوچہتا اب مجبور ہون آپ نے اتنا
دق کیا ہے کہ مجہکو کہنا ہی پڑا ۔

قفس مین نالہ کی ایسی ہو گویا زبان میری
کلیجہ تہام لے صیاد سنکر داستان میری

داستان زبانی جوان

مین اسی شہر کا رہنے والا ہون مگر
اب تو خانمان آوارہ اسیکا مصداق
ہون ۔

نے ہمنفسے نہ ہمزبانے
نے ہمسفرے نہ کاروانے
تنہا من و راہ بیکرانے
مانند فلک بہر زمانے
از خود سوے خویشتن روانم

تمہارے ہی جان کی قسم جان سے
بیزار ہون اور قید ہستی مین پہنسکر اتنا
لاچار ہون کہ میرا نظیر ہی اس دنیا
مین نہ ہوگا ۔

اے جنون اب دور ہی دکہا کوئی عالم وسیع
تنگ ہو مجہپر یہ عالم قید خانہ کی طرح

میرے والد ایک امیر عالی تبار سے

تین برس کا عرصہ ہوا کہ عین بہار کے دنون میری عمر ستر برس کی تہی انتقال فرمایا مین یتیم ہوگیا۔

سراوٹہاتے ہی ہوگئے پامال
سبزۂ نودمیدہ کے مانند

دولت بے شمار چہوڑ گئے دل سے کہا یہ کہان کی ازغیبی تباہی آئی دل نے کہا یہ معمولی بات ہے۔ اس تعجب کی ضرورت نہین جس سے حیرت ہو مجبور ہمنے صبر کیا۔ اور بعد ادائے رسوم تعزیت ایک بزرگ سے بنے نصیحت لی۔ یہ بات میرے دلمین نقش کالحجر ہوگئی کہ دنیا کی لذتین رفع ضروریات کے لیے ہین نیس اونکو اوسی حد پر رکھنا چاہیے کہ رفع ضرورت ہوجائے اوس سے محبت پیدا کرنی اور اوسکا ذخیرہ کرنا فضول ہے اور محرومی سب سے اچہی اپنا نفس ہے۔ جب انسان پر بار ہے تو جورو بچون سے کتنا نہ دق ہوگا۔ بینے اپنے جیمین

عہد کر لیا کہ تا امکان شادی نکرونگا۔

باقی آیندہ

اشتہار

المشتہر

محمد عبدالسلام المتخلص بہ عرشی
ساکن رزیڈنسی محاذی تار افس